e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama

تیجسوی یادو کا سیاسی قد ان کے والد لالو کے برابر ہے: شکتی یادو

پٹنہ۔ بہار کی راجدھانی پٹنہ میں ہفتہ کو آر جے ڈی کی قومی ایگزیکٹو میٹنگ ہوئی۔ میٹنگ کے بعد پارٹی کے چیف ترجمان شکتی یادو نے کہا کہ لالو یادو اور تیجسوی یادو کو ہر فیصلہ لینے کا اختیار دیا گیا ہے۔ ان دونوں کا ہر فیصلہ حتمی ہوگا۔ اب جے ڈی یو نے اس بیان پر طنز کیا ہے۔ جے ڈی یو کے ترجمان ابھیشیک جھا نے کہا کہ ان کے بیان پر توجہ دیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ پارٹی آئین میں تبدیلی کے تمام حقوق لالو اور تیجسوی دونوں کو دیے گئے ہیں۔ آر جے ڈی ایک تنظیم پارٹی ہے۔ ابھیشیک جھا نے کہا کہ آر جے ڈی کی قومی ایگزیکٹیو میٹنگ میں جو بھی فیصلہ ہوا، اس کی جانکاری ملی۔ یہ سب آر جے ڈی میں ہونا تھا۔ آر جے ڈی سماج وادی پارٹی پارٹ 2 کے راستے پر چل پڑی ہے۔ باپ بیٹے کا جھگڑا منظر عام پر آ گیا۔ ایک بھائی اور بہن ایک پارٹی میں نہیں ملتے ہیں۔ آر جے ڈی کے شہزادے نے مغل سلطنت کا راستہ اختیار کیا ہے۔

ملکی پور ضمنی انتخاب: ایس پی نے اسٹار پرچارک فہرست جاری کی

لکھنؤ۔ اتر پردیش کی ملکی پور سیٹ پر ہونے والے ضمنی انتخاب کے لیے انتخابی سرگرمیاں تیز ہو گئی ہیں۔ سماج وادی پارٹی نے ملکی پور ضمنی انتخاب کے لیے اپنے اسٹار کمپینرز کی فہرست جاری کر دی ہے۔ ایس پی کے اسٹار مہم چلانے والوں کی فہرست میں سماج وادی پارٹی کے 40 لیڈروں کے نام شامل ہیں جن میں ایس پی سربراہ اور اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو بھی شامل ہیں۔ اس فہرست میں ایس پی کے سینئر لیڈر اعظم خان کا نام بھی شامل ہے۔ ایس پی نے اتر پردیش کی ملکی پور سیٹ پر ہونے والے اسمبلی ضمنی انتخاب کے لیے اپنے اسٹار مہم چلانے والوں کی فہرست جاری کی ہے۔ اس فہرست میں پارٹی کے 40 رہنماؤں کے نام شامل کیے گئے ہیں۔ پارٹی کے قومی جنرل سکریٹری پروفیسر رام گوپال یادو نے اسٹار مہم چلانے والوں کی فہرست جاری کی ہے۔ اس فہرست میں ایس پی کے قومی صدر اکھلیش یادو، قومی نائب صدر کرن مے نندا، قومی چیف جنرل سکریٹری پروفیسر رام گوپال یادو، قومی جنرل سکریٹری محمد اعظم خان، مین پوری کی ایم پی ڈمپل یادو، قومی جنرل سکریٹری شیو پال یادو، فیض آباد کے ایم پی اودھیش پرساد، اپوزیشن لیڈر ماتا کے نام شامل ہیں۔

Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 110 Sunday , January 19 2025 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴) شمارہ نمبر(۱۱۰) لکھنؤ، بروز اتوار ۱۹-جنوری ۲۰۲۵ء، مطابق ۱۸/رجب المرجب -۱۴۴۶ھ صفحات -۸

ملک کی معیشت میں مناسب سرمایہ کاری پر زور

پی ایم مودی نے 65 لاکھ نئے پراپرٹی کارڈ تقسیم کیے، حکومت 'گرام سوراج' نافذ کرنے میں مصروف

نئی دہلی۔ (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے آج 10 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام دو علاقوں کے 230 سے زیادہ اضلاع کے 50,000 سے زیادہ دیہاتوں کے مالکان کو سوامتوا اسکیم کے تحت 65 لاکھ سے زیادہ پراپرٹی کارڈ تقسیم کئے اس موقع پر انہوں نے کہا کہ ان کی حکومت گرام سوراج کے تصور کو زمین پر نافذ کرنے میں سنجیدگی سے مصروف ہے وزیر اعظم نے کہا کہ یہ اسکیم ملک کے دیہی علاقوں میں ایسی غیر منقولہ جائیدادوں کی دستاویزات کے چیلنجوں کو پورا کر رہی ہے۔ مسٹر مودی نے پروگرام میں ملک بھر کے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے ایک اندازے کا ذکر کیا کہ ایک بار تمام گاؤں میں پراپرٹی کارڈ جاری ہونے سے 100 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ کی اقتصادی سرگرمیاں کھل جائیں گی۔ وزیر اعظم نے ملک کی معیشت میں مناسب سرمایہ کاری پر زور دیتے ہوئے کہا "ہماری حکومت زمین پر گرام سوراج کو نافذ کرنے کے لیے سنجیدگی سے کام کر رہی ہے۔ مسٹر مودی نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ سوامتوا اسکیم نے گاؤں کی ترقی کی منصوبہ بندی اور اس پر عمل درآمد میں نمایاں بہتری لائی ہے۔ مسٹر مودی نے اس پروگرام کو ہندوستان کے دیہاتوں اور دیہی علاقوں کے لیے تاریخی قرار دیا اور اس کے مستفید ہونے والوں اور شہریوں کے لیے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ سوامتوا اسکیم پانچ سال پہلے شروع کی گئی تھی تاکہ دیہی علاقوں میں رہنے والے لوگوں کو ان کے پراپرٹی کارڈ مل سکیں۔ انہوں نے کہا "پچھلے پانچ برسوں میں 1.5 کروڑ سے زیادہ لوگوں کو اونرشپ کارڈ جاری کیے گئے اور آج کے پروگرام کے ساتھ اب تقریباً 2.25 کروڑ لوگوں کو اپنے گھروں کے قانونی دستاویزات مل چکے ہیں۔ مختلف ریاستیں جائیداد کی ملکیت کے سرٹیفکیٹ کو مختلف ناموں سے حوالہ دیتی ہیں، جیسے گھرونی، حقوق کا ریکارڈ، پراپرٹی کارڈ، پراپرٹی کارڈ اور رہائشی زمین کا پٹا۔ سوامتوا اسکیم کے استفادہ کنندگان کے ساتھ اپنی سابقہ بات چیت کا حوالہ دیتے ہوئے، جنہوں نے بتایا کہ کس طرح اس اسکیم نے ان کی زندگیوں کو بدل دیا ہے۔ وزیر اعظم نے نشاندہی کی کہ قانونی دستاویزات حاصل کرنے کے بعد لاکھوں لوگوں نے اپنے اثاثوں کی بنیاد پر بینکوں سے قرض لیا اور اپنے گاؤں میں چھوٹے کاروبار شروع کیے ہیں۔ اس تقریب میں کئی ریاستوں کے گورنرز، جموں و کشمیر اور لداخ کے لیفٹیننٹ گورنرز، اوڈیشہ، چھتیس گڑھ، مدھیہ پردیش، راجستھان، اتر پردیش، مہاراشٹرا اور گجرات کے وزرائے اعلیٰ، مرکزی پنچایتی راج کے وزیر اور ماہی پروری، حیوانات اور دودھ کے وزیر راجیو رنجن سنگھ نے شرکت کی۔ اور بہت سے دیگر معززین ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ قدرتی آفات جیسے سیلاب، موسمیاتی تبدیلی وغیرہ کے درمیان دنیا کو درپیش ایک اور اہم چیلنج جائیداد کے حقوق اور قانونی جائیداد کی دستاویزات کی کمی ہے۔ انہوں نے اقوام متحدہ کی ایک تحقیق کا حوالہ دیا جس میں بتایا گیا کہ مختلف ممالک میں بہت سے لوگوں کے پاس اپنی جائیداد کے لیے مناسب قانونی دستاویزات نہیں ہیں۔ اقوام متحدہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ غربت میں کمی کے لیے لوگوں کو جائیداد کے حقوق کا ہونا ضروری ہے۔ مسٹر مودی نے ایک معاشی ماہر کا حوالہ دیا جس نے جائیداد کے حقوق کے چیلنج پر ایک کتاب لکھی ہے جس نے کہا گیا ہے کہ دیہاتیوں کی ملکیت کی تھوڑی سی جائیداد اکثر مردہ سرمایہ ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس کا مطلب ہے کہ جائیداد کو لین دین کے لیے استعمال نہیں کیا جا سکتا اور اس سے خاندان کی آمدنی بڑھانے میں مدد نہیں ملتی۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان جائیداد کے حقوق کے عالمی چیلنج سے اچھوتا نہیں ہے۔ لاکھوں مالیت کی جائیداد ہونے کے باوجود، دیہاتیوں کے پاس اکثر قانونی دستاویزات کی کمی ہوتی ہے، جس کی وجہ سے جھگڑے ہوتے ہیں اور طاقتور افراد کے ہاتھوں غیر قانونی قبضے بھی ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قانونی دستاویزات کے بغیر بینک بھی ایسی جائیدادوں سے دوری برقرار رکھتے ہیں۔ وزیر اعظم نے زور دے کر کہا کہ کوئی بھی حساس حکومت اپنے گاؤں والوں کو اس طرح کی مصیبت میں نہیں چھوڑ سکتی۔ انہوں نے کہا کہ اس اسکیم کے ثمرات اب نظر آ رہے ہیں۔

سیف علی خان پر قاتلانہ حملہ: پولیس ٹیم کو بڑی کامیابی

ممبئی۔ (یو این آئی) فلم اداکار سیف علی خان پر قاتلانہ حملے کے معاملے میں تفتیش کرنے والی پولیس ٹیم کو ایک بڑی کامیابی اس وقت حاصل ہوئی جب ممبئی پولیس نے مدھیہ پردیش سے ایک مشتبہ شخص کو حراست میں لیا جسے ریلوے پولیس نے درگ نامی مقام پر حراست میں لیکر ممبئی پولیس کو مطلع کیا تھا ممبئی پولیس کے ایک دستے نے درگ پہونچ کر ملزم کو حراست میں لے کر پوچھ گچھ جاری کر دی ہے لیکن۔ ابھی تک یہ واضح نہیں ہے کہ آیا مشتبہ شخص اصل حملہ آور ہے یا اس کا جرم سے کوئی تعلق ہے۔ ابھی تک ممبئی پولیس نے حراست کے بارے میں کوئی باضابطہ اعلان نہیں کیا ہے۔ سیف علی خان پر 15 اور 16 جنوری کی درمیانی رات باندرہ میں واقع ان کے گھر کے اندر چاقو سے وار کیا گیا تھا۔ حملہ آور نے اداکار پر چھ بار وار کیا۔ وہ اب بھی فرار ہے، ممبئی پولیس نے بڑے پیمانے پر تلاش شروع کی ہے۔ قبل ازیں پولیس نے ایک شخص کو حراست میں لیا تھا لیکن جلد ہی پتہ چلا کہ وہ حملہ آور نہیں تھا۔ حملہ آور باندرہ میں سیف کے 11 ویں منزل کے گھر میں داخل ہوا۔ وہ شخص سیف کی نوکرانی سے ملا۔ جب اس نے نوکرانی سے رقم کا مطالبہ کیا تو سیف جائے وقوعہ پر پہنچا کہ یہ دیکھنے کے لیے کہ ہنگامہ کیا ہے۔ جیسے ہی سیف علی خان نے اس شخص کا سامنا کیا، اس نے اداکار کو چھ بار چاقو کے وار کر کے اسے شدید زخمی کر دیا۔ فرار ہونے والے ملزم کی حرکتیں عمارت میں نصب سی سی ٹی وی کیمروں میں قید ہو گئیں۔

کولکاتہ عصمت دری اور قتل کیس میں سنجے رائے مجرم قرار

سزا کا اعلان کل، فیصلہ سننے کے بعد مجرم سنجے رائے چیخ کر کہا کہ میں بے قصور ہوں؟

کولکاتہ۔ مغربی بنگال کے آر جی کر میڈیکل کالج اینڈ ہاسپٹل میں زیر تربیت خاتون ڈاکٹر سے عصمت دری اور قتل معاملہ میں آج سیالدہ سول اور کریمنل کورٹ نے اپنا فیصلہ سنایا۔ عدالت نے اس معاملے میں کلیدی ملزم سنجے رائے کو قصوروار قرار دیا ہے۔ فیصلہ دوپہر تقریباً ڈھائی بجے کورٹ روم نمبر 210 میں سنایا گیا۔ ملزم سنجے رائے نے عدالت میں دعویٰ کیا کہ اسے پھنسایا گیا ہے۔ اس پر جج نے کہا کہ اسے پیر (20 جنوری) کے روز عدالت میں بولنے کا موقع دیا جائے گا۔ عدالت نے سزا سنانے کے لیے بھی 20 جنوری کی ہی تاریخ مقرر کی ہے۔ سنجے رائے کو بھارتیہ نیائے سنہیتا (بی این ایس) کی دفعہ 64، 66 اور 103(1) کے تحت عصمت دری و قتل کا مجرم قرار دیا گیا۔ واضح رہے کہ ایڈیشنل ضلع وسیشن جج انربان داس کی عدالت میں 11 نومبر کو اس معاملے کی سماعت شروع ہوئی تھی۔ عدالت کی ہدایت پر اس معاملے کی جانچ کر رہی سی بی آئی نے پہلے ہی فرد جرم داخل کر دیا ہے۔ آج معاملے کی سماعت کے پیش نظر بڑی تعداد میں مظاہرین عدالتی احاطہ کے باہر جمع ہوئے تھے۔ اس بھیڑ کو دیکھ کر سیالدہ عدالتی احاطہ میں سخت سیکورٹی کا انتظام کیا گیا تھا۔ کولکاتا پولیس نے عدالتی احاطہ میں داخلہ کو کنٹرول کرنے اور سبھی موجود لوگوں کی حفاظت یقینی بنانے کے لیے کئی بیریکیڈس بھی لگائے تھے۔

فیصلہ سنتے ہی سنجے نے عدالت کے اندر شور مچانا شروع کر دیا۔ انہوں نے جج کو بتایا کہ وہ بے قصور ہیں۔ پھنسایا جا رہا ہے۔ سنجے نے کمرہ عدالت کے اندر اپنے گلے میں رودرکش کے ہار کا بھی ذکر کیا۔ جج نے کہا کہ وہ پیر کو ساڑھے 12 بجے اس کی سماعت کریں گے اور اسی دن سزا کا اعلان کیا جائے گا۔ ہفتہ کی دوپہر تقریباً ڈھائی بجے سیالدہ عدالت کی عمارت کی تیسری منزل پر کمرہ نمبر 210 میں کمرہ عدالت بیٹھا۔ جج انیربن داس نے سنجے کو عدالت میں پیش کرنے کا حکم دیا، انہوں نے کہا کہ انہیں مجرم قرار دیا جا رہا ہے۔ جج نے کہا کہ مبینہ طور پر آپ 9 اگست کی صبح آر جی کار ہسپتال میں داخل ہوئے۔ وہاں گھومنے کے بعد ایک خاتون ڈاکٹر پر حملہ کر دیا۔ اس کے ساتھ زیادتی کی، جنسی طور پر ہراساں کیا اور پھر قتل کر دیا۔ جج نے کہا کہ چارج شیٹ میں آپ پر انڈین کوڈ آف کریمنل پروسیجر کی دفعہ 64، 103,66(1) کے تحت فرد جرم عائد کی گئی ہے۔ اس دفعہ میں الزامات عائد کیے گئے ہیں۔ گواہوں نے جانچ کی اور سی بی آئی کے وکیلوں کے ذریعہ لائے گئے دستاویزات اور معلومات کے تحت آپ کے خلاف جرم کو ثابت کرتی ہیں۔ آپ کو مجرم ٹھہرایا گیا ہے۔ جج: جس طریقے سے آپ نے اسے گلا دبا کر قتل کیا ہے اس کی سزا عمر یا موت ہے۔ میں پیر کو آپ اور آپ کے وکیل سے سنوں گا۔

سورج موت کیس میں سابق آئی جی زیدی سمیت آٹھ پولیس اہلکار قتل کے مجرم

شملہ، 18 جنوری (یو این آئی) ہماچل پردیش کے کوٹکھائی گڑیا عصمت دری اور قتل کیس سے جڑے نیپالی نوجوان سورج کی لاک اپ میں موت کے معاملے میں چنڈی گڑھ کی سی بی آئی عدالت نے شملہ کے سابق انسپکٹر جنرل آف پولیس (آئی جی) ظہور حیدر زیدی سمیت آٹھ پولیس اہلکاروں کو قتل کا مجرم قرار دیا ہے۔ ہفتہ کو سنائے جانے والے فیصلے کے بعد عدالت نے تمام قصورواروں کو حراست میں لینے کا حکم دیا۔ عدالت اس معاملے میں سزا کا اعلان 27 جنوری کو کرے گی۔ قابل ذکر ہے کہ یہ معاملہ 2017 میں شملہ ضلع کے کوٹکھائی علاقے میں 16 سالہ طالبہ کے ریپ اور قتل سے متعلق ہے۔ 4 جولائی 2017 کو طالبہ اسکول سے گھر واپس آتے ہوئے لاپتہ ہو گئی تھی۔ دو دن بعد 6 جولائی کو تاندی کے جنگل سے اس کی برہنہ لاش برآمد ہوئی۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ میں طالبہ کے ساتھ زیادتی اور قتل کی تصدیق ہو گئی۔ واقعے کے بعد ہماچل پولیس نے اس وقت کے آئی جی ظہور حیدر زیدی کی سربراہی میں ایک خصوصی تحقیقاتی ٹیم (ایس آئی ٹی) تشکیل دی تھی۔

'گاندھی-امبیڈکر کے نظریات کو مٹانے میں مصروف ہیں بھاگوت'

پٹنہ 'تحفظ آئین سمّیلن' میں راہل گاندھی نے پھر ظاہر کیا آئین کو بچانے کا عزم

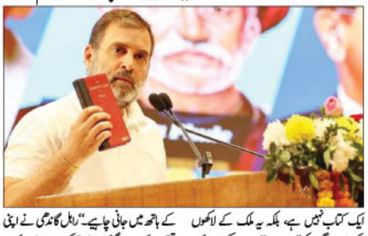

پٹنہ۔ لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے ہفتہ کے روز پٹنہ میں آر ایس ایس چیف موہن بھاگوت کو پُرزور انداز میں ہدف تنقید بنایا۔ انھوں نے کہا کہ بھاگوت ہندوستان کے ہر ادارہ سے ڈاکٹر بی آر امبیڈکر، بھگوان بدھ، مہاتما گاندھی کے نظریات کو مٹانے میں مصروف ہیں۔ راہل گاندھی بہار کی راجدھانی پٹنہ 'تحفظ آئین سمّیلن' میں حصہ لینے پہنچے تھے۔ 'باپو آڈیٹوریم' میں منعقد اس تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ اگر آر ایس ایس چیف موہن بھاگوت کہہ رہے ہیں کہ ہندوستان کو 15 اگست 1947 کو آزادی نہیں ملی، تو اس کا مطلب ہے کہ وہ ہندوستانی آئین کو خارج کر رہے ہیں۔ وہ یہ بیان دے کر سماجی تانے بانے کو مٹا رہے ہیں۔ راہل گاندھی نے اپنے خطاب کے دوران ایک بار پھر آئین کی حفاظت کا عزم ظاہر کیا۔ انھوں نے کہا کہ "ہمارا آئین صرف ایک کتاب نہیں ہے، بلکہ یہ ملک کے لاکھوں کروڑوں لوگوں کی آواز ہے۔" وہ مزید کہتے ہیں کہ "موہن بھاگوت کہتے ہیں کہ آزادی 15 اگست 1947 کو نہیں بلکہ اس کے بعد ملی۔ اگر وہ ایسا کہتے ہیں تو وہ اسے (آئین) خارج کر رہے ہیں۔ وہ سوشل اسٹرکچر کو مٹا رہے ہیں۔ کہاں لکھا ہے اس آئین میں کہ ہندوستان کی پوری دولت دو تین لوگوں کے ہاتھ میں جانی چاہیے۔" راہل گاندھی نے اپنی تقریر کے دوران گنگا ندی کا تذکرہ خاص طور پر کیا۔ انھوں نے کہا کہ "جب میں اس تقریب میں شرکت کے لیے آ رہا تھا تو گنگا ندی کی طرف دیکھا اور کہا کہ اس کا پانی ہر جگہ پر ہے۔ جیسے گنگا کا پانی سب جگہ جاتا ہے، ویسے ہی آئین کی سوچ ہر شخص اور ادارہ کے اندر گنگا کے پانی کی طرح جائے۔"

مہاراشٹر: مقامی بلدیاتی انتخابات پر 'مہایوتی' میں گھمسان

نئی دہلی۔ مہاراشٹر میں مہایوتی حکومت بی جے پی، این سی پی اور شیوسینا کے اتحاد میں ضرور چل رہی ہے، لیکن تینوں پارٹیوں کے درمیان رسہ کشی کا ماحول جاری ہے۔ خاص طور سے مقامی بلدیاتی انتخابات کو لے کر مہایوتی میں موجود پھوٹ صاف دکھائی دے رہی ہے۔ آج این سی پی لیڈر دلیپ والسے پاٹل نے یہ بیان دے کر پھر سے سیاسی ہلچل میں اضافہ کر دیا ہے کہ اگر دیگر پارٹیوں کے ساتھ اتحاد نہیں بن پاتا ہے تو این سی پی مہاراشٹر میں ہونے والے مقامی بلدیاتی انتخابات تنہا ہی لڑے گی۔ قابل ذکر ہے کہ نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار کی صدارت والی این سی پی مہایوتی اتحاد کا اہم حصہ ہے۔ ایکناتھ شندے کی قیادت والی شیوسینا پہلے ہی ارادہ ظاہر کر چکی ہے کہ وہ بلدیاتی انتخابات میں تنہا اتر سکتی ہے۔ اب این سی پی لیڈر کے بیان نے مہایوتی کے اندر پیدا ہنگامے کو ظاہر کر دیا ہے۔ 18 جنوری کو اہلیا نگر ضلع کے شیرڈی میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے دلیپ پاٹل نے مذکورہ بالا بیان دیا ہے۔

راجناتھ سنگھ نے تروینی میں لگائی عقیدت کی ڈبکی

مہاکمبھ نگر۔ (یو این آئی) وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے ہفتہ کو پریاگ راج کمبھ کے موقع پر گنگا، جمنا، سرستی کے سنگم پر دوپہر عقیدت کی ڈبکی لگائی اور پوجا پاٹ کیا۔ اپنے ایک روزہ دورے کے دوران سنگھ نے پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق سنگم ساحل پہنچے جہاں انہوں نے اسنان وغیرہ کے بعد پھول، ناریل وغیرہ سے گنگا کی پوجا ارچنا کی اور آرتی اتاری، اس موقع پر ایم پی سدھانشو ترویدی بھی ان کے ساتھ تھے۔ سنگھ مہاکمبھ علاقے میں سنت مہاتماؤں سے ملاقات کریں گے۔ شام کو وہ پریاگ راج میں ایک شادی پروگرام میں شرکت کریں گے جس کے بعد وہ اتوار کو جونپور کے لئے روانہ ہوں گے۔

غزہ جنگ بندی آج سے شروع ہوگی

دوحہ۔ قطر کی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ غزہ میں جنگ بندی کل مقامی وقت کے مطابق صبح ساڑھے 8 بجے (06:30 جی ایم ٹی) شروع ہوگی۔ تفصیلات کے مطابق ترجمان قطری وزارت خارجہ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ غزہ میں جنگ بندی پر عمل درآمد یقینی بنائیں گے، جنگ بندی کا پہلا مرحلہ 6 ہفتے پر محیط ہوگا، جس میں 33 یرغمالیوں کے بدلے ایک ہزار سے زائد فلسطینی قیدی رہا ہوں گے، اسرائیل نے فلسطینی قیدیوں کی رہائی کی تیاری شروع کر دی ہے۔ ترجمان ماجد الانصاری نے عربی میں ایکس پر ایک پوسٹ میں لکھا "ہم اپنے بھائیوں کو محتاط رہنے، انتہائی احتیاط برتنے اور سرکاری ذرائع سے ہدایات کا انتظار کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔"

الہ آباد ہائیکورٹ کے فرقہ پرست جج کے خلاف سی بی آئی تحقیقات کا مطالبہ

سینئر وکلاء نے چیف جسٹس آف انڈیا کو لکھا مکتوب، جسٹس شیکھر کمار یادو کی فرقہ پرستانہ تقریر کا از خود نوٹس لیں

نئی دہلی: سینئر وکلاء نے چیف جسٹس آف انڈیا سنجیو کھنہ کو خط لکھا ہے کہ وہ سی بی آئی کو ہدایت دیں کہ وہ الہ آباد ہائی کورٹ کے جج جسٹس شیکھر کمار یادو کے خلاف ایک ایف آئی آر درج کرے۔ خط میں کہا گیا ہے کہ چیف جسٹس مذکورہ جج کی طرف سے آٹھ دسمبر 2024 کو وشو ہندو پریشد کے زیر اہتمام ایک تقریب کے دوران کی گئی فرقہ پرستانہ تقریر کا از خود نوٹس لیں اور انکے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کے احکامات صادر کریں۔ یہ عرضی عدالت عظمیٰ کے سکریٹری جنرل کے ذریعے چیف جسٹس کو بھیجی گئی ہے اور اس کی کاپی دیگر سینئر ججوں بشمول جسٹس بی آر گاوائی، سوریہ کانت، ہریشکیش رائے اور اے ایس اوکا کو بھیجی گئی ہے۔ یہ عرضی سینئر وکلاء بشمول اندرا جے سنگھ، اسپی چنائے، نوروز سیروائی، آنند گروور، چندر ادے سنگھ، جے دیپ گپتا، موہن وی کٹارکی، شعیب عالم، آر وائیگائی، مہر دیسائی اور جینت بھوشن نے دائر کی ہے۔ سینئر وکلاء نے عدالت عظمیٰ سے اپیل کی کہ وہ جسٹس یادو کی تقریر کا از خود نوٹس لیں اور معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے سی بی آئی کو ان کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کی ہدایت کریں۔ وکلاء نے مکتوب میں لکھا کہ، یہ خط آپ کو چیف جسٹس آف انڈیا کی حیثیت سے، عدلیہ کی آزادی پر اثر انداز ہونے والے معاملے کی سنگینی کی روشنی میں اس لیے لکھا جا رہا ہے کہ تحقیقات کے لیے ریاست کا غیر جانبدارانہ اور خود مختار ہونا ضروری ہے۔ آپ سے التماس ہے کہ مذکورہ جج کے ذریعہ کئے گئے قابل شناخت جرائم کا از خود نوٹس لیں اور جسٹس یادو کے خلاف مقدمہ چلانے کے لئے ایف آئی آر درج کرنے کے لئے سی بی آئی کو ہدایات جاری کریں۔ ایک ای میل کے ذریعے بھیجی گئی درخواست میں کہا گیا ہے کہ مذہبی اصلاحات کے پس منظر میں بات کرتے ہوئے جسٹس یادو نے جو لہجہ استعمال کیا ہے اس میں زبردستی اور (دوسرے فرقے پر) غلبے کا لہجہ استعمال کیا گیا ہے۔ خط میں کہا گیا ہے کہ جسٹس یادو نے کہا ہے کہ ہندوؤں نے ستی اور چھوت چھات جیسے روایتی طریقوں کی اصلاح کی ہے، اسی طرح مسلمان بھی تعدد ازدواج اور تین طلاق جیسی روایات کو ترک کر دیں۔

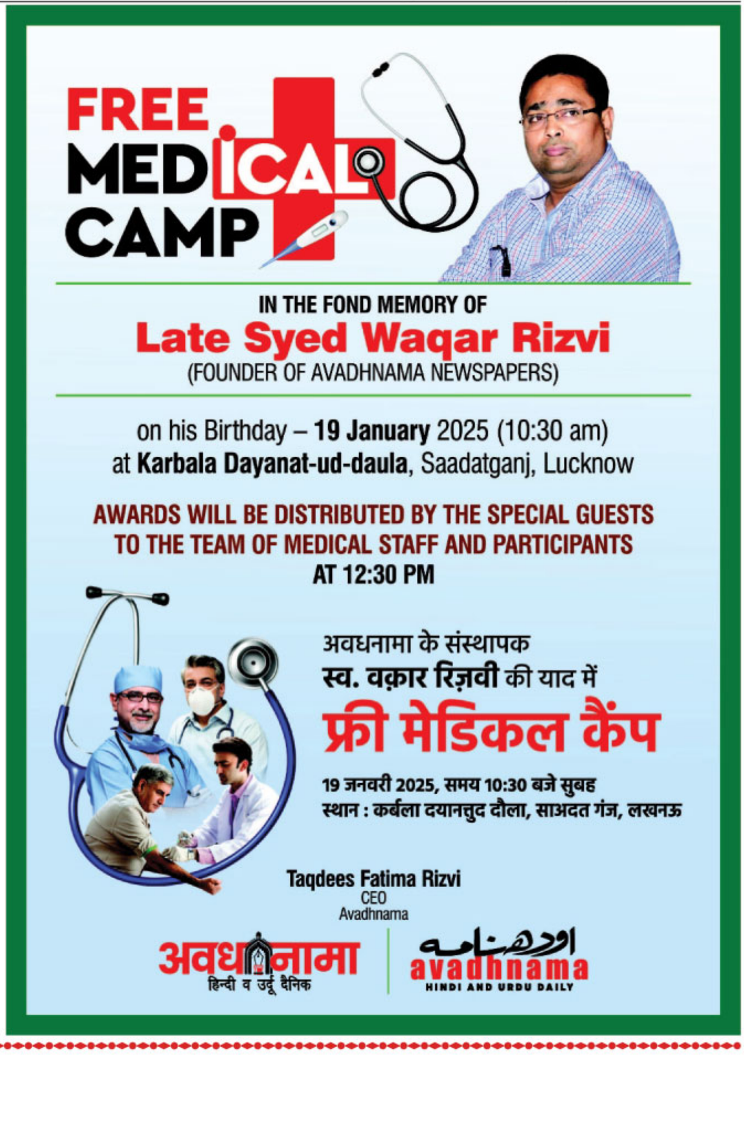

اسرائیلی کابینہ کی غزہ جنگ بندی معاہدے کو ہری جھنڈی

معاہدے کے تحت حماس کے پاس قید درجنوں یرغمالیوں کے بدلے اسرائیلی جیلوں میں بند ہزاروں فلسطینی قیدیوں کی رہائی ہوگی

یروشلم(ایجنسی) اسرائیلی حکومت کی کابینہ نے ہفتے کے اوائل میں غزہ جنگ بندی معاہدے کی منظوری دے دی۔ معاہدے کے تحت حماس کے پاس قید درجنوں یرغمالیوں کے بدلے اسرائیلی جیلوں میں بند ہزاروں فلسطینی قیدیوں کی رہائی ہوگی۔ اس کے ساتھ غزہ میں 15 ماہ سے جاری اسرائیلی جارحیت پر بریک لگ جائے گا۔ اس معاہدے کے بعد دونوں فریق اپنی اب تک کی سب سے مہلک اور تباہ کن جنگ کو ختم کرنے کے قریب پہنچ گئے ہیں۔نتن یاہو حکومت نے یروشلم کے وقت کے مطابق دوپہر ایک بجے کے بعد معاہدے کی منظوری کا اعلان کیا اور اس بات کی تصدیق کی کہ جنگ بندی اتوار سے نافذ العمل ہو گی۔ گھنٹوں طویل کابینہ کی میٹنگ یہودی سبت کے آغاز سے شروع ہوئی، جو اس لمحے کی اہمیت کو ظاہر کرتی ہے۔ یہودی قانون کے مطابق، اسرائیلی حکومت عام طور پر زندگی یا موت کے ہنگامی حالات کے علاوہ سبت کے دن تمام کاروبار بند کر دیتی ہے۔ جنگ بندی مذاکرات میں ثالث رہے قطر اور امریکہ نے بدھ کو جنگ بندی کا اعلان کیا تھا، لیکن یہ معاہدہ ایک دن سے زائد عرصے تک التوا کا شکار رہا کیونکہ وزیر اعظم بنجمن نتن یاہو کو معاہدے میں پیچیدگیاں نظر آرہی تھیں۔ حالانکہ ابھی بھی جنگ بندی کے بارے میں اہم سوالات باقی ہیں۔ مثلاً 33 یرغمالیوں کے نام جنہیں پہلے، چھ ہفتے کے مرحلے کے دوران رہا کیا جانا ہے اور ان میں سے کون زندہ ہے۔نتن یاہو نے ایک خصوصی ٹاسک فورس کو یرغمالیوں کو وصول کرنے کے لیے تیار رہنے کی ہدایت کی ہے۔ رہا کیے جانے والے یرغمالیوں میں 33 خواتین، بچے، 50 سال سے زیادہ عمر کے مرد اور بیمار یا زخمی افراد شامل ہیں۔ حماس نے معاہدے کے پہلے دن تین خواتین یرغمالیوں کو، چار کو ساتویں دن اور بقیہ 26 کو اگلے پانچ ہفتوں میں رہا کرنے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ دوسری جانب اسرائیل کو فلسطینی اسیران کو بھی رہا کرنا ہے۔ اسرائیل کی وزارت انصاف نے معاہدے کے پہلے مرحلے میں رہا کیے جانے والے 700 فلسطینیوں کی فہرست شائع کی اور کہا کہ رہائی مقامی وقت کے مطابق اتوار شام چار بجے سے پہلے شروع نہیں ہوگی۔ فہرست میں شامل تمام افراد کم عمر ہیں یا خواتین ہیں۔ اسرائیل کی جیل سروسز نے کہا کہ وہ پہلی جنگ بندی کے دوران نقل و حمل سنبھالنے والی ریڈ کراس کی بین الاقوامی کمیٹی کے بجائے خود قیدیوں کو منتقل کرے گی۔ تاکہ عوامی اظہار مسرت سے بچا جاسکے۔ اسرائیلی جیلوں میں قیدان فلسطینی قیدیوں پر اکسانے، توڑ پھوڑ، عسکریت پسندی کی حمایت، عسکری سرگرمیوں، قتل کی کوشش یا پتھر پھینکنے جیسے الزام ہیں۔ بڑے پیمانے پر تباہ حال غزہ کو انسانی امداد پہنچانے کے لیے رفح بارڈر کراسنگ کے مصری جانب امدادی ٹرک جمعے سے قطار میں کھڑے ہیں۔ ایک مصری اہلکار نے بتایا کہ فوج اور اسرائیل کی شن بیٹ داخلی سلامتی ایجنسی کا ایک اسرائیلی وفد کراسنگ کو دوبارہ کھولنے پر بات چیت کے لیے جمعہ کو قاہرہ پہنچا ہے۔ ایک اسرائیلی اہلکار نے تصدیق کی کہ ایک وفد قاہرہ جارہا ہے۔ جنگ بندی کے پہلے مرحلے کے دوران اسرائیلی فورسز غزہ کے کئی علاقوں سے پیچھے ہٹ جائیں گی اور لاکھوں فلسطینی اپنے گھروں کو واپس جاسکیں گے۔ غزہ کے بے گھر افراد کو اب بے صبری سے اتوار کا انتظار ہے۔ اسرائیلی فوج نے کہا کہ جیسے ہی اس کی افواج غزہ میں مخصوص مقامات اور راستوں سے بتدریج پیچھے ہٹ رہی ہیں، وہاں کے رہائشیوں کو ان علاقوں میں واپس جانے کی اجازت نہیں دی جائے گی جہاں فوجی موجود ہیں خاص طور سے اسرائیل-غزہ سرحد کے قریب کیونکہ اس سے اسرائیلی افواج کو کسی بھی خطرے کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ گزشتہ مہینوں میں جنگ بندی کے مذاکرات بار بار تعطل کا شکار رہے تھے۔لیکن اسرائیل اور حماس پر بائیڈن انتظامیہ اور نومنتخب صدر ڈونلڈ ٹرمپ دونوں کی طرف سے ٹرمپ کے پیر کو اقتدار سنبھالنے سے پہلے کسی معاہدے تک پہنچنے کا زبردست دباؤ تھا۔ حماس نے 7 اکتوبر 2023 کو سرحد پار سے اسرائیل پر حملے کے ساتھ جنگ کا آغاز کیا تھا جس میں تقریباً 1,200 افراد ہلاک اور تقریباً 250 دیگر کو یرغمال بنا لیا تھا۔ بدلے میں اسرائیل نے غزہ پر جوابی کارروائی کی اور 7 اکتوبر سے جاری اسرائیلی جارحیت میں 46,000 سے زیادہ فلسطینی جاں بحق ہو چکے ہیں۔ مقامی صحت کے حکام کے مطابق مرنے والوں میں نصف سے زیادہ خواتین اور بچے ہیں۔ جمعہ تک جنگ جاری رہی۔ غزہ کی وزارت صحت کے مطابق گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران 88 فلسطینی جاں بحق ہوگئے۔ پچھلے تنازعات میں۔ جنگ بندی کا دوسرا مرحلہ بہت زیادہ مشکل ہے۔ اس جنگ بندی کے مرحلے کا مقصد بات چیت کرنا اور باقی یرغمالیوں کو جن میں مرد فوجی بھی شامل ہیں، کو اس مرحلے کے دوران رہا کیا جانا ہے۔ لیکن حماس نے کہا ہے کہ وہ دیرپا جنگ بندی اور مکمل اسرائیلی انخلاء کے بغیر باقی قیدیوں کو رہا نہیں کرے گی جب کہ اسرائیل نے اس گروپ کو ختم کرنے اور علاقے پر کھلے عام سیکیورٹی کنٹرول برقرار رکھنے تک لڑائی جاری رکھنے کا عزم کیا ہے۔ جنگ کے بعد غزہ کے بارے میں طویل المدتی سوالات باقی ہیں، بشمول اس علاقے پر کون حکومت کرے گا اور کون تعمیر نو کے مشکل کام کی نگرانی کرے گا۔ اس تنازعے نے مشرق وسطیٰ کو غیر مستحکم کر دیا ہے اور دنیا بھر میں احتجاج کو جنم دیا ہے۔ اس نے اسرائیل کے اندر سیاسی تناؤ کو بھی اجاگر کیا ہے، نتن یاہو کے انتہائی دائیں بازو کے اتحادیوں کی جانب سے شدید مزاحمت کا

فلسطینی اتھارٹی نے مزاحمتی گروپ 'جنین بٹالین' کے ساتھ جنگ بندی کا معاہدہ کرلیا

غزہ (ایجنسی) فلسطینی اتھارٹی (پی اے) نے مزاحمتی گروپ 'جنین بٹالین' کے ساتھ بھی جنگ بندی کا معاہدہ کرلیا۔ قطری نشریاتی ادارے 'الجزیرہ' کی رپورٹ کے مطابق 'ٹائمز آف اسرائیل' نے ایک نامعلوم فلسطینی عہدیدار کے حوالے سے خبر دی ہے کہ پی اے نے جنین بٹالین کے ساتھ مقبوضہ مغربی کنارے میں فلسطینی مزاحمتی گروپ کے ساتھ لڑائی ختم کرنے کا معاہدہ کیا ہے۔ انجینئرنگ اور سول ڈیفنس کا عملہ مزاحمتی گروپ کی جانب سے کیمپ کے اردگرد اور اس کی گلیوں کے نیچے نصب دھماکا خیز مواد کو ختم کرنا شروع کردے گا۔ پی اے کی سیکیورٹی فورسز نے جنین شہر اور جنین پناہ گزین کیمپ میں حماس اور فلسطینی اسلامی جہاد سے وابستہ جنگجوؤں پر مشتمل جنین بٹالین کے خلاف کئی ہفتے تک کریک ڈاؤن کیا ہے۔ 'آپریشن پروٹیکٹ دی ہوم لینڈ' کا مقصد جنین بٹالین کے جنگجوؤں سے علاقے کا کنٹرول چھیننا تھا، پی اے نے جنین بٹالین کا کنٹرول 'غیر قانونی' قرار دیا تھا۔ آپریشن کے دوران فلسطینی سیکیورٹی فورسز نے کیمپ کا محاصرہ کرکے پانی اور بجلی منقطع کردی، متعدد افراد کو گرفتار بھی کرلیا، اس دوران جھڑپوں میں کم از کم 15 افراد جاں بحق ہوئے ہیں، جن میں پی اے کے 6 سیکیورٹی اہلکار، ایک فلسطینی جنگجو اور 8 عام شہری شامل ہیں۔ منگل کو جنین بٹالین نے اعلان کیا تھا کہ اس نے 'خونریزی کو ختم کرنے اور فلسطینی قومی اتحاد کو محفوظ رکھنے' کے لیے جنگ بندی پر اتفاق کیا ہے، جب کہ مجرمانہ قبضے کی 'مزاحمت کے جائز حق' کو برقرار رکھا ہے۔ ٹائمز آف اسرائیل نے 2 فلسطینی عہدیداروں کے حوالے سے خبر دی کہ اس ہفتے جنین کیمپ میں اسرائیلی فضائی حملوں کے بعد یہ مذاکرات مبینہ طور پر ٹوٹ گئے تھے، تاہم اب یہ معاہدہ طے پا چکا ہے۔

تہران: نامعلوم شخص کی فائرنگ/2 جج شہید

تہران (ایجنسی) ایرانی عدلیہ کے میڈیا سینٹر نے تہران میں اراک اسکوائر میں نامعلوم شخص کی فائرنگ کے نتیجے میں 2 ججوں کی شہادت کی خبر دی ہے۔ ارنا کے مطابق ایک گھنٹہ قبل ایک نامعلوم مسلح شخص نے اراک اسکوائر میں 2 ججوں پر فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں وہ جاں بحق اور ان کے محافظ زخمی ہو گئے جنہیں طبی امداد کے لیے ہسپتال لے جایا گیا۔ ایرانی عدلیہ کے میڈیا سنٹر نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ، ایک گھنٹہ قبل 2 انقلابی اور ممتاز جج جو عوام کی سلامتی کو پامال کرنے والوں کے خلاف استقامت کا پیکر تھے، شہید کر دیے گئے، اور دہشت گرد نے فوراً خودکشی کر لی۔ آج صبح، ایک مسلح شخص قومی سلامتی، جاسوسی اور دہشت گردی کے خلاف جرائم سے لڑنے کا طویل ریکارڈ رکھنے والے 2 بہادر ججوں کو قتل کرنے کی منصوبہ بندی کے تحت سپریم کورٹ میں گھس گیا اور دہشت گردانہ کارروائی میں 2 حاضر سروس ججز کو شہید کردیا۔ حجۃ الاسلام والمسلمین رازینی 39 اور حجۃ الاسلام والمسلمین مقیسہ سپریم کورٹ کی برانچ 53 کے سربراہ تھے۔ ابتدائی تحقیقات کے مطابق زیر بحث شخص کا نہ تو سپریم کورٹ میں کوئی کیس تھا اور نہ ہی وہ موکل تھا۔ دہشت گردی کی کارروائی کے فوراً بعد مسلح شخص نے فائرنگ کر کے اپنے آپ کو ہلاک کرلیا۔

غزہ تاریخ میں جلی حروف سے لکھا جائے گا

مزاحمت نے جو چاہا حاصل کرلیا: شیخ نعیم قاسم:

تہران (ایجنسی) لبنانی حزب اللہ کے سیکرٹری جنرل شیخ نعیم قاسم نے غزہ پٹی میں جنگ بندی معاہدے کی کامیابی پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ غزہ کا نام قربانیوں کی تاریخ میں جلی حروف سے لکھا جائے گا۔ المنار نیٹ ورک کے مطابق، لبنان کی حزب اللہ کے سیکرٹری جنرل شیخ نعیم قاسم نے کہا کہ مزاحمتی محاذ اور فلسطینی عوام نے اسرائیل کے بڑے منصوبے کو شکست دی ہے۔ ہم فلسطینی عوام اور مزاحمت کاروں کو جنگ بندی کے معاہدے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں جو مزاحمت کی ثابت قدمی کو ظاہر کرتا ہے۔ مزاحمت نے وہ حاصل کرلیا جو وہ چاہتا تھا، لیکن دشمن اپنے ارادوں کی تکمیل میں ناکام رہا۔ انہوں نے تاکید کی کہ غزہ کا نام قربانیوں کی تاریخ میں جلی حروف سے لکھا جائے گا۔ صیہونی حکومت کے اندرونی اختلافات بڑھتے جا رہے ہیں اور اس کا واحد حل فلسطین کی اس کے اصل مالکان کو واپسی ہے۔ لبنان کی حزب اللہ کے سیکرٹری جنرل نے کہا کہ میں لبنانی حکومت سے اپیل کرتا ہوں کہ صیہونی حکومت کی جارحیت کا فیصلہ کن جواب دے تاکہ ظلم کا یہ سلسلہ ختم ہو۔ انہوں نے کہا کہ لبنانی جنگ بندی معاہدے کا تعلق خاص طور پر جنوبی دریائے لیطانی سے ہے۔ اور اللہ کا شکر ہے کہ ہم اس میں سرخرو ہوئے۔ شیخ نعیم قاسم نے کہا کہ لبنان میں حزب اللہ کی اسرائیلی حکومت کے ساتھ محاذ آرائی غزہ میں فتح کا عنصر ہے۔ ہم نے لبنان میں مزاحمت کو اسرائیلی حکومت کے ہاتھوں ختم ہونے سے بچایا اور لبنانی مزاحمت امریکی منصوبے اور اسرائیلی حکومت کا مقابلہ کرنے کے لیے مضبوط ہے۔ شیخ نعیم قاسم نے یمن، انصار اللہ تحریک کے سربراہ، عراقی عوام اور اس کی مذہبی اتھارٹی اور فلسطینی کاز کی حمایت میں عراقی پاپولر موبلائزیشن آرگنائزیشن کو بھی مبارکباد پیش کی۔

روسی صدر ولادیمیر پوتن نے ایران میں 2 نیوکلیئر پاور پلانٹس لگانے کا اعلان کر دیا

ماسکو، 18 جنوری (یو این آئی) روس ایران تعلقات مزید گہرے ہونے لگے ہیں، روس کے صدر ولادیمیر پوتن نے ایران میں 2 نیوکلیئر پاور پلانٹس لگانے کا اعلان کیا ہے۔ غیر ملکی میڈیا رپورٹس کے مطابق روس ایران میں جامع اسٹریٹجک پارٹنر شپ معاہدہ طے پا گیا، ماسکو میں دونوں ممالک کے صدور نے معاہدے پر دستخط کیے۔ معاہدے میں سیکیورٹی سروسز، فوجی مشقوں، افسران کی ٹریننگ میں تعاون شامل ہے جب کہ معاہدے کے مطابق روس ایران ایک دوسرے کے خلاف اپنی سرزمین استعمال کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ جمعہ کو ماسکو میں پزشکیان کے ساتھ ایک مشترکہ نیوز کانفرنس میں پیوٹن نے اس معاہدے کو "روس ایران اور پورے خطے کی مستحکم اور پائیدار ترقی کے لیے حالات پیدا کرنے والی ایک حقیقی پیش رفت" قرار دیا۔ واضح رہے کہ روس اور ایران دنیا کے دو سب سے زیادہ پابندیوں والے ممالک ہیں، جن کے درمیان حالیہ معاہدے نے شراکت داری کو مزید گہرا کر دیا ہے۔ ایرانی اور روسی حکام کے مطابق "جامع اسٹریٹجک پارٹنرشپ معاہدہ" تجارت اور فوجی تعاون سے لے کر سائنس، ثقافت اور تعلیم تک کے شعبوں کا احاطہ کرتا ہے۔ الجزیرہ کے مطابق فروری 2022 میں یوکرین پر روس کے حملے کے بعد سے، ماسکو نے ایران کو ایک اہم اسٹریٹجک پارٹنر کے طور پر دیکھا ہے، اس اقدام نے مغربی حکام کو پریشان کر دیا ہے۔

کرم: امدادی قافلے پر حملہ، ہلاکتوں کی تعداد 10

کرم (ایجنسی) پاکستان میں پولیس حکام کا کہنا ہے کہ کرم کے لیے امدادی سامان لانے والے قافلے پر گھات لگا کر کیے گئے حملے میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد جمعے کے روز 10 پہنچ گئی۔ اس دوران چھ ڈرائیورز کو بھی اغوا کرلیا گیا ہے۔ کرم میں گزشتہ ڈیڑھ ماہ سے زائد سے حالات کشیدہ ہیں اور علاقے میں کھانے پینے کی اشیاء کی شدید قلت ہے۔ وہاں کی آبادی ایک طرح سے محصور ہوکر رہ گئی۔ جمعرات کو انہی لاکھوں محصور شہریوں کے لیے خوراک، ادویات اور دیگر امدادی سامان لے جانے والے 33 گاڑیاں پر حملہ کیا گیا تھا۔ ایک مقامی پولیس اہلکار نے خبر رساں ادارے اے ایف پی کو بتایا کہ اس واقعے میں مرنے والوں کی تعداد اب دس تک پہنچ چکی ہے اور ہلاک شدگان میں دو سکیورٹی اہلکار، چار ڈرائیور اور چار شہری شامل ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایسی اطلاعات ہیں کہ پانچ سے چھ ڈرائیورز کو ایک مقامی گروپ نے اغوا کرلیا ہے۔ ضلع کرم حالیہ برسوں سے شیعہ اور سنی قبائل کے درمیان فرقہ وارانہ جھڑپوں کی لپیٹ میں رہا ہے، لیکن پچھلے سال نومبر میں تشدد میں اضافہ تب ہوا جب حملہ آوروں نے شیعہ مسلمانوں کو لے جانے والی گاڑیوں پر فائرنگ کی، جس میں 52 افراد ہلاک ہوئے۔ تب سے لے کر اب تک اس تشدد میں کم از کم 140 افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ اس فرقہ وارانہ تشدد کو روکنے کے لیے جنگ بندی کی کئی ناکام کوششیں کی گئیں۔ فریقین ایک دوسرے کے خلاف مشین گنوں اور بھاری ہتھیاروں کا استعمال کر رہے ہیں۔ قومی سطح پر سنی مسلم اکثریتی آبادی والے ملک پاکستان کے شورش زدہ شمال مغربی صوبے میں صوبے خیبر پختونخوا کا ضلع کرم افغانستان کے ساتھ سرحد کے قریب واقع ہے۔ اس علاقے میں شیعہ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد بھی آباد ہے۔ اسی وجہ سے کرم میں گزشتہ عشروں کے دوران بار بار فرقہ وارانہ تصادم دیکھنے میں آتا رہا ہے۔

کانگو میں بڑھتے تشدد کے باعث یکم جنوری سے اب تک 2 لاکھ 30 ہزار افراد بے گھر

کانگو (ایجنسی) اقوام متحدہ کے مطابق مشرقی جمہوریہ کانگو (ڈی آر سی) میں بڑھتے ہوئے تشدد کے باعث اس سال کے آغاز سے اب تک 2 لاکھ 30 سے زیادہ افراد بے گھر ہو چکے ہیں۔ فرانسیسی خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کے مطابق پناہ گزینوں سے متعلق اقوام متحدہ کے ادارے یو این ایچ سی آر نے نقل مکانی کو دنیا کا 'سب سے خطرناک' انسانی بحران قرار دیا ہے۔ وسائل سے مالا مال شمالی اور جنوبی کیوو نامی 2 صوبے (جہاں 46 لاکھ سے زیادہ بے گھر افراد ہیں) 3 دہائیوں سے تنازعات میں گھرے ہوئے ہیں، یہاں ایم 23 باغی گروپ حالیہ برسوں میں سب سے طاقتور مسلح گروہوں میں سے ایک بن کر ابھرا ہے۔ ڈی آر سی حکومت کی جانب سے 'دہشت گرد گروپ' قرار دیے جانے والے ایم 23 نے 2021 سے مشرقی ڈی آر سی کے بڑے علاقوں پر قبضہ کرلیا ہے، اور رواں ماہ کے اوائل میں شمالی کیوو کے قصبے ماسیسی کا کنٹرول بھی سنبھال لیا تھا۔ اقوام متحدہ کے ادارہ برائے مہاجرین (یو این ایچ سی آر) کی ترجمان یوجن بیون نے جنیوا میں صحافیوں کو بتایا کہ شمالی اور جنوبی کیوو صوبوں میں غیر ریاستی مسلح گروہوں اور کانگو کی فوج کے درمیان بڑھتی ہوئی جھڑپیں دنیا کے سب سے خطرناک لیکن کم رپورٹ ہونے والے انسانی بحرانوں میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے متنبہ کیا کہ یہ تنازع بڑے پیمانے پر انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں اور بڑے پیمانے پر جبری نقل مکانی کی علامت ہے۔ یوجن بیون نے نشاندہی کی کہ دونوں صوبے پہلے ہی 46 لاکھ بے گھر افراد کا گھر ہیں، جس سے ڈی آر کانگو اپنی سرحدوں کے اندر بے گھر ہونے والے لوگوں کے لیے دنیا کے سب سے بڑے میزبانوں میں سے ایک ہے۔ رواں ماہ کے اوائل میں ایم 23 کے پولیٹیکل ونگ کے سربراہ برٹرینڈ بسموا نے کہا تھا کہ ان کا گروپ دفاعی جنگ لڑ رہا ہے۔ یو این ایچ سی آر کہ ماسیسی اور لوبیرو کے علاقوں میں شدید لڑائی نے صرف یکم جنوری سے 6 جنوری کے درمیان تقریباً ڈیڑھ لاکھ افراد کو اپنا گھر بار چھوڑنے پر مجبور کیا ہے۔ اقوام متحدہ کے مطابق 4 جنوری کو لڑائی میں کمی کے دوران بہت سے لوگ کچھ دیر کے لیے واپس لوٹ آئے تھے، لیکن نئی لڑائی شروع ہونے کے بعد انہیں ایک بار پھر بھاگنے پر مجبور ہونا پڑا۔ جنوبی کیوو کے علاقے فیزی میں مقامی حکومت نے بین الاقوامی امداد کی درخواست کی ہے اور کہا ہے کہ 84 ہزار افراد نے وہاں پناہ لی ہے۔ یو این ایچ سی آر کے ترجمان نے متنبہ کیا کہ شہریوں کو 'اندھا دھند بمباری اور جنسی تشدد' کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور بچوں کو بھی نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پہلے ہی، سنگین انسانی حالات تیزی سے خراب ہو رہے ہیں، اور عدم تحفظ، رکاوٹوں اور پرتشدد مسلح عناصر کی موجودگی کی وجہ سے ان کمزور آبادیوں تک رسائی شدید طور پر محدود ہے۔ یو این ایچ سی آر نے کہا ہے کہ وہ رسائی بحال ہوتے ہی امداد فراہم کرنے کے لیے تیار ہے، لیکن اس بات پر زور دیا ہے کہ مزید فنڈز کی فوری ضرورت ہے۔ عالمی ادارے کی جانب سے کہا گیا کہ رواں سال ڈی آر کانگو میں امداد فراہم کرنے کے لیے 22 کروڑ 60 لاکھ ڈالر کی ضرورت ہے، تاہم اب تک اس

مراکش نے غزہ جنگ بندی معاہدے کا خیر مقدم کیا

رباط، 18 جنوری (یو این آئی) مراکش کی حکومت نے جمعہ کے روز غزہ جنگ بندی معاہدے کا خیر مقدم کیا اور امید ظاہر کی کہ اس معاہدے پر پوری طرح عمل کیا جائے گا۔ مراکش کی وزارت خارجہ نے ایک بیان میں کہا، "مراکش اس معاہدے کا خیر مقدم کرتا ہے جس کا مقصد 7 اکتوبر 2023 سے شہریوں پر تشدد اور حملوں کو روکنا ہے۔" مراکش کی حکومت نے تمام فلسطینی اور اسرائیلی فریقوں سے اپیل کی ہے کہ وہ امن کی بحالی کے لیے مخلصانہ کوششیں کریں اور اپنے وعدوں کو پورا کریں۔ وزارت نے یہ بھی کہا کہ یہ معاہدہ ایک اہم قدم ہے جس سے خطے میں امن و استحکام کی جانب پیش رفت کی امید کی جاسکتی ہے۔

سعودی عرب: ٹریفک چالان سے متعلق اہم فیصلہ

ریاض، 18 جنوری (یو این آئی) سعودی عرب میں کابینہ کے اجلاس میں ٹریفک قانون میں ترمیم کے حوالے سے سرکاری جریدے کا کہنا ہے کہ ٹریفک نظام کی شق 71 کو معطل کردیا گیا ہے۔ سعودی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق کابینہ کے فیصلے پر عمل کرتے ہوئے ٹریفک چالان سے متعلق متعلقہ شق میں تبدیلی کی گئی ہے۔ گاڑی کے ملکیتی کارڈ 'استمارہ' کے حوالے سے شق نمبر 16 بڑھادی گئی ہے۔ نئے ضوابط کے مطابق ایکسپائر استمارے پر ڈرائیونگ کرنے کی صورت میں کم از کم 150 جبکہ زیادہ سے زیادہ 300 ریال کا چالان کیا جائے گا۔ یاد رہے کہ ٹریفک ضوابط کی شق نمبر 71 جسے معطل کیا گیا ہے اس کے تحت استمارے کی تجدید میں تاخیر پر صرف جرمانہ ہوتا تھا جسے معطل کردیا گیا ہے، استمارہ ایکسپائر ہونے کی صورت میں چالان کیا جائے گا۔ دوسری جانب حالیہ ایام میں کیے جانے سروے کے مطابق سعودی عرب میں ایک سال کے دوران تقریباً 2 لاکھ 34 ہزار غیر ملکی گھریلو ملازمین روزگار کیلیے مملکت آئے، ان ملازمین کی اکثریت خواتین پر مشتمل ہے جو گھریلو کام اور نوکریوں کے لیے آئیں۔ مذکورہ ملازمین کی تعداد 4.12 لاکھ ہوگئی، اس زمرے میں تقریباً 40 ہزار مرد گھریلو ملازمین بھی ہیں، جبکہ ان کی کل تعداد 48 ہزار تک ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ مملکت میں مجموعی طور پر 39 لاکھ 7 ہزار ملازمین کام کر رہے ہیں، جن میں 3.27 لاکھ مرد اور 5.12 لاکھ خواتین ہیں۔ یہ ملازمین مختلف شعبوں میں خدمات انجام دیتے ہیں جیسے کہ گھریلو کاموں میں مددگار، ڈرائیور، باورچی، کھانے فراہم کرنے والے، سیکیورٹی گارڈز (گھروں، کاروباری مراکز اور دیگر جگہوں کے لیے)، گھریلو منیجر، مالی، نرسیں، درزی، اور ذاتی انسٹرکٹرز وغیرہ۔ مملکت کی وزارت افرادی قوت نے سعودی شہریوں کے لیے چار سے زیادہ اور غیر ملکیوں کے لیے دو سے زیادہ گھریلو ملازمین رکھنے پر اضافی فیس بھی مقرر کردی ہے۔

پاکستانی، چینی کمپنیوں کے درمیان 25 کروڑ ڈالرز مالیت کی مفاہمت کی یادداشتوں پر دستخط

بیجنگ (ایجنسی) پاکستان اور چین کی کمپنیوں نے میڈیکل اور سرجیکل کے شعبہ جات میں تجارت کو فروغ دینے کے لیے تقریباً 25 کروڑ ڈالر کی مفاہمت کی یادداشتوں (ایم او یوز) پر دستخط کر دیے۔ یہ بات ملک کے سرکاری خبر رساں ادارے 'ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان (اے پی پی)' کی رپورٹ میں بتائی گئی۔ اے پی پی نے 'چائنا اکنامک نیٹ' کے حوالے سے بتایا کہ پاکستان کی ڈینٹل اور سرجیکل انسٹرومنٹس بنانے والی سوات (Sawua) سرجیکل نے چینی فارماسیوٹیکل کمپنی یو پی ایچ بائیوفارما کے ساتھ ایم او یوز پر دستخط کیے گئے۔ چائنا اکنامک نیٹ (سی ای این) کی رپورٹ کے مطابق اس تعاون کا مقصد یہ ہے کہ طبی آلات کے شعبہ میں مزید چینی کمپنیوں کے ساتھ جوائنٹ وینچرز کیے جائیں۔ بیجنگ میں پاکستانی سفارتخانے نے بھی اس کی تصدیق کی کہ کانفرنس کے دوران 25 کروڑ ڈالر مالیت کے 3 ایم او یوز پر دستخط کیے گئے ہیں۔ سفارتخانے کا کہنا تھا کہ بورڈ آف انویسٹمنٹ (بی او آئی) کے تعاون سے بزنس ٹو بزنس سطح پر 6 کانفرنس منعقد کی گئی، جس میں پاکستان اور چین کے درمیان طبی شعبے میں سرمایہ کاری کی شراکت داری پر توجہ دی گئی۔ مزید بتایا گیا کہ 80 سے زائد چینی کمپنیوں، ایسوسی ایشنز اور 20 سے زائد پاکستانی کمپنیوں نے ذاتی یا آن لائن شرکت کی۔ اس موقع پر چین میں پاکستانی سفارتکار خلیل ہاشمی نے پاکستان میں میڈیکل کی صنعت کے بڑھتے پوٹینشل پر روشنی ڈالتے ہوا کہا کہ گنجائش 60 کروڑ ڈالر سے زائد کی ہے۔ سفارتخانے کی جانب سے جاری بیان کے مطابق خلیل ہاشمی نے اعلان کیا کہ 'چوتھی ہیلتھ، انجینئرنگ اور منرلز شو کا انعقاد لاہور میں 17 سے 19 اپریل 2025 میں کیا جائے گا، جس میں خصوصی طور پر آلات طبی و جراحی پر توجہ دی جائے گی۔ سی ای این کے مطابق کانفرنس نے گزشتہ جون میں وزیر اعظم شہباز شریف کے دورہ چین کے بعد منعقد ہونے والی سات بی ٹو بی ایونٹس کی پہلی سیریز تھی۔

غزہ جنگ بندی کل صبح ساڑھے 8 بجے سے شروع ہوگی

دوحہ، 18 جنوری (یو این آئی) قطر کی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ غزہ میں جنگ بندی کل مقامی وقت کے مطابق صبح ساڑھے 8 بجے (06:30 جی ایم ٹی) شروع ہوگی۔ تفصیلات کے مطابق ترجمان قطری وزارت خارجہ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ غزہ میں جنگ بندی پر عمل درآمد یقینی بنائیں گے، جنگ بندی کا پہلا مرحلہ 6 ہفتے پر محیط ہوگا، جس میں 33 یرغمالیوں کے بدلے ایک ہزار سے زائد فلسطینی قیدی رہا ہوں گے، اسرائیل نے فلسطینی قیدیوں کی رہائی کی تیاری شروع کردی ہے۔ ترجمان ماجد الانصاری نے عربی میں ایکس پر ایک پوسٹ میں لکھا "ہم اپنے بھائیوں کو محتاط رہنے، انتہائی احتیاط برتنے اور سرکاری ذرائع سے ہدایات کا انتظار کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔" اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو کی مخلوط حکومت نے حماس کے ساتھ غزہ جنگ بندی کے معاہدے پر اتفاق کرلیا ہے۔

اسپیس ایکس کا اسٹار شپ پروٹوٹائپ لانچ کے چند منٹ بعد ہی خلا میں پھٹ گیا

سان فرانسسکو، 18 جنوری (یو این آئی) اسپیس ایکس کا اسٹار شپ پروٹوٹائپ ٹیکساس سے لانچ ہونے کے چند منٹ بعد ہی خلا میں پھٹ گیا، جس کی وجہ سے خلیج میکسیکو پر ایئر لائن کی پروازوں کو ملبے سے بچنے اور ایلون مسک کے فلیگ شپ راکٹ پروگرام کو روکنے کے لیے راستہ تبدیل کرنا پڑ گیا۔ ڈان اخبار میں شائع خبر رساں ایجنسی 'رائٹرز' کی رپورٹ کے مطابق اسپیس ایکس مشن کنٹرول کا جمعرات کی شام کو جنوبی ٹیکساس میں راکٹ اسٹیشن سے اڑان بھرنے کے 8 منٹ بعد نئے اپ گریڈ شدہ اسٹار شپ سے رابطہ منقطع ہوگیا۔ رائٹرز کی ویڈیو میں دیکھا جاسکتا ہے کہ ہیٹی کے دارالحکومت پورٹ او پرنس کے اوپر آسمان پر روشنی کی نارنجی رنگ کی گیندیں گردش کر رہی ہیں۔ اسپیس ایکس کے کمیونیکیشن منیجر ڈین ہووٹ نے اسٹار شپ کے گم ہونے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے اسٹار شپ کے ساتھ تمام رابطے کھو دیے تھے، جس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں اوپری اسٹیج میں خرابی کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ ایک عینی شاہد کے مطابق میامی انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر کچھ پروازیں گراؤنڈ کردی گئیں۔ ٹریکنگ ویب سائٹ فلائٹ راڈار 24 کے فلائٹ ریکارڈ کی بنیاد پر کم از کم 20 کمرشل پروازوں کو دوسرے ہوائی اڈوں کی طرف موڑ دیا گیا، یا ممکنہ ملبے سے بچنے کے لیے اسے راستہ تبدیل کرنا پڑا۔ اسپیس ایکس کے سی ای او ایلون مسک نے 'ایکس' پر ایک ویڈیو پوسٹ کی جس میں ملبے کے میدان کو دکھایا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ 'کامیابی غیر یقینی ہے، لیکن تفریح کی ضمانت ہے'۔

مصر میں بڑے پیمانے پر کریک ڈاؤن کا آغاز

قاہرہ، 18 جنوری (یو این آئی) مصری وزارت داخلہ کی جانب سے سوشل میڈیا پر بچوں کو گود لینے اور فروخت کرنے والوں کے خلاف بڑے پیمانے پر کریک ڈاؤن کا آغاز کردیا گیا ہے۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق ابتدائی طور پر 9 افراد کو اس حوالے سے گرفتار کرلیا گیا ہے، جن کے فیس بک پیجز پر اس قسم کا مواد اپ لوڈ ہوا تھا۔ رپورٹس کے مطابق وزارت داخلہ کا کہنا ہے کہ یتیم بچوں کو گود لینے کے حوالے سوشل میڈیا اکاؤنٹس پر مہم چلانے کے الزام میں 9 افراد کو گرفتار کرکے تحقیقات شروع کردی گئی ہیں۔ ابتدائی تحقیقات میں اس بات کا انکشاف ہوا ہے کہ سوشل میڈیا پر اپ لوڈ ہونے والے پیجز اصل نہیں۔ ابتدائی تحقیقات کے مطابق لوگوں کو لوٹنے کے لیے ان پیجز کا سہارا لیا گیا جس میں یتیم بچوں کو گود لینے کی ترغیب دی گئی تھی۔ وزارت داخلہ کے مطابق سوشل میڈیا پر بنائے گئے پیجز کے ایڈمنز کو قانونی ادارے کے حوالے کیا گیا ہے۔

مولانا جعفر مسعود حسنی ندوی کے انتقال پر مختلف تنظیموں اداروں کا تعزیتی پیغامات

ندوۃ العلماء کے شعبہ دعوت دارشاد واصلاح معاشرہ میں مولانا جعفر مسعود حسنی کے انتقال پر ایک تعزیتی نشست کا انعقاد

ندوۃ العلماء کے شعبہ دعوت وارشاد واصلاح معاشرہ میں ایک تعزیتی نشست زیر صدارت مولانا سید محمد غفران ندوی انچارج شعبہ ہوئی، جس میں ناظر عام ندوۃ العلماء مولانا سید جعفر مسعود حسنی ندوی کے مفاجاتی حادثہ انتقال پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کا رخصت ہونا نہ صرف ندوہ بلکہ ملت اسلامیہ کے لیے بڑا خسارہ ہے، وہ ایسے گھرانے کے چشم وچراغ تھے جو گزشتہ کئی صدی سے ہندوستان اور پورے عالم میں دینی خدمات انجام دے رہا ہے، مولانا مرحوم سے مستقبل میں نہ صرف اس ادارہ کے لیے بلکہ ملت ہندیہ کے لیے بڑی امیدیں وابستہ تھیں، ہر اللہ قادر مطلق ہے پردہ غیب سے اللہ نظم فرمائے گا، مولانا آفتاب عالم خیر آبادی ندوی نے کہا کہ مولانا مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے، مولانا مرحوم ادیب تھے، عالم باعمل تھے، متقی تھے اور انتہائی متواضع ومنکسر المزاج تھے، مولانا جمال احمد ندوی نے کہا کہ اتنی علمی وسعت کے ساتھ ساتھ اتنی سادگی اور ایسا مشفقانہ مزاج بہت ہی کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔ مولانا محمد زین الحق ندوی نے بھی مولانا مرحوم کی تدریسی اور صحافتی خدمات کو یاد کرتے ہوئے خراج عقیدت پیش کی مولانا عبدالوکیل ندوی بارہ بنکوی نے مولانا مرحوم کی بے مثال انتظامی صلاحیتوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ دفتری معاملات وانتظامی امور بڑی خوش اسلوبی سے سلجھاتے تھے۔ اس موقع پر دفتر نظامت کے کارکن جناب احمد صدیق، ماسٹر نصیر احمد خان، عبدالحیٔ عرفی، محمد اسحاق ندوی سیتاپوری، ارشاد احمد، لیاقت علی خان، محمد عکاشہ ندوی، مولانا آفتاب عالم خیر آبادی ندوی، مولانا جمال احمد ندوی، مولانا محمد زین الحق ندوی، مولانا عبدالوکیل ندوی بارہ بنکوی وغیرہ نے اظہار تعزیت کیا، مولانا سید محمد غفران ندوی کی دعا پر اس تعزیتی نشست کا اختتام ہوا۔

حضرت مولانا سید جعفر حسنی ندویؒ کی رحلت ملت اسلامیہ کے عظیم سرمایہ کا فقدان: محمد اکبر عرفانی

لکھنؤ۔ ۱۸؍ جنوری ۲۰۲۵ء مولانا سید جعفر مسعود حسنی ندوی کی حادثاتی موت پر مدرسہ امداد العلوم معظم نگر لکھنؤ میں تعزیتی نشست کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت مدرسہ کے بانی ومہتمم حافظ محمد اکبر عرفانی نے کی۔ نشست کا آغاز عزیزم محمد سمیر سلمہ متعلم مدرسہ ہذا کی تلاوت سے ہوا۔ محمد قیام الحق، محمد مفید، محمد مقید متعلم مدرسہ ہذا نے مولانا کی خصوصیات پر منظوم کلام پیش کیا۔ نظامت مفتی دلشاد احمد ناظم تعلیمات مدرسہ نے کی۔ مدرسہ ہذا کے مہتمم حافظ محمد اکبر عرفانی نے کہا کہ مولانا بے مثال شخصیت کے حامل تھے۔ مولانا ہمیشہ چھوٹے ادارہ کے ذمہ داروں کی حوصلہ افزائی کرے تھے یقینا مولانا کی رحلت ملت اسلامیہ کے عظیم سرمایہ کا فقدان ہے۔ آپ بڑے بااخلاق اور اپنے بڑوں کا ادب کرنے والے اور چھوٹوں پر شفقت کرنے والے تھے۔ وہ ہر مدرسہ والوں کا بہت خیال کرتے تھے۔ چاہے ندوہ سے ملحقہ ہو یا نہ ہو ان کے اندر ہمدردی کا جذبہ بدرجہ اتم موجود تھا۔ مدرسہ کے نائب مہتمم مولانا ابرار الحق ثاقبی نے بھی مولانا کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مولانا انتہائی سادگی کے ساتھ اپنی زندگی گزار رہے تھے۔ مولانا کی انکساری عاجزی کا اندازہ اس وقت ہوا جب مولانا مدرسہ ہذا کے اس چہار دیواری میں تشریف لائے اس سے پتہ چلا کہ مولانا کی شخصیت کیا تھی۔ مولانا ثناء اللہ ندوی امام وخطیب مسجد عثمانیہ نے اپنے بیان میں کہا کہ مولانا ہم سب کے سب سے شفیق باپ کی طرح تھے۔ ان کا انتقال ہم سب کے لئے بہت دکھ کی گھڑی ہے۔ مفتی دلشاد احمد ناظم تعلیمات مدرسہ ہذا نے کہا کہ مولانا علم وادب کے بے تاج بادشاہ تھے۔ مولانا کے انتقال سے ملت اسلامیہ ہندیہ کا بڑا خسارہ ہے جس کی بھرپائی بہت مشکل ہے۔ ماسٹر زبیر، قاری امجد، حافظ انضمام عادل، قاری اسعد، محمد ہارون ودیگر اہل محلہ شریک رہے۔

مولانا جعفر مسعود حسنی ندویؒ بہت ملنسار اور خوش اخلاق تھے‘‘: مولانا ڈاکٹر مہدی حسن خان ندوی

لکھنؤ: 18 جنوری۔ آج مورخہ 18؍ جنوری 2025 کو الحسنین اسلامک ایجوکیشنل سوسائٹی کے صدر دفتر سکروری، اندھے کی چوکی، ہردوئی روڈ لکھنؤ میں ندوۃ العلماء کے ناظر عام جناب مولانا جعفر مسعود حسنی ندویؒ کے انتقال کے موقع پر ایک تعزیتی نشست کا انعقاد کیا گیا، جس کی صدارت سوسائٹی کے صدر جناب مولانا ڈاکٹر مہدی حسن خان ندوی نے فرمائی، انھوں نے مولانا مرحوم کی حیات وخدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ مولانا دارالعلوم ندوۃ العلماء کے ناظر عام، خانوادہ حسنی کے چشم وچراغ، مشہور عالم دین تھے، وہ مولانا محمد رابع حسنی ندویؒ کے داماد اور مولانا محمد واضح رشید ندویؒ کے بیٹے تھے، بہت ملنسار اور خوش اخلاق تھے۔ انہوں نے ایک عرصہ دراز تک مدرسہ عالیہ عرفانیہ میں تدریسی خدمات انجام دیں۔ وہ عربی ادب کے استاذ تھے۔ مدرسہ عالیہ عرفانیہ سے سبکدوشی کے بعد ندوہ میں خدمات انجام دینے لگے، حضرت مولانا سید بلال حسنی ندوی دامت برکاتہم کے ناظم بننے کے بعد انہیں ناظر عام بنایا گیا تھا۔ اب وہ ہمارے درمیان نہیں رہے یہ خیال آتے ہی سارے وجود پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے لیکن موت برحق ہے اور اس کا وقت متعین ہے۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اللہ مولانا کی مغفرت فرمائے اور جملہ متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اس موقع پر سوسائٹی کے ارکان ودیگر حضرات موجود تھے۔ آخر میں دعائے مغفرت کا اہتمام کیا گیا۔

مدرسہ نور الہدیٰ عالم باغ میں تعزیتی جلسہ:

مدرسہ نور الہدیٰ جے پرکاش نگر، عالم باغ میں مولانا سید جعفر مسعود حسنی ندوی کے ناگہانی انتقال پر ایک تعزیتی جلسہ مولانا محمد سید محمد عمیر حسینی ندوی (استاد معہد دار العلوم ندوۃ العلماء) کی صدارت میں منعقد ہوا، جس میں صدر جلسہ نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا ناظر عام ندوۃ العلماء مولانا سید جعفر مسعود حسنی ندوی ہمارے لیے ایک مشفق باپ اور مربی استاذ کی حیثیت رکھتے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مولانا بلاشبہ علمی، دینی، دعوتی، اصلاحی، اخلاقی، اور انتظامی صفات کا ایک بہترین مظہر تھے۔ مولانا مرحوم میں سب سے زیادہ نمایاں صفت سادگی، شرافت، نرم خوئی، مسامحت اور بلند جذبات واحساسات کے ساتھ گنجینہ علم وادب تھی۔ آپ کا ناگہانی انتقال خانوادہ حسنی، ندوۃ العلماء ہی نہیں بلکہ پوری امت مسلمہ کے لیے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ بعد ازیں مدرسہ ھذا کے استاد مولانا محمد ریاض صدیقی ندوی نے کہا مولانا عربی زبان وادب میں مہارت رکھتے تھے، مولانا علمی اور تصنیفی مشغولیتوں کے باوجود اکثر وبیشتر اپنے سارے کام از خود انجام دیا کرتے تھے۔ آپ کے سانحہ ارتحال پر دل بہت مغموم ہے۔ اس کے علاوہ مدرسہ نور الہدیٰ کے مہتمم محمد شفیق صاحب نے بھی گہرے غم وافسوس کا اظہار کیا۔ اس موقع پر مدرسہ کے تمام اساتذہ کے علاوہ طلبہ وطالبات موجود تھے۔

جعفر حسنی فکر ندوہ کے داعی اور اس کے ترجمان تھے: ذکی نور عظیم ندوی

لکھنؤ: 18 جنوری (پی این ایس) یونگ ٹرانسلیسن سنٹر کے زیر اہتمام تعلیمی وسماجی فورم کے مرکزی دفتر واقع مکارم نگر ڈالی گنج لکھنؤ میں مولانا جعفر مسعود حسنی ندوی کی المناک موت پر مولانا ذکی نور عظیم ندوی کی صدارت میں ایک تعزیتی نشست کا انعقاد کیا گیا۔ مولانا ذکی نور عظیم ندوی نے مرحوم کی عظیم خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ وہ ندوہ کے سچے ترجمان اور اس کی فکر کو وسیع کرنے کیلئے بہت کوشاں رہتے، اسی مقصد کی خاطر انہوں نے عرب ممالک کا سفر کیا اور وہاں کی علمی واہم شخصیتوں کے ساتھ کاروباری وملازمت پیشہ افراد سے بھی ملاقات کر کے انہیں ندوی فکر سے آگاہ کرتے ہوئے اس میں شریک ہونے کی دعوت دی اور مختلف ملکوں میں ندوی فارغین سے ربط بڑھاتے ہوئے انہیں ندوہ سے مزید مربوط کرنے کی منظم کوششیں کیں وہ

ہر ایک سے اچھے اخلاق سے پیش آتے اور خاندانی وعلمی روایتوں کو عملی طور پر پیش کرتے۔ ان کی تحریریں علمی گہرائی اور موضوع کی جامعیت کیلئے جانی جاتی ہیں۔ اس موقع پر سید معراج الحسن ندوی نے مولانا کو تعزیت پیش کرتے ہوئے کہا کہ مولانا کی وفات ایک بڑا خسارہ ہے، جس کی تلافی ممکن نہیں۔ راشد خان ندوی نے کہا مولانا مرحوم نے دارالعلوم ندوۃ العلماء اور دیگر علمی اداروں میں تدریسی فرائض انجام دیئے، وہ طلبہ کو اسلامی علوم کے ساتھ ہی جدید مسائل کا فہم دینے میں مہارت رکھتے تھے۔ سید ظفر اقبال نے مولانا مرحوم سے اپنے خاندانی تعلقات کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ وہ ہمارے گھر کی ہر تقریب میں شریک ہوتے اور اپنی دعاؤں اور قدوم میمنت سے نوازتے۔ انہوں نے پسماندگان خاص طور سے مولانا بلال عبدالحیٔ حسنی سے اظہار تعزیت پیش کی۔ ڈاکٹر سید صبیح ندوی نے کہا ان کا ہمارے گھرانے سے بہت خاص لگاؤ تھا، ابھی چند روز قبل ہم لوگ ایک عشائیہ میں شریک ہوئے تھے۔ مولانا عبدالوکیل بارہ بنکوی نے کہا مولانا کی عربی اور اردو زبان کی تدریس اور اس کے فروغ میں خدمات بے مثال ہیں۔ وہ عربی اور اردو زبان کے قواعد اور ادب کو عام فہم انداز میں بیان کرنے کے ماہر تھے۔ اشرف فردوسی نے مرثیہ پیش کیا۔ ایک شعر پیش ہے۔

الوداع اے ناظر ندوہ رفیق خاص وعام ہو مبارک آپ کو اب اخروی دار السلام
آہ! کیا لکھوں میں اوصاف حمیدہ آپ کے تھے مجسم پرتو واضح رشید نیک نام

تعزیتی نشست میں مولانا کے درجات کی بلندی اور انکے اہل خانہ کیلئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔ اس موقع پر سید نور الحسن ندوی، ضیاء اللہ صدیقی سمیت دیگر حضرات نے تاثرات پیش کر کے مولانا مرحوم کو خراج عقیدت پیش کیا۔

مولانا جعفر ندوی کے انتقال پر مولانا آزاد میموریل اکادمی کے ذمہ داروں کا اظہار تعزیت

لکھنؤ: 18 جنوری (پی این ایس) مولانا آزاد میموریل اکادمی کے صدر شارق علوی وجنرل سیکرٹری ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی نے دار العلوم ندوۃ العلماء کے ناظر عام مولانا جعفر مسعود حسنی ندوی کے انتقال پر دلی رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔ صدر شارق علوی نے تعزیت پیش کرتے ہوئے کہا میرے مراسم انکے والد مولانا واضح رشید صاحب سے تھے، اکثر وہ میرے غریب خانے پر مولانا رابع صاحب کے ساتھ آیا کرتے تھے۔ جب بھی ندوہ جاتا مہمان خانہ میں بڑی خندہ پیشانی سے ملتے اور ضیافت کرتے تھے انہوں نے اپنے والد اور چچا کی تمام خصایص علمی، تحقیقی، تصنیفی، فکری و انتظامی صلاحیتوں سے اپنے کو مذین کر بحثیت ناظر عام انکے خلہ کو بہت حد تک پر کر لیا تھا۔ ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی نے تعزیتی قرارداد میں انکے انتقال کو ملت عظیم نقصان قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا مولانا جعفر مسعود حسنی صاحب سے طالب علمی کے زمانہ سے تقریباً 40 سال پر محیط دوستانہ تعلقات تھے۔ انہوں نے اپنے بزرگوں کی وراثت کو نہ صرف محفوظ رکھا بلکہ اسمیں وسعت بخشی۔ بحثیت ناظر عام انہوں نے دار العلوم ندوۃ العلماء کے مشن اور تحریک کو فروغ دینے کے علاوہ طلباء واساتذہ کو اپنے اخلاق وکردار و انتظامی صلاحیتوں سے گرویدہ بنالیا تھا۔ مولانا آزاد سے انکا والہانہ لگاؤ تھا اکادمی کی سرپرستی بھی قبول کر لی تھی۔ انہوں نے عربی صحافت وادب کو ایک نیا ایام دیا۔ ایسی ہم جہت شخصیت کا اسطرح چلے جانا دار العلوم ندوۃ العلماء کے علاوہ ملت اسلامیہ کا اپنے ایک مخلص رہنماء سے محروم ہو گیا۔ تعزیتی قرارداد میں مست حفیظ رحمانی، عارف نگرامی، محمد خالد، ایم اے حبیب ایڈوکیٹ، نے انکے انتقال کو ملی، وسماجی نقصان قرار دیا اور انکے لیے دعا مغفرت کی پسماندگان سے دلی رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔

ندوۃ العلماء کے شعبہ دعوت دارشاد واصلاح معاشرہ میں مولانا جعفر مسعود حسنی کے انتقال پر ایک تعزیتی نشست کا انعقاد

لکھنؤ: 18 جنوری (پی این ایس) ندوۃ العلماء کے شعبہ دعوت وارشاد واصلاح معاشرہ میں ایک تعزیتی نشست زیر صدارت مولانا سید محمد غفران ندوی انچارج شعبہ ہوئی، جس میں ناظر عام ندوۃ العلماء مولانا سید جعفر مسعود حسنی ندوی کے مفاجاتی حادثہ انتقال پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کا رخصت ہونا نہ صرف ندوہ بلکہ ملت اسلامیہ کے لیے بڑا خسارہ ہے، وہ ایسے گھرانے کے چشم وچراغ تھے جو گزشتہ کئی صدی سے ہندوستان اور پورے عالم میں دینی خدمات انجام دے رہا ہے، مولانا مرحوم سے مستقبل میں نہ صرف اس ادارہ کے لیے بلکہ ملت ہندیہ کے لیے بڑی امیدیں وابستہ تھیں، ہر اللہ قادر مطلق ہے پردہ غیب سے اللہ نظم فرمائے گا، مولانا آفتاب عالم خیر آبادی ندوی نے کہا کہ مولانا مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے، مولانا مرحوم ادیب تھے، عالم باعمل تھے، متقی تھے اور انتہائی متواضع ومنکسر المزاج تھے، مولانا جمال احمد ندوی نے کہا کہ اتنی علمی وسعت کے ساتھ ساتھ اتنی سادگی اور ایسا مشفقانہ مزاج بہت ہی کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔ مولانا محمد زین الحق ندوی نے بھی مولانا مرحوم کی تدریسی اور صحافتی خدمات کو یاد کرتے ہوئے خراج عقیدت پیش کی مولانا عبدالوکیل ندوی بارہ بنکوی نے مولانا مرحوم کی بے مثال انتظامی صلاحیتوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ دفتری معاملات وانتظامی امور بڑی خوش اسلوبی سے سلجھاتے تھے۔ اس موقع پر دفتر نظامت کے کارکن جناب احمد صدیق، ماسٹر نصیر احمد خان، عبدالحیٔ عرفی، محمد اسحاق ندوی سیتاپوری، ارشاد احمد، لیاقت علی خان، محمد عکاشہ ندوی، مولانا آفتاب عالم خیر آبادی ندوی، مولانا جمال احمد ندوی، مولانا محمد زین الحق ندوی، مولانا عبدالوکیل ندوی بارہ بنکوی وغیرہ نے اظہار تعزیت کیا، مولانا سید محمد غفران ندوی کی دعا پر اس تعزیتی نشست کا اختتام ہوا۔

جامعہ خیر النساء للبنات میں تعزیتی نشست

لکھنؤ ۱۸؍ جنوری: الخیر تعلیمی، ادبی سماجی سوسائٹی کے زیر اہتمام جامعہ خیر النساء للبنات احمد گنج، ٹھاکر گنج میں مولانا سیّد جعفر مسعود حسنی ندوی کے لئے ایک تعزیتی نشست منعقد ہوئی۔ تلاوت کلام ربانی آفرین شکیل جبکہ نظم لائبہ مریم نے پیش کی۔ جامعہ کے ناظم اعلیٰ مولانا دلاور حسین ندوی نے نمدیدہ آنکھوں سے اپنے استاد محترم کے لئے دعائے مغفرت کے ساتھ اپنی بات جاری رکھتے ہوئے طالبات جامعہ کو مرحوم کے خصائل حمیدہ سے روشناس فرمایا کہ ان کی زندگی ایک کھلی کتاب تھی۔ وہ ایک سادہ لوح، ملنسار اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ ساتھ ہی ہر دلعزیز استاد بہترین نباض، اور پر مغز خطیب تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی زبان میں بلا کی تاثیر رکھی تھی جو بات وہ کہنا یا سامع کو سمجھانا چاہتے تھے بڑی آسانی سے نہ صرف سمجھا دیتے بلکہ دل پر نقش کر دیتے تھے۔ اور پوری زندگی طالبانِ علم وادب کی تشنگی بجھاتے رہے۔ ان کے بارے میں جتنا کچھ کہا جائے کم ہے۔ اس موقع پر جامعہ کے خادم علیم الدین ندوی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مرحوم کے انتقال کی خبر نے کلیجہ چیر ڈالا میں اس ہستی کے بارے کیا لب کشائی کروں اور حقیقت میں میرے پاس وہ الفاظ ہی نہیں جو ان کے اوصاف حمیدہ کا احاطہ کر سکوں۔ آج وہ ہمارے بیچ نہیں رہے مگر ان کی شخصیت، علم وحلم اور شائستگی کی پیکر تھی جسے ہم کبھی فراموش نہیں کر سکے۔ ایسا نہیں کہ ان کی رحلت سے صرف ندوۃ العلماء یا خانوادہ حسنی سوگوار ہیں بلکہ پوری دنیائے علم وادب سوگوار ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت فرمائے۔ اس موقع پر جامعہ کی طالبات کے ساتھ معلمات بھی موجود تھیں آخر میں دعائے مغفرت کے ساتھ اس نشست کا اختتام ہوا۔

شہری علاقوں کے ساتھ دیہی علاقوں میں بھی سرمایہ کاری ہو رہی ہے

سوامیتو یوجنا پانچ سال پہلے شروع کیا گیا

لکھنؤ: 18 جنوری۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے آج سوامیتو ایوجنا کے تحت ملک کے 50 ہزار سے زیادہ گاؤں میں ورچوئل/ ڈیجیٹل میڈیم کے ذریعے 65 لاکھ پراپرٹی کارڈ تقسیم کیے اور اس اسکیم کے استفادہ کنندگان سے بات چیت کی۔ اس موقع پر اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ جی اپنی سرکاری رہائش گاہ سے عملی طور پر پروگرام میں شامل ہوئے۔ اس کے بعد وزیر اعلیٰ نے سوامیتو ایوجنا کے استفادہ کنندگان کو جسمانی طور پر دیہی رہائشی ریکارڈ (گھراونی) کے سرٹیفکیٹ فراہم کئے۔ قابل ذکر ہے کہ ریاست کی 501,29 گرام پنچایتوں کے 45 لاکھ 35 ہزار سے زیادہ گھرانے وزیر اعظم کے ذریعہ تقسیم کیے گئے پراپرٹی کارڈ میں شامل ہیں۔

وزیر اعظم نے کہا کہ سوامیتو یوجنا پانچ سال پہلے شروع کی گئی تھی تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ دیہی علاقوں میں رہنے والے لوگ اپنے پراپرٹی کارڈ حاصل کر سکیں۔ مختلف ریاستیں جائیداد کی ملکیت کے سرٹیفکیٹ کو مختلف ناموں سے پکارتی ہیں، جیسے گھرونی، ٹائٹل ریکارڈ، پراپرٹی کارڈ، ملکارجن پاترا اور رہائشی زمین کا لیز۔ سوامیتو یوجنا کے تحت اب دیہات میں رہنے والے تقریباً 2.25 کروڑ لوگوں کو اپنے مکانات کے لیے قانونی دستاویزات مل گئی ہیں۔ اکیسویں صدی میں بہت سے چیلنجز ہیں جن میں موسمیاتی تبدیلی، پانی کا بحران، صحت کا بحران اور وبائی امراض شامل ہیں۔ دنیا کو درپیش ایک اور بڑا چیلنج جائیداد کے حقوق اور جائیداد کے قانونی دستاویزات کی کمی ہے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ پہلے بھی گاؤں میں جائیداد سے متعلق اکثر جھگڑے ہوتے رہتے تھے۔ جس کی وجہ سے لوگوں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ بعض اوقات تو گھناؤنے جرائم بھی ہوتے ہیں۔ ان کے پاس زمین کی پیائش وغیرہ کے قانونی کاغذات نہیں تھے۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے ڈرون سروے کے ذریعے دیہاتوں کے کھلے اجلاس میں اتفاق رائے کی بنیاد پر دیہی رہائشی ریکارڈ گھراونی کی شکل میں تیار کیا جاتا ہے۔ آج وزیر اعظم نے انہیں پراپرٹی کارڈ کی شکل میں تقسیم کرنے کا عمل شروع کر دیا ہے۔ اب کوئی بھی شخص آپ کی زمین پر زبردستی قبضہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ زمین کا پورا ریکارڈ محکمہ ریونیو کو فراہم کر دیا گیا ہے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ڈرون سروے کے دوران کوئی ایک انچ زمین بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ نہیں لے جاسکتا۔ جس کے پاس جتنے گھر ہوں گے اتنی ہی زیادہ جائیداد اسے ملے گی۔ ریاست میں اب تک 01 کروڑ سے زیادہ پراپرٹی کارڈ تقسیم کیے جاچکے ہیں۔ بقیہ تقریباً 25000 پراپرٹی کارڈ سروے کے بعد جلد ہی لوگوں کو فراہم کر دیے جائیں گے۔ دیہی علاقوں میں آباد زمین پر رہنے والے لوگ آزادی کے بعد پہلی بار پراپرٹی کارڈ حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت ریونیو کے تنازعات کو مقررہ وقت کے اندر حل کرنے کے لیے پابند عہد ہے۔

پیائش، منتقلی اور زمین کے استعمال سے متعلق معاملات کو بروقت حل کر کے معاشرے کے نچلے حصے کے فرد کو انصاف فراہم کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے محکمہ محصولات کو سروے آف انڈیا کے ساتھ تال میل قائم کرنے اور بقیہ دیہاتوں میں ڈرون سروے کا کام مقررہ وقت میں مکمل کرنے کی ہدایت دی۔ ضرورت پڑنے پر ڈرون دیدی کی مدد لی جاسکتی ہے۔ سروے کا کام بروقت مکمل ہو جائے تو ریونیو کے بہت سے تنازعات حل ہو سکتے ہیں۔

یہ پراپرٹی کارڈ آپ کو امکانات کے حصول کے لیے نئے مواقع فراہم کرے گا اور آپ کی زندگی میں تبدیلیاں لانے میں کامیاب ہوگا۔ اونر شپ اسکیم کے تحت حاصل کردہ پراپرٹی کارڈ کی بنیاد پر بینک سے قرض حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اس

کے ذریعے آپ اپنے کاروبار کو آگے لے جاسکتے ہیں اور اپنی زندگی میں کچھ نیا کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ جس کام کے لیے آپ قرض لے رہے ہیں اس کے بارے میں آپ کے پاس درست معلومات ہونی چاہیے، تاکہ آپ بینک کا قرض وقت پر ادا کر سکیں۔ وقت پر قرض کی ادائیگی نہ کرنے سے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ریاست میں ترقی تیزی سے ہو رہی ہے۔ شہری علاقوں کے ساتھ ساتھ دیہی علاقوں میں بھی سرمایہ کاری ہو رہی ہے۔ دیہی علاقوں میں اچھے ادارے بن رہے ہیں۔ نئے ہندوستان کے نئے اتر پردیش میں، گرام پنچایتوں کو روزگار پیدا کرنے کا ذریعہ بنانے کے لیے، ہر گرام پنچایت میں ایک گرام سچیوالیہ کی تعمیر کا عمل تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔ ان کے ذریعے ہر گرام پنچایت میں 05 سے 7 لوگوں کو روزگار مل رہا ہے۔ متعلقہ گاؤں کا ایک پڑھا لکھا نوجوان گرام سچی والیا میں ملازمت کے ملازم یا کمپیوٹر آپریٹر کے طور پر کام کر رہا ہے۔ ان کا انتخاب میرٹ کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔ پہلے گاؤں کے لوگوں کو ذات، آمدنی اور رہائش کے سرٹیفکیٹ وغیرہ کے لیے تحصیل، بلاک اور ضلع ہیڈ کوارٹر جانا پڑتا تھا۔ گاؤں کے سیکرٹریٹ کے ذریعے، روزگار افسر گاؤں میں ہی یہ تمام سہولیات فراہم کر رہا ہے۔

گاؤں میں مالی لین دین کو آسان بنانے کے

ممبرا میں طالب میموریل اینڈ ایجوکیشنل سوسائٹی کے تحت شعری نشست

پونہ سے عبدالحمید ہنر، رفیق قاضی، اور تنویر احمد تنویر کی شرکت

ممبئی پریس ریلیز۔ لکھنؤ سے آئے ہوئے خوش فکر نوجوان شاعر معید رہبر لکھنوی کے اعزاز میں ایک شعری کا انعقاد ڈاکٹر سراج طالب کے دولت کدہ کوسہ ممبرا میں ہوا جس کی صدارت مزح نگار محمد علی علوی نے کی اور نظامت کے فرائض ڈاکٹر سراج طالب نے انجام دئے صاحب اعزاز معید رہبر لکھنوی نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ یہ اردو دوستی ہی ہے جو ہم لوگ اردو کی محبت میں یہاں جمع ہوئے ورنہ آج کل کس کو اتنی فرصت ہے جو اپنی زبان کے لئے وقت صرف کرے

پسندیدہ اشعار نذر قارئین ہیں۔

چند ہی دوست رہ گئے علوی
بچ رہا تھا منافقین سے میں

محمد علی علوی

ہم مسافر ہیں کہاں گھر کی طرف دیکھتے ہیں
ہر گھڑی میل کے پتھر کی طرف دیکھتے ہیں

معید رہبر لکھنوی

زعم ہے دریا کو اس کے تیز دھارے کم نہیں
ہمیں اسے بتلائیں گے بازو ہمارے کم نہیں

عبدالحمید ہنر، پونہ

کچھ اعتبار ہی نہیں امن و امان پر
جیتے ہیں ہم نہ جانے یہاں کس گمان پر

رفیق قاضی، پونہ

اس کے ہی دیدار کی خاطر آج بنا ہے حیلہ چاند
چاند کو دیکھا چاند کی ضو میں چاند سے تھا چمکیلا چاند

ڈاکٹر سراج طالب

چہرے پہ گرچہ انس و وفا کا لحاف تھا
پر دل میں اس کے میرے لئے انحراف تھا

تنویر احمد تنویر

عدل کے پرچم ہوگا صعیدی اقتدار
سرخرو ہونگے کبھی ہم دیکھنا کردار سے

ذوالفقار صعیدی

آخر میں میزبان ڈاکٹر سراج طالب نے سبھی کا شکریہ ادا کیا۔

مرادآباد کے ایکسپورٹر کے خلاف راجستھان کے کاروباری نے درج کرایا مقدمہ

مرادآباد: 18 جنوری (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع مرادآباد کے ایک ایکسپورٹر نے اس کے دو بیٹوں اور بہو سمیت چار کے خلاف دو کروڑ بیس لاکھ روپئے کی رقم ہڑپنے کے الزام میں راجستھان کے ایک کاروباری نے رپورٹ درج کرائی ہے۔ پولیس معاملے کی تحقیق کر رہی ہے۔ ایس پی (شہر) کمار رنوجے سنگھ نے ہفتہ کو بتایا کہ راجستھان میں بیکانیر کے کاروباری روشن لال چاولا کے ذریعہ تھانہ گلشہید میں 20 دسمبر 24 کو ایک تحریر دی گئی تھی۔ تحریر میں گل شہید چوراہا باشندہ شاہ عالم خان، بیٹے زبیر عالم وزید عالم اور بہو زینت عالم بیوی زبیر عالم پر کاروباری لین دین میں دھوکہ دھڑی کر دو کروڑ 20 لاکھ روپئے ہڑپنے کا الزام لگایا تھا۔ تحریر کی بنیاد پر تھانہ پولیس کے ذریعہ اسی دن رپورٹ درج کر لی گئی تھی۔ پولیس ذرائع نے آگے بتایا کہ راجستھان کے بیکانیر باشندہ روشن لال چاولہ کی اتر پردیش کے سنت روی داس نگر بھدوہی میں ایل ایم ایکسپورٹ کے نام سے کارپیٹ دھاگے کی فیکٹری ہے۔ بھدوہی میں جنید انصاری نامی شخص کے ذریعہ سے روشن لال چاولہ کی مرادآباد باشندہ شاہ عالم سے جان پہنچان امریکہ میں ایکسپورٹ کمپنی کے مالک کے طور پر کرائی گئی تھی۔ روشن لال کا الزام ہے کہ سال 2011 سے 2018 تک شاہ عالم کے ساتھ کاروبار کیا گیا۔ الزام ہے کہ اس دوران شاہ عالم پر دو کروڑ 20 لاکھ روپئے کی دینداری ہو گئی۔ بقایہ رقم مانگنے پر شاہ عالم پہلے تو ٹال مٹول کرتا رہے۔ کچھ دن بعد فرم میں گھاٹا بتا کر بقایہ جات کی ادائیگی کرنے سے انکار کر دیا۔ روشن لال نے سینئر ایس پی کو اس بابت ایک شکایتی عرضی دی تھی۔

زمین کے لالچ میں پانچ سالہ معصوم بچی کا قتل، چچا اور چاچی نے رچی سازش

امروہہ: 18 جنوری (پی این ایس) زمین کی لالچ میں چچا اور چچی نے پانچ سالہ معصوم بچی (خوشبو) کا گلا دبا کر قتل کر دیا۔ قتل کو حادثہ کا روپ دینے کے لیے اسے چھت سے نیچے پھینک دیا گیا۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ میں معصوم بچے کو گلا دبا کر قتل کرنے کی تصدیق ہوئی ہے۔ ماں کی شکایت پر پولیس نے چچا اور چچی کے خلاف مقدمہ درج کر کے انہیں جیل بھیج دیا ہے۔ یہ واردات علاقے کے پتھر کٹی گاؤں میں پیش آئی۔ جسپال سنگھ اور اس کے بھائی لوکیش سینی کا خاندان شہر سے ملحق گاؤں پتھر کٹی میں رہتا ہے۔ جسپال کی شادی اتراکھنڈ کے المونڑہ کی رہنے والی منیشا سے ہوئی تھی۔ ان کی ایک پانچ سال کی بیٹی خوشبو تھی۔ بھائی لوکیش کی شادی رجیا سے ہوئی تھی۔ اس کے تین بچے ہیں۔ منیشا تقریباً سات ماہ قبل اچانک لاپتہ ہو گئی تھیں۔ منیشا کے لاپتہ ہونے کے ایک ماہ بعد جسپال بھی کہیں چلا گیا۔ اس کی گمشدگی کی رپورٹ پولیس اسٹیشن میں درج ہے۔ جبکہ پانچ سالہ خوشبو اکیلی رہ گئی۔ اس کے بعد خوشبو اپنے چچا اور چچی کے ساتھ رہنے لگی۔ نوگنوا روڈ پر جسپال کے نام پر 200 گز کا پلاٹ ہے۔ جمعہ کی دوپہر کو یہ بات سامنے آئی کہ خوشبو چھت سے گر کر جاں بحق ہو گئی۔ دوسری جانب گاؤں والوں نے تھانے پہنچ کر خوشبو کی موت پر سوالات اٹھائے اور اس کے پوسٹ مارٹم کی درخواست کی۔ پولیس نے معاملے کو مشکوک سمجھتے ہوئے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ ڈاکٹروں کے ایک پینل نے جمعہ کی رات خوشبو کا پوسٹ مارٹم کیا۔ انسپکٹر انچارج منوج کمار نے بتایا کہ پوسٹ مارٹم رپورٹ میں اس بات کی تصدیق ہوئی ہے کہ خوشبو کی موت گلا دبانے سے ہوئی ہے۔ پی ایم رپورٹ کی اطلاع ملتے ہی پولیس نے گھر میں موجود لوکیش اور اس کی بیوی رجیا کو حراست میں لے لیا۔ اسی دوران خوشبو کی موت کی اطلاع ملتے ہی اس کی والدہ منیشا تھانے پہنچ گئیں۔ اس نے اپنے بہنوئی لوکیش اور بہنوئی رجیا پر زمین ہتھیانے کے لالچ میں اپنی بیٹی کے قتل کا الزام لگاتے ہوئے شکایت درج کرائی۔ سی او شوبھا بھاسکر نے کہا کہ منیشا کی شکایت کی بنیاد پر لوکیش اور رضیہ کے خلاف قتل کا مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

گورکھپور ترکمان پور قبرستان: 20 سال قبل غیر قانونی طریقے سے بنی تھیں 22 دکانیں، اب چلے گا بلڈوزر

گورکھپور: 18 جنوری (پی این ایس) ترکمان پور میں واقع قبرستان اور آس پاس کی زمین پر بنی 22 دکانوں کو مسمار کرنے کے لیے جلد ہی بلڈوزر استعمال کیے جائیں گے۔ میونسپل کارپوریشن نے ان دکانوں کو ایک ہفتے کے اندر خالی کرنے کا نوٹس جاری کیا ہے۔ اس کے بعد کارپوریشن ان دکانوں کو گرا کر نئی دکانیں تعمیر کرے گی۔ ساتھ ہی دکانداروں کا کہنا ہے کہ انہیں کوئی نوٹس نہیں ملا۔ میونسپل کارپوریشن انتظامیہ کا دعویٰ ہے کہ جس زمین پر دکانیں بنائی گئی ہیں وہ میونسپل بورڈ کے نام ریونیو ریکارڈ میں درج ہے۔ کارپوریشن کا کہنا ہے کہ ترکمان پور قبرستان چلانے والی کمیٹی نے قبرستان کے قریب واقع اکاؤنٹ نمبر 202 کے گاٹا نمبر 833 اور گاٹا نمبر 834 کے بالترتیب 229.0 اور 263.0 ہیکٹر زمین کے شمالی حصے پر غیر قانونی طور پر دکانیں تعمیر کر رکھی ہیں۔ یہ دکانیں تقریباً 20 سال قبل تعمیر کی گئی تھیں۔ جانچ کرنے پر یہ زمین میونسپل بورڈ کے نام پر پائی گئی۔ ایسی صورتحال میں متعلقہ دکانداروں کو نوٹس دے کر سات دن کے اندر دکان خالی کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اس دوران اگر کوئی اپنا فریق یا ثبوت پیش کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔ اس کے بعد ان دکانوں کو گرا دیا جائے گا۔ قبرستان کا انتظام کرنے والی کمیٹی کے متولی حفیظ بدرالدین نے کہا کہ کارپوریشن کے کچھ لوگ دکانیں خالی کرنے کے اعلانات کر رہے تھے لیکن انہوں نے کوئی تحریری حکم نہیں دیا۔ اسے زمین سے متعلق کاغذات بھی دکھائے گئے ہیں پھر بھی وہ ماننے کو تیار نہیں۔ اسی دوران کارپوریشن نے جن دکانوں کو گرانے کے نوٹس جاری کیے ہیں ان میں سے ایک کے آپریٹر شاداب کا کہنا ہے کہ بغیر کسی نوٹس کے صرف یہ اعلان کیا جا رہا ہے کہ دکان کو گرا دیا جائے گا۔ یہ غلط ہے۔ ایک اور دکاندار کیفی نے کہا کہ ہم یہاں غیر قانونی طور پر نہیں رہ رہے لیکن کارپوریشن کا کوئی بھی ہماری بات سننے کو تیار نہیں۔

مسلمان کب بیدار ہوں گے؟

معصوم مرادآبادی

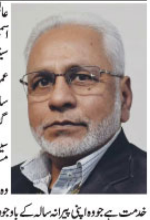

عالم بدیع اعظمی یوپی اسمبلی کے سب سے سینئر ممبر ہیں۔ ان کی عمر اس وقت تقریباً 89 سال ہے۔ اعظم گڑھ کی نظام آباد سیٹ سے ان کی مسلسل کامیابی کا راز وہ بے لوث عوامی خدمت ہے جو وہ اپنی پیرانہ سالی کے باوجود انجام دیتے ہیں۔ ان کی سیاسی پرورش مسلم مجلس کے بانی قائد ملت ڈاکٹر عبدالجلیل فریدی مرحوم کی سرپرستی میں ہوئی ہے۔ وہ مسلم مجلس کے بانیوں میں آخری آدمی ہیں، جو اس وقت بقید حیات ہیں۔ ڈاکٹر عبدالجلیل فریدی نے مسلمانوں کے سیاسی امپاورمنٹ کے لیے جو کام اترپردیش میں کیا تھا، اس کی مثال آزادی کے بعد کہیں نہیں ملتی۔ ان کے انتقال کے بعد یہ تحریک بھی آہستہ آہستہ دم توڑ گئی اور اب محض اس کا سائن بورڈ باقی رہ گیا ہے۔ عالم بدیع اعظمی کا معمول یہ ہے کہ وہ تقریباً روزانہ مجھے فون کرکے مسلم مسائل پر تبادلہ خیال کرتے ہیں۔ ان کی گفتگو میں مسلمانوں کے تعلق سے جو درد وکرب مجھے محسوس ہوتا ہے، وہ میں نے بہت کم مسلم قائدین میں دیکھا ہے۔ ان کی یادداشت قابل رشک ہے اور آزادی سے لے کر آج تک کی ساری باتیں انھیں یاد ہیں، تاہم ان کی سماعت کچھ کمزور ہوگئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی گفتگو کے جواب میں جو کچھ میں کہتا ہوں، وہ انھیں سنائی نہیں دیتا۔ یہ میری قوت گویائی کا بھی قصور ہوسکتا ہے۔

بہرحال آج مجھے کچھ ایسے مسائل پر گفتگو کرنی ہے جو آپ کے لیے پریشان کن ہوسکتے ہیں۔ عالم بدیع اعظمی کا کہنا ہے کہ صرف حالات کا ماتم کرنے سے کچھ نہیں ہوگا، کچھ احتساب تو مسلمانوں کو بھی اپنا کرنا چاہئے۔ وہ امت واحدہ اور امت صالحہ کب بنیں گے۔ ہر طرف بگاڑ ہی بگاڑ ہے۔ آج کی یہ تحریر دراصل عالم بدیع اعظمی کے کرب کی ترجمانی کرنے اور اس درد میں خود کو شامل کرنے کے لیے قلم بند کررہا ہوں۔ کاش عام مسلمان بھی اس پر کان دھر سکیں۔ یہ باتیں ایک ایسے دور میں لکھی جارہی ہیں جب مسلمانوں کو سیاسی، سماجی، معاشی اور تعلیمی زندگی میں حاشیہ پر پہنچادیا گیا ہے۔ ان کی بات کہیں نہیں سنی جارہی ہے۔ اس پر ستم یہ ہے کہ انھیں نظم ونسق کے نام پر جکڑ دیا گیا ہے۔ مسلمانوں کے خلاف روز روز کی سازشوں نے ان کی قوت عمل کو جامد کردیا ہے۔ میں نہ تو کوئی ناصح ہوں اور نہ ہی میری تحریر میں وہ بات ہے جو قارئین کے دلوں میں اتر سکے۔ پھر بھی میں آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں اور یہ بیان تحریروں سے جدا ہے جواب تک میں لکھتا رہا ہوں۔

جید صحافی جمیل مہدی مرحوم نے اسی موضوع پر اپنے روزنامہ "عزائم" میں ایک مسلسل اداریہ لکھا تھا۔ بعد کو وہ "مسلمان کیا کریں؟" کے عنوان سے ایک کتابچہ کی صورت میں شائع بھی ہوا تھا۔ جمیل مہدی مرحوم اس ملت کے غم گسار تھے اور ان کی تحریر میں بڑی کاٹ تھی۔ میں ایک قلم گھسیٹ صحافی ہوں، مگر میں نے پچھلی چار دہائیوں کی اپنی صحافتی زندگی کے دوران مسلمانوں کا بہت قریب سے مشاہدہ کیا ہے۔ حالانکہ جمیل مہدی مرحوم کے مقابلے میں میرا مشاہدہ صفر بھی نہیں ہے۔ مگر میں نے اپنی ان گناہ گار آنکھوں سے ان چالیس برسوں میں جو کچھ دیکھا اور محسوس کیا ہے، اسے من وعن بیان کرتا ہوں۔ اپنی تحریروں کو ابہام سے دور رکھنے کی بھی ہر ممکن کوشش کرتا ہوں تاکہ اپنے قاری سے بلا تکلف مکالمہ کرسکوں۔ میں نے کبھی میز پر بیٹھ کر صحافت نہیں کی، ہمیشہ میدان میں رہ کر رپورٹنگ کرتا رہا اور یہی میری اصل شناخت بھی ہے۔ آج بھی مجھے ایڈیٹر سے زیادہ رپورٹر کہلوانا پسند ہے۔ میں نے اپنی صحافتی زندگی کا آغاز ایک معمولی رپورٹر کے طور پر ہی کیا تھا۔ یہ کام میں آج بھی کرتا ہوں۔ حالانکہ بڑھتی عمر کے ساتھ میرے قویٰ اب مضمحل ہیں، لیکن جہاں کہیں جاتا ہوں میرے اندر بیٹھا ہوا رپورٹر مجھے مہمیز دیتا ہے۔ میری بیشتر تحریریں سوشل میڈیا کے ذریعہ قارئین تک پہنچتی ہیں۔ اخبار کے مقابلے میں یہ طریقہ مجھے زیادہ آسان لگتا ہے۔ یوں بھی لوگ اب اخبارات کے مقابلے سوشل میڈیا سے زیادہ استفادہ کرتے ہیں۔ سوشل میڈیا پر لکھنے کا بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس میں ردعمل فوری طور پر مل جاتا ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ اخبارات کے قارئین مراسلات لکھ کر اپنا ردعمل ظاہر کرتے تھے، لیکن اب یہ سلسلہ بھی ختم ہوگیا ہے۔ روزنامہ 'قومی آواز' تو اپنے مراسلات کی وجہ سے ہی بہت مقبول تھا۔

میں نے اپنی بات عالم بدیع اعظمی سے شروع کی تھی۔ ان کا سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ یہ مسلمان امت واحدہ اور امت صالحہ کب بنیں گے۔ میرے پاس اس سوال کا کوئی سیدھا جواب نہیں ہے، کیونکہ جب میں اپنے اردگرد نظر دوڑاتا ہوں تو مجھے مسلمانوں میں کوئی حرارت محسوس نہیں ہوتی۔ وہ حالات کا ماتم تو کرتے ہیں، لیکن حالات کے جبر سے نکلنے کی کوئی راہ نہیں ڈھونڈتے اور اپنا زیادہ تر وقت فروعی کاموں اور کھانے پینے میں گزارتے ہیں۔

مسلم محلوں میں جائیے تو محسوس ہوگا کہ کھانا پینا ہی زندگی کا اصل مقصد ہے۔ کچھ لوگ تو مسلسل کھاتے ہی رہتے ہیں۔ کیا واقعی ہمیں کھانے پینے کے لیے ہی پیدا کیا گیا ہے۔ کیا یہ ضروری نہیں ہے کہ ہم اپنی سیاسی، سماجی، معاشی اور تعلیمی پسماندگی کا کوئی حل ڈھونڈیں؟ جی ہاں سب سے ضروری یہی کام ہے، مگر ہم اس سے پوری طرح غافل ہیں۔ سرمایہ دار اور خوشحال مسلمان اپنی دولت نمود ونمائش پر خرچ کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں، جبکہ یہ دولت کا سب سے بے جا استعمال ہے۔ آج کل شادیوں میں لاکھوں نہیں کروڑوں خرچ ہورہے ہیں۔ اور ان کی باقاعدہ نمائش بھی کی جارہی ہے۔ پچھلے دنوں اترپردیش کے غازی آباد شہر میں ایک مسلمان نے اپنے بیٹے کی شادی پر دس کروڑ روپے خرچ کئے تھے۔ اتنے میں تو ایک بہترین کالج بن سکتا تھا، جس سے قوم کے نونہالوں کا مستقبل سدھر سکتا تھا۔ یہ صورتحال شمالی ہندوستان میں سنگین شکل اختیار کرتی جارہی ہے۔ سبھی جانتے ہیں کہ مسلمان تعلیمی، سماجی، سیاسی اور معاشی طور پر ایک پسماندہ قوم ہیں۔ البتہ جنوبی ہند میں صورتحال مختلف ہے اور وہاں مسلمانوں نے اپنے تعلیمی ادارے اور اسپتال قائم کئے ہیں۔

اترپردیش میں کم ازکم دو شہر ایسے ہیں جہاں مسلمان سب سے زیادہ امیر اور متمول ہیں۔ ان میں پہلا شہر بھدوہی ہے جو اپنی قالین صنعت کے لیے مشہور ہے۔ دوسرا میرا وطن مرادآباد ہے، جہاں ظروف سازی کے کاروبار میں مسلمانوں نے ہوشربا ترقی کی ہے۔ میرے بچپن میں جو شہر غریبوں اور مزدوروں کا شہر کہلاتا تھا، وہ اب امیر ایکسپورٹروں کا شہر بن گیا ہے۔ غربت آج بھی ہے، مگر خوشحالی بھی خوب ہے، لیکن اس دولت کا مصرف کیا ہے۔ ایک مسلمان ایکسپورٹر نے ایک ہیلی کاپٹر خریدا۔ کسی نے اس سے پوچھا کہ اس کا مصرف کیا ہے تو اس نے کہا "بیوی کو اس میں بٹھا کر اڑاتا ہوں تو وہ خوش ہوتی ہے۔" ایک بڑے مسلمان ایکسپورٹر نے اپنے نام سے ایک قلعہ بنوایا ہے۔ مرادآباد شہر کا یہ ایک رخ ہے۔ ظاہر ہے سرمایہ داروں کی تعداد سیکڑوں میں ہے، لیکن ان مزدوروں کی تعداد لاکھوں میں ہے جو برتن صنعت سے وابستہ ہیں۔ برتن ڈھالنے والی خطرناک بھٹیوں میں کام کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اترپردیش میں ٹی بی کے مریضوں کی تعداد کانپور کے بعد سب سے زیادہ مرادآباد ہی میں ہے۔ یہاں اسپتالوں اور اچھے اسکولوں کی بے حد کمی ہے۔ کچھ مسلمانوں نے اس طرف توجہ بھی کی ہے، لیکن یہ آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ مرادآباد میں تعلیم اور طبی سہولتوں کا فقدان ہے اور اس کی سب سے زیادہ ضرورت مسلمانوں کو ہے، لیکن ان دونوں پہلوؤں کی طرف مسلمانوں کی توجہ سب سے کم ہے۔ یہ موضوع کیونکہ تفصیل طلب ہے، اس لیے اپنی بات یہیں ختم کرتا ہوں۔ اگلے ہفتہ اس کا دوسرا حصہ آپ کی خدمت میں پیش کروں گا۔

☆☆☆

masoom.moradabadi@gmail.com

جامع مسجد کے قریب بن رہی ستیہ ورت پولیس چوکی: نیا ایودھیا بننے کی راہ پر سنبھل؟

سنبھل کی شاہی جامع مسجد سے ملحقہ زمین خالی ہوا کرتی تھی۔ تشدد کے بعد انتظامیہ نے اسے اپنے قبضے میں لے لیا اور یہاں ستیہ ورت پولیس چوکی کی تعمیر شروع کردی۔ پولیس کا کہنا ہے کہ یہ نام سنبھل کی 'مذہبی اور تاریخی اہمیت' کو ظاہر کرتا ہے

شروتی شرما

سنبھل: ہر بار اسلامی عمارت کا نام تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ موجودہ عمارت کے قریب پولیس بیریکیڈ لگا کر اور اس سے ملحقہ زمین کو ہتھیا کر اور اس پر ہندو نام کے ساتھ نئی عمارت تعمیر کردینے سے بھی مقصد پورا ہوجاتا ہے۔ سنبھل میں ٹھیک یہی ہوا ہے۔ سنبھل میں دو ماہ قبل ہوئے تشدد اور شہر کی جامع مسجد کو لے کر تنازعہ پیدا کرنے کے بعد، اب اس مسجد سے ملحقہ زمین میں ایک پولیس چوکی تیزی سے بنائی جارہی ہے 'ستیہ ورت پولیس چوکی'۔ ایک پولیس افسر نے کہا کہ یہ نام سنبھل کی 'مذہبی اور تاریخی اہمیت' کو ظاہر کرتا ہے اور 'سنبھل کے تاریخی اور ثقافتی ورثے کی عکاسی کرتا ہے۔' پولیس چوکی کی تعمیر کے لیے 28 دسمبر کو بھومی پوجن کیا گیا اور صرف پندرہ دنوں کے اندر باٹل پام کے اونچے درخت آگئے۔

گزشتہ 28 نومبر کو جب دی وائر کی ٹیم سنبھل گئی تھی تو یہ جگہ خالی پڑی تھی، لیکن آج وہاں تیزی سے بننے والی پولیس چوکی نظر آرہی ہے۔ ایک سینئر پولیس افسر نے بتایا کہ یہ چوکی 24 نومبر کو ہوئے تشدد کے پیش نظر حفاظتی انتظامات کو مضبوط کرنے کے لیے بنائی جارہی ہے۔ اس زمین کے مالکانہ حقوق کے حوالے سے تنازعہ ہے۔ کچھ لوگ اسے وقف بورڈ کی زمین بتارہے ہیں، جبکہ پولیس اسے سرکاری زمین بتاتی ہے۔ نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر سنبھل کے ایک وکیل نے دی وائر کو بتایا، 'یہ زمین مولانا خالد کے آباؤ اجداد نے وقف الاولاد (وقف بورڈ) کو دی تھی۔' انہوں نے اس سے متعلق دستاویزات بھی دکھائے۔ نوے سالہ مولانا خالد مقامی رہائشی ہیں۔ کسی زمانے میں یہ ان کی زمین ہوا کرتی تھی۔ سنبھل ضلع انتظامیہ ان دعووں کی تردید کرتی ہے اور اس زمین کو وقف بورڈ کی ملکیت ہونے کا دعویٰ کرنے والے دستاویزات کو 'فرضی' قرار دیتی ہے۔ سنبھل میونسپل کونسل نے بھی اس معاملے میں ایک نامعلوم شخص کے خلاف ایف آئی آر درج کی ہے۔ ضلع مجسٹریٹ راجیندر پنسیا نے کہا تھا کہ 'نقلی وقف کاغذات مشتہر کرنے کے لیے ایک نامعلوم شخص کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔'

بتایا جارہا ہے کہ شاہی جامع مسجد کے وکیل محمد یعقوب نے مبینہ طور پر متعلقہ دستاویز سنبھل انتظامیہ کو سونپے تھے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ راجیندر پنسیا کے مطابق، دستاویز کی جانچ کے لیے تین رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی تھی اور تحقیقات کے دوران وہ جعلی پائے گئے۔ ڈی ایم نے کہا کہ جس زمین پر پولیس چوکی بن رہی ہے وہ سرکاری زمین ہے۔ اسی دوران ایک نیا حلف نامہ بھی آگیا ہے۔ 6 جنوری 2025 کو بنے اس حلف نامہ میں مولانا خالد حلف اٹھا رہے ہیں کہ اب ان کا یا ان کے خاندان کا اس زمین سے کوئی تعلق نہیں ہے اور مستقبل میں وہ یا ان کا خاندان اس زمین پر دعویٰ نہیں کرے گا۔ حلف نامے میں کہا گیا ہے، 'جس جگہ پر پولیس چوکی بن رہی ہے، بہت پہلے اس جگہ کی دیکھ بھال حلف اٹھانے والا اپنے باپ دادا کی ہدایت کے مطابق کرتا تھا۔ لیکن جیسے ہی اسے معلوم ہوا کہ یہ سرکاری زمین ہے، اس نے زمین کی دیکھ بھال کرنا چھوڑ دی۔'

'مولانا خالد نے پولیس کے ڈر سے یہ حلف نامہ بنوایا ہے۔ پولیس نے دھمکی دی تھی کہ اگر انہوں نے ایسا نہیں کیا تو ان کے گھر والوں کو سنبھل تشدد میں پھنسا کر گرفتار کرلیا جائے گا،' وکیل کہتے ہیں۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ پولیس چوکی لوگوں کے ذہنوں میں خوف پیدا کرنے کے لیے بنائی جارہی ہے۔ 'پچھلے چھ ماہ سے یہ سنبھل کے پیچھے لگے ہوئے تھے...... وہ سنبھل کو نیا ایودھیا بنانا چاہتے ہیں، جامع مسجد کے علاقے کو پولیس چھاؤنی میں تبدیل کرکے دہشت پھیلانا چاہتے ہیں،' سنبھل کے ایک تاجر نے دی وائر سے کہا۔

خوف کے سایے میں زندگی

سنبھل میں تشدد کو دو ماہ ہوچکے ہیں۔ پچھلے دو مہینوں میں وہاں کیا تبدیلی آئی؟ کیا حالات معمول پر آگئے ہیں یا لوگ اب بھی خوف کے سایے میں زندگی گزار رہے ہیں؟ جو لوگ ابھی بھی گرفتار ہیں، ان کے اہل خانہ کیسے زندگی بسر کررہے ہیں؟ تشدد کے چار دن بعد جب دی وائر ٹیم نے پہلی بار ضلع کا دورہ کیا تھا تو سڑکیں سنسان تھیں اور کئی دکانیں بند تھیں۔ آج دکانوں اور گلیوں میں رونق لوٹ آئی ہے۔ لیکن پورے شہر میں پولیس کی موجودگی اور لوگوں کے خوف کو دیکھ کر لگتا ہے کہ حالات معمول پر نہیں ہیں۔ تشدد میں ہلاک ہونے والوں کے اہل خانہ کے زخم تازہ ہیں اور گرفتار لڑکوں کی مائیں ان کی راہ دیکھ رہی ہیں۔ پولیس کے خوف سے نوجوان غروب آفتاب کے بعد گھروں سے نہیں نکلتے۔ سنبھل کوتوالی علاقے کے تحت آنے والے تقریباً تمام گھروں کے نوجوانوں سے پولیس باقاعدگی سے پوچھ تاچھ کررہی ہے۔ ہر شام پولیس فلیگ مارچ کرتی ہے۔ اور مسجد سے کچھ دور ایک بے بس ماں اپنے نابالغ بیٹے کی واپسی کی راہ دیکھ رہی ہے۔ شبنم کا 15 سالہ بیٹا سنبھل تشدد کے ایک دن بعد 25 نومبر سے پولیس کی حراست میں ہے۔ 'میں نے اپنی بیٹی کی شادی ٹال دی ہے۔ میں اپنے بیٹے کی رہائی کا انتظار کررہی ہوں...... میں شادی کب تک ٹال پاؤں گی، کہیں لڑکی کا رشتہ نہ ٹوٹ جائے،' فکرمند شبنم دی وائر سے کہتی ہیں۔

لوگوں کا خوف بے بنیاد نہیں ہے۔ حال ہی میں، ایک میڈیا چینل سے بات چیت کے دوران اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا تھا کہ 'کسی کو بھی کسی متنازعہ ڈھانچے کو مسجد نہیں بولنا چاہیے۔' سنبھل مسجد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا تھا کہ 'آئین اکبری کہتا ہے کہ یہ مسجد نما ڈھانچہ ہری ہر مندر کو گرا کر بنایا گیا تھا، اس لیے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنی غلطی کو ٹھیک کریں اور غیر ضروری تنازعہ پیدا کیے بغیر اسے ہندوؤں کو باعزت طریقے سے سونپ دیں۔'

متاثرین کا درد

گزشتہ 19 نومبر کو مسجد کے سروے کا عمل نسبتاً پرامن طریقے سے مکمل ہوگیا تھا، لیکن جب 24 تاریخ کی صبح ٹیم دوبارہ سروے کے لیے وہاں پہنچی تو اس دوران وہاں شدید تشدد کا مشاہدہ کیا گیا، جس میں 5 افراد مارے گئے۔ پولیس کے مطابق تشدد میں 20 کے قریب پولیس اہلکار زخمی ہوئے۔ سنبھل تشدد میں مارے گئے اپنے بیٹے نعیم کو یاد کرتے ہوئے ان کی والدہ ادریس کہتی ہیں: 'میرے شوہر کا 29 سال قبل انتقال ہوا تھا، میں نے اپنے بچے کو بڑی مشکل سے پالا تھا۔' اپنے بچے کو یاد کرتے ہوئے ان کی آنکھیں نم ہوجاتی ہیں اور زبان لڑکھڑانے لگتی ہے۔ پچپن سالہ ادریس بتاتی ہیں کہ نعیم اس دن گھر سے اپنی مٹھائی کی دکان کے لیے سامان لانے نکلے تھے، لیکن واپس نہیں لوٹے۔ 'اس کا چھوٹا بچہ (4 سال) اسے ہر روز یاد کرتا ہے، اسے یہ بھی نہیں معلوم کہ اس کا باپ کہاں چلا گیا ہے،' وہ کہتی ہیں۔ نعیم کے چار بچے ہیں، سب سے بڑے بچے کی عمر 10 سال اور سب سے چھوٹے کی عمر 4 سال ہے۔

سترہ سالہ کیف پلاسٹک کا کام کرتے تھے۔ 'وہ گھر سے بازار نکلے تھے۔ پھر مجھے اپنے چچا کا فون آیا، جنہوں نے بتایا کہ انہیں جامع مسجد کے قریب ہنگامے میں گولی لگ گئی ہے،' کیف کے بڑے بھائی نے بتایا۔ کیف چار بھائی تھے۔ دو چھوٹے بھائی اسکول جاتے ہیں۔ 'ہمارے والد بیمار رہے، ان کی بیماری کے بعد سے ہم دونوں بھائی گھر چلاتے تھے،' وہ کہتے ہیں۔ جائے وقوعہ سے چار کلومیٹر دور حیات نگر کے رہائشی نعمان (45) سائیکل پر کپڑے بیچتے تھے۔ وہ اپنے کاروبار کے لیے مسجد کی طرف گئے تھے جہاں وہ تشدد کا نشانہ بن گئے۔ ان کے بعد ان کے بڑے بیٹے عدنان پر خاندان کو چلانے کی ذمہ داری ہے، بی کام کررہے عدنان نے پڑھائی چھوڑ دی ہے۔ سماج وادی پارٹی نے تمام مرنے والوں کے لواحقین کو 5 لاکھ روپے دیے ہیں۔ جمعیۃ علماء ہند اور دیگر اداروں کی طرف سے بھی مالی امداد فراہم کی گئی ہے۔ سنبھل تشدد سے متعلق معاملات میں اب تک چھ ایف آئی آر اور 54 گرفتاریاں کی گئی ہیں۔ پولیس روزانہ پوچھ گچھ کررہی ہے۔ لوگوں کا الزام ہے کہ پولیس پوچھ گچھ کے لیے لے جانے والوں کو بغیر پیسے لیے رہا نہیں کرتی۔ 'کوئی ہزار، کوئی دو ہزار، کوئی پانچ یا دس ہزار۔ اس کے بعد انہیں جانے دیتی ہے۔'

سال 1978 کے فسادات کی نئی تحقیقات

گزشتہ 17 دسمبر کو مقامی ایم ایل سی شری چند شرما نے حکومت کو ایک خط لکھ کر 1978 کے فسادات کی تحقیقات کا مطالبہ کیا تھا، جس پر یوپی حکومت نے نئی تحقیقات کا حکم دیا ہے۔ سنبھل میں 1978 کے فسادات میں مبینہ طور پر 184 لوگ مارے گئے تھے۔ 2010 میں ملزمان کو عدالت نے شواہد کے فقدان میں بری کردیا تھا۔ سنبھل ڈسٹرکٹ کورٹ کے ایک وکیل کا کہنا ہے کہ 'حکومت کے اس نئے حکم کے بعد ہی بہت سے لوگوں کو 1978 کے فسادات کے بارے میں جانکاری ملی ہے۔ یہاں کے لوگوں کے ذہنوں سے وہ دنگے مٹ چکے ہیں۔ ان پرانی فائلوں کو کھول کر یوگی حکومت پرانے زخموں کو کریدنا چاہتی ہے۔' مقامی رہائشی مطیع الرحمان کا کہنا ہے کہ 'گنگا جمنا ثقافت کی مثال ہے سنبھل، ماضی میں تین فسادات (1976، 1978 اور 1992 میں ہوئے تھے) کے باوجود ہندو اور مسلمان یہاں آپس میں مل کر رہتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ تجارت کرتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے پروگراموں میں شرکت کرتے ہیں۔ 'تین دنگوں کو جھیل چکا یہ شہر ایک بار پھر جھلس رہا ہے اور انتظامیہ اس آگ کو ہوا دینے کی پوری کوشش کرتی نظر آرہی ہے۔'

انتہاپسندوں کی طرف سے قرآنی آیات کی غلط تشریح: مسئلہ اور حل

پروفیسر بندینی کماری

سال نو کے موقع پر امریکا کے شہر نیو اورلینز میں ایک افسوسناک واقعہ پیش آیا جسے دہشت گردانہ حملہ قرار دیا جارہا ہے۔ یکم جنوری 2025 کی صبح، بوربن اسٹریٹ پر ایک شخص نے تیز رفتار ٹرک ایک ہجوم پر چڑھا دیا، جس میں کم ازکم 15 افراد ہلاک اور 35 سے زائد زخمی ہوئے۔ حملہ آور کی شناخت 42 سالہ شمس الدین جبار کے نام سے ہوئی جو ٹیکساس کا رہنے والا سابق فوجی آدمی تھا۔ اس کی گاڑی سے ISIS کا جھنڈا اور دھماکہ خیز مواد ملا ہے جس سے اس کے دولت اسلامیہ کے ساتھ روابط کا شبہ ظاہر کیا جارہا ہے۔ نیو اورلینز میں نئے سال کے موقع پر ہونے والے دہشت گردانہ حملے کا مرکزی ملزم شمس الدین جبار اسلامک اسٹیٹ (ISIS) کا کٹر حامی تھا۔ اس کے پس منظر اور سرگرمیوں کی تحقیقات سے معلوم ہوا کہ وہ بنیاد پرست اسلامی ادب اور نظریات سے متاثر تھا جبار نے حملے سے پہلے کئی آڈیو ریکارڈنگ پوسٹ کیں جن میں اس نے موسیقی، منشیات اور شراب کی مذمت کی تھی۔ ان ریکارڈنگ میں بنیاد پرست نظریات کی علامات ظاہر ہوئیں FBI کی تحقیقات سے پتہ چلا کہ جبار ISIS کے آن لائن پروپیگنڈے سے متاثر تھا اور اس نے حملے سے پہلے ISIS سے وفاداری کا عہد کیا تھا۔ اس کی گاڑی سے داعش کا جھنڈا بھی برآمد ہوا ہے۔

اسلامک اسٹیٹ آف عراق اینڈ سیریا (ISIS) ایک بنیاد پرست دہشت گرد تنظیم ہے جو اسلام کی مسخ شدہ تشریح کے ذریعے اپنے پرتشدد ایجنڈے پر عمل پیرا ہے۔ اس کا مقصد ایک "خلافت" کا قیام ہے، لیکن اس کے اعمال اور نظریہ مرکزی دھارے کے اسلام کے اصولوں سے یکسر مختلف اور متنازعہ ہیں۔ داعش جیسی تنظیمیں اسلامی تعلیمات کو مسخ کرتی ہیں۔ وہ سیاق وسباق سے ہٹ کر قرآن اور حدیث (پیغمبر اسلام کے اقوال) کو استعمال کرتے ہیں اور انہیں تشدد کا جواز پیش کرنے کے لیے اپنے مذموم عزائم کے لیے اسلام میں "جہاد" کا مطلب ہے "جدوجہد"، جو خود کی بہتری اور مذہبی فریضے کے لیے ہوسکتی ہے، جبکہ ISIS نے اسے پرتشدد جنگ اور دہشت گردی کے مترادف کے طور پر فروغ دیا، اس طرح اسے ظالموں کے خلاف تشدد کا بہانہ بنایا گیا، لیکن یہ حوالہ قرآن میں موجود [illegible] قرار دینے کے لیے استعمال کرتا ہے۔ اسلامی تاریخ میں جو سیاسی اور مذہبی ڈھانچہ اجتماعی رضامندی اور انصاف پر مبنی تھا، نے اس تصور کو توڑ مروڑ کر دہشت گردی اور جبر کے ذریعے مسلط کرنے کی کوشش کی۔

مشرق وسطیٰ میں بنیاد پرستی کے بڑھنے کی بہت سی وجوہات ہیں جن میں سب سے اہم سماجی وسیاسی عدم استحکام اور عراق اور شام جیسے ممالک میں جنگ نے بنیاد پرست گروہوں کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ ان خطوں میں غربت اور بے روزگاری نے نوجوانوں کو بنیاد پرست نظریات کی طرف دھکیل دیا اور مذہبی تصورات کی سیاق وسباق سے ہٹ کر تشریح کی وجہ سے سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ نے اہم کردار ادا کیا۔ نظریات ایسے میں وقت کا تقاضا ہے کہ اسلام کے حقیقی پیغام کو اس کے تاریخی اور حقیقی تناظر کے مطابق دنیا میں پھیلایا جائے کہ اسلام امن، رواداری اور ہمدردی کا مذہب ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ ایک بے گناہ کا قتل انسانیت کے خلاف جرم ہے: "جس نے کسی بے گناہ کو قتل کیا گویا اس نے پوری انسانیت کو قتل کیا اور جس نے کسی کی جان بچائی گویا اس نے پوری انسانیت کو بچالیا" (قرآن 32:5)۔

قرآن کو سمجھنے کے لیے اس کے سیاق وسباق کو پہچاننا ضروری ہے۔ اسلامی تفسیر (تشریح) کے اسکالرز اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ہر آیت ایک خاص صورت حال کو بیان کرتی ہے اور اس کی تفسیر قرآن کی وسیع روایت کے اندر ہونی چاہیے۔ مثال کے طور پر، آیت 9:111 کو ایک ایسے وقت میں دفاعی جنگ کے تناظر سے الگ نہیں کیا جاسکتا جب مسلم کمیونٹی کی بقا داؤ پر لگی ہوئی ہو۔ مزید برآں، اسلامی اسکالرز نے ایسی آیات کے غلط استعمال کی مسلسل مذمت کی ہے۔ وہ دلیل دیتے ہیں کہ جہاد، جسے اکثر مقدس جنگ کے طور پر غلط سمجھا جاتا ہے، بنیادی طور پر خود کو بہتر بنانا اور سماجی انصاف کے لیے جدوجہد کرنا ہوتا ہے۔ اسلام میں مسلح تصادم کی اجازت سختی سے منظم ہونے اور صرف مخصوص حالات میں اس کی اجازت دی گئی ہے، جیسے کہ اپنے دفاع یا جبر کے خلاف مزاحمت۔ انتہاپسندوں کی طرف سے قرآنی آیات کا المناک غلط استعمال نہ صرف تشدد کو فروغ دیتا ہے بلکہ اسلام کے حقیقی پیغام کو بھی مسخ کرتا ہے۔ آیت 9:111 قرآن کی تمام آیات کی طرح، اس کے تاریخی اور متنی تناظر میں سمجھی جانی چاہیے۔ صحیح طریقے سے تشریح کی گئی ہے، یہ اخلاقیات اور قانون کی حدود میں قربانی اور انصاف کے اصولوں کی عکاسی کرتا ہے، نہ کہ بے ہودہ تشدد کرنے کا۔ لہٰذا، سیاق وسباق کی تفہیم کو فروغ دینا اور مستند اسکالرشپ کے ساتھ مشغول ہونا انتہا پسندی جیسے بیانات کا مقابلہ کرسکتا ہے اور قرآن کے حقیقی پیغام کو برقرار رکھتا ہے۔ حقیقی پیغام اس لیے اہم ہے کہ یہ لوگوں کو قرآنی آیات کے تاریخی اور متنی سیاق وسباق سے آگاہ کرتا ہے۔ یہ علم ذاتی مفادات کے ذریعے ہیرا پھیری اور تشخیص کے خلاف ایک طاقتور ہتھیار ہے۔

جدید اور سائنسی تعلیم کو اسلام کے نام پر پھیلائے جانے والے بنیاد پرستانہ جذبات کو حل کرنے اور روکنے کے لیے سب سے اہم ہتھیار کے طور پر رکھا جاسکتا ہے۔ بنیاد پرستی کے خلاف کمیونٹی کی حمایت ضروری ہے، اس لیے مذہبی اور سماجی رہنماؤں کو چاہیے کہ وہ بنیاد پرستی کے خلاف آواز بلند کریں، اس کے ساتھ ساتھ سائبر سیکورٹی کو مدنظر رکھتے ہوئے، آن لائن پلیٹ فارم پر بنیاد پرست مواد کی کڑی نگرانی کی جائے۔

☆☆☆

مصنف سوشیالوجی کے پروفیسر ہیں اور اتر پردیش کے ایک ڈگری کالج میں [illegible]

اودھ نامہ

امریکی تاریخ کا بدترین حادثہ

اس وقت عالمی سطح پر جو واقعہ سب سے زیادہ موضوع گفتگو ہے وہ امریکہ کی ریاست کیلی فورنیا کے شہر لاس اینجلس میں لگی تباہ کن آگ ہے۔ یہ آگ کیلیفورنیا کے جنگلوں سے شروع ہوئی تھی لیکن اب اس زد میں شہری علاقے بھی آگئے ہیں، اور آگ کی تباہ کاریاں بڑھتی جارہی ہیں۔ ہواؤں کی رفتار مزید غضب ڈھا رہی ہے۔ اور بھڑکتی آگ کو شعلوں کو دور دراز علاقوں تک اڑائے لئے جارہی ہے جس سے آگ پر قابو پانا مزید مشکل ہوتا جارہا ہے۔

دراصل امریکہ میں جنگل کی آگ کی تاریخ خاصی پرانی ہے۔ پہلے 1871 میں مشی گن میں لگنے والی آگ دنیا کی سب سے مہلک آگ سمجھی جاتی تھی مگر اب نہیں۔ 1933 میں بھی لاس اینجلس میں آگ لگی تھی جس میں صرف انتیس فائر فائٹر ہلاک ہوئے تھے۔ کیلی فورنیا کے جنگلات میں بارہا آتش زدگی ہوچکی ہے۔ 2007 میں وہاں لگنے والی آگ تقریباً دس لاکھ ہیکٹیر رقبے میں پھیل گئی تھی اور پندرہ سو مکانات خاکستر ہوگئے تھے۔ مگر اتنی تباہی کبھی نہیں ہوئی تھی۔ ماضی میں دنیا میں کئی مرتبہ آگ کا طوفان آیا۔ 1944 میں بمبئی میں آگ لگی تھی جس میں ایک ہزار کے قریب لوگ ہلاک ہوئے تھے۔ 1949 میں فرانس میں لینڈس کے جنگلات میں آگ لگی تھی جو سات سو مربع میل پر پھیل گئی تھی۔ اس میں بھی بے شمار لوگ ہلاک ہوئے تھے۔ 1666 میں لندن کو آگ نے تباہ کردیا تھا۔ وہاں بھی یہی کچھ ہوا تھا کہ ہواؤں کی تیزی نے آگ کے شعلوں کو آگ کے طوفان میں بدل دیا تھا۔ جس کی لپیٹ میں تیرہ ہزار سے زائد عمارتیں آئی تھیں۔ شہر کے اسی ہزار باشندوں میں سے ستر ہزار بے گھر ہوگئے تھے۔ 1835 میں نیویارک بھی راکھ کا ڈھیر بن گیا تھا۔ لہٰذا لاس اینجلس کی یہ آتش زدگی دنیا میں آتش زدگی کا کوئی پہلا واقعہ نہیں۔

امریکی ریاست کا شہر لاس اینجلس رنگ ونور کا شہر ہے۔ یہ امریکی فلم انڈسٹری کا مرکز تو ہے ہی، اس کی متنوع ثقافت کا ایک قابل ذکر پہلو یہ ہے کہ یہاں 140 ممالک سے تعلق رکھنے والے لوگ آباد ہیں جو دو سو سے زائد زبانیں بولتے ہیں اور انسانیت نے انہیں جوڑ رکھا ہے۔ اسی شہر میں ہندوستان کی مشہور اداکارائیں پرینکا چوپڑا اور پریتی زنٹا بھی بستی ہیں اور ان کے مانات بھی آگ کی زد میں آئے ہیں، ان لوگوں نے اپنے گھر چھوڑ کر دیے ہیں اور خود کی جان بچالی ہے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ 1781 میں میکسیکو کے چوالیس آباد کاروں نے لاس اینجلس کی بنیاد رکھی اور غالباً 1847 میں یہ شہر امریکہ کا حصہ بنا۔ گزشتہ ہفتے یہاں کے جنگلوں میں آگ بھڑک اٹھی جس نے دیکھتے ہی دیکھتے ایک بڑے علاقے کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ بھرپور کوشش کے باوجود تادم تحریر اس پر قابو نہیں پایا جاسکا ہے۔ ابھی تک دو درجن سے زائد افراد ہلاک ہوچکے ہیں جبکہ ایک لاکھ سے زیادہ افراد بے گھر ہوچکے ہیں اور مزید اسی ہزار افراد کو بھی نقل مکانی کے لئے تیار رہنے کا حکم دیا جاچکا ہے۔ یعنی کسی بھی وقت ان لوگوں کو بھی مکان خالی کرنا پڑ سکتا ہے۔ اس آگ سے ہونے والے نقصانات کا تخمینہ اس قدر زیادہ ہے کہ اسے امریکی تاریخ کی بدترین تباہی وبربادی قرار دیا جارہا ہے۔ امریکی حکام کے مطابق یہاں جل کر بھسم ہوجانے والی آبادیوں کو دیکھ کر یوں لگتا ہے جیسے کسی نے ایٹم بم گرادیا ہو۔ تقریباً پچیس ہزار دفاتر، گھر اور گاڑیاں خاکستر ہوچکی ہیں۔ ایک لاکھ ساٹھ ہزار افراد کو یہاں سے بے دخل کردیا گیا ہے اور مزید ایک لاکھ 70 ہزار مکینوں کو متنبہ کیا گیا ہے کہ کسی بھی وقت یہاں سے انخلا کے لیے تیار رہیں۔ اس آگ سے ہونے والے نقصانات کا تخمینہ 150 ارب ڈالر لگایا گیا ہے۔

لاس اینجلس لگی آگ کے اسباب وعوامل کیا ہیں اس حوالے سے ابھی کچھ بھی معلوم نہیں ہوسکا ہے۔ خیال رہے کہ کیلی فورنیا میں 2022-23 کے دوران خوب بارش ہوئی تھی جس کی وجہ سے جھاڑیوں اور خود رو پودوں نے خوب پرورش پائی۔ اس کے بعد خشک سالی پڑگئی جواب بھی برقرار ہے۔ بارش کے موسم میں پیدا ہوجانے والی جھاڑیاں سوکھ کر ایندھن کی شکل اختیار کرچکی ہیں۔ لاس اینجلس میں چونکہ بہت تیز ہوائیں چلتی ہیں اس لیے جب کسی وجہ سے آگ لگتی ہے تو وہ پھیلتی چلی جاتی ہے۔ اب امریکہ میں اس حادثے پر سیاست بھی شروع ہوگئی ہے۔ نو منتخب صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے، جو بیس جنوری کو اپنے عہدے کا حلف لینے والے ہیں، بائڈن انتظامیہ کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ انھوں نے انتظامیہ پر اپنا غصہ اتارتے ہوئے کہا ہے کہ اسے اتنا بھی نہیں معلوم کہ آگ پر کیسے قابو پایا جائے۔ اسی درمیان صدر جو بائڈن نے اٹلی کا اپنا دورہ منسوخ کردیا ہے جو بحیثیت صدر ان کا آخری دورہ ہوتا۔ بہرحال اب اس حادثے پر الگ الگ قیاس آرائیاں کی جارہی ہیں۔ لاس اینجلس میں مسلمان بھی بڑی تعداد میں آباد ہیں اور متعدد مساجد ومدارس بھی ہیں۔ وہ بھی اس تباہی کی زد پر ہیں۔ بہت سی مسجدیں اور مدرسے بھی خاکستر ہوگئے ہیں۔ دراصل ہم خوش بہت جلد اس بات سے ہوجاتے ہیں وہ قدرت نے انتقام لے لیا ہم آج بھی کعبہ کی حفاظت کے لئے ابابیلوں کے منتظر ہیں۔ مسلمانوں کا ایک بڑا طبقہ اسے خدائی قہر قرار دے رہا ہے۔ ممکن ہے اسرائیل کی پشت پناہی کی وجہ سے امریکہ کو سزا دی گئی ہو مگر لاس اینجلس میں عام امریکی شہریوں کے گھر جلانے سے کیا ہوگا۔ بغیر علم کے انسانی غلطیوں کے کسی نتیجے کو خدا کی طرف منسوب کرنا خدا پر بہتان باندھنے کے مترادف ہے۔

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن، 55 بی، وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید

Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

کاجل آئی میک اپ

کاجل، ہر زمانے میں مقبول رہا ہے۔ عرصہ دراز سے خواتین، کاجل کا استعمال کرتی رہتی ہیں۔ قدیم تہذیب میں بھی اس کے استعمال کا ذکر موجود ہے۔ 70 کی دہائی کی فلموں میں بالی ووڈ کی ہیروئینیں کاجل کے ساتھ دیکھی گئی ہیں۔ کاجل، آنکھوں کی خوبصورتی میں اضافہ کا کام کرتا ہے۔ کہا جاتا ہیکہ کسی کے دل میں بسنے کیلئے آنکھوں کا خوبصورت ہونا بہت ضروری ہے۔ کاجل، آنکھوں کی خوبصورتی میں اضافہ اور اس کو پرکشش بنانے میں اہم رول ادا کرتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کاجل آنکھوں کو رعنائی بخشتا ہے اور اسے جاذب النظر بھی بناتا ہے۔ آئی میک اپ میں کاجل کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ کاجل کی باریک لکیر نہ صرف خوبصورت آنکھوں کو نمایاں کرتی ہے بلکہ یہ آپ کے چہرے کو چمک اور رونق بھی بخشتی ہے کاجل کا استعمال مختلف امراض کے علاج میں بھی کیا جاتا ہے۔ کاجل لگانے سے آنکھیں نرم تاثر دیں گی بلکہ چہرہ بھی خوشنما دکھائی دینے لگے گا۔ کاجل لگانے سے قبل آنکھوں کو ٹھنڈے پانی سے دھولیں تاکہ پلکوں اور آنکھوں کے اطراف گرد صاف ہوجائے۔ آنکھوں کے اطراف جلد خشک ہے تو آپ موئسچرائزنگ لوشن لگائیں یا اس لوشن کا آنکھوں کے اطراف ہلکا مساج کریں۔ اس کے خلاف آپ کی جلد روغنی ہے تو آپ اس شکایت کو دور کرنے کیلئے پاوڈر بھی استعمال کرسکتی ہیں۔ بازار میں کاجل کے مختلف برانڈس دستیاب ہیں مگر معیاری کاجل ہی خریدیں یا پھر گھر میں کاجل بنائیں۔ غیر معیاری اور سستا کاجل قطعی استعمال نہ کریں اس سے آئی انفیکشن کا خدشہ لگا رہتا ہے۔ گھر کی بڑی بوڑھی عورتیں نیم، لہسن کا کاجل تیار کرنے کا فن جانتی ہیں۔ بہتر رہے گا کہ بڑی اور معمر عورتوں سے کاجل بنوالیں۔ نیم کے پھولوں سے تیار کردہ کاجل آنکھوں کی صحت کیلئے بہتر مانا جاتا ہے زچہ اور بچہ دونوں کو یہی کاجل تجویز کیا جاتا ہے۔ اگر آپ کاجل سازی کے طریقہ سے واقف نہیں ہیں تو یہ منصوبہ ترک کردیں بازار سے معیاری کاجل خرید کر اسے استعمال کریں۔☆

خود اعتمادی کے لیے

کسی بھی کام کو شروع کرنے سے پہلے اس کی مکمل تیاری کریں، کہیں جانے یا کسی سے ملنے سے پہلے بنیادی معلومات ذہن میں رکھیں، غلطی ہونے پر معذرت اور کسی کی خیر خواہی پر شکریہ جیسے الفاظ استعمال کرنے میں فیاضی سے کام لیں۔

شاہدہ ریحانہ

خود اعتمادی کو کام یابی کی کنجی کہا جاتا ہے، کیوں کہ اس سے زندگی کے مسائل کا سامنا مشکل نہیں رہتا، خود اعتمادی کی کمی خواتین کی تمام خوبیوں اور قابلیت پر پانی پھیر دیتی ہے، خواتین کا شرمیلا پن، ناکامی کا خوف اور احساس کم تری ان کی ترقی کی راہ میں بڑی رکاوٹیں ہیں۔

صبح وشام ہمارا واسطہ بے شمار ایسی خواتین سے پڑتا ہے، جو نہ صرف بے پناہ صلاحیتوں کی مالک ہوتی ہیں، بلکہ ذہانت میں بھی مردوں سے پیچھے نہیں ہوتیں، لیکن خود اعتمادی سے اپنا مافی الضمیر بیان نہ کرنے کے باعث اپنی صلاحیتوں کو دوسروں کے سامنے اجاگر کرنے سے قاصر ہوتی ہیں، جس کی وجہ سے ایسی خواتین اکثر زندگی کی دوڑ میں پیچھے رہ جاتی ہیں۔ عدم اعتمادی کا شکار خواتین گفتگو کرنے میں جھجکتی ہیں، اسکول، کالج یا کام کی جگہ سے لے کر تفریحی، نصابی وغیرہ نصابی سرگرمیوں میں حصہ لینے سے کتراتی ہیں اور محفل میں بیٹھنے اور بولنے کے خوف سے وہ اجتماعی سرگرمیوں سے بھی پرے رہنے کی کوشش کرتی ہیں، منفی نتائج آنے کے ڈر سے تجربات کرنے سے گھبراتی ہیں۔ مذاق بن جانے کے خوف کے باعث وہ اکثر علم و آگہی کی جستجو بھی نہیں کرتیں۔

خاموش اور الگ تھلگ، اکیلے ہی بیٹھ کر تجزیہ کر کے نتائج اخذ کر لیتی ہیں، جو اکثر منفی ہی ہوتے ہیں، اگر کوئی صحیح بات معلوم بھی ہو تو اس کے اظہار کی ہمت نہیں کر پاتیں۔ یعنی مجموعی طور پر اعتماد سے محرومی انہیں زندگی کے بہت سے معاملات میں مشکلات کے ساتھ شرمندگی سے دوچار کرتا ہے اور وہ اکثر گھبرائی گھبرائی سی پائی جاتی ہیں، اس لیے ضروری ہے کہ کم سے کم اپنی شخصیت سے بلاضرورت جھجک کو نکالا جائے۔ خود اعتمادی سے محروم خواتین کو چاہیے کہ سب سے پہلے وہ عزم و ہمت کے ساتھ زندگی گزارنے کا فیصلہ کریں، یقیناً وہ اس طرح اپنے خیالات اور مافی الضمیر سامنے لانے کے لیے بے جا شرم، جھجک، ڈر اور خوف سے نجات پانے میں کام یاب ہوں گی۔

پہلے قدم کے طور پر ایسے شخص یا دوست کے پاس اٹھنا بیٹھنا شروع کریں جو کہ پر اعتماد شخصیت کا مالک ہو، مضبوط قوت ارادی کا حامل ہو اور اپنے خیالات کا اظہار بلا جھجک کرتا ہو، ایسے دوستوں یا ایسی خواتین یا ساتھی طالبات یا ہم پیشہ ساتھی سے مراسم بڑھائیں، جو آپ کی سچی خیر خواہ ہو جسے آپ کی خوبیوں اور خامیوں کا اندازہ ہو اور وہ اعتماد سے محرومی کے وقت آپ کے اعتماد کو بڑھا سکے، کیوں کہ ایسی صورت حال میں کسی کی حوصلہ افزائی بہت ضروری ہوتی ہے، جب کہ ہوتا بالکل اس کے برعکس ہے، اکثر بے اعتماد خواتین کی ہم جولیاں ہی ان پر طنز کر کے انہیں الجھن کا شکار کر دیتی ہیں اور یوں ان کی رہی سہی خود اعتمادی ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ طنز کرنے والے لوگوں سے دور رہیں اور کسی ایسی سہیلی کا ساتھ رکھیں جو آپ کی ہمت بندھا سکے۔ اسے آپ کی بے اعتماد کیفیت اور مشکلات کا اندازہ ہو اور جو آپ کی غلطیوں کی تعمیری انداز میں اصلاح کرے نہ کہ مذاق اڑائے۔

اگر آپ کسی ایسی ساتھی کو قریب نہ پائیں تو پھر اپنے گھر میں سب سے قریب شخصیت کی مدد لیں اور بے اعتمادی کے احساس میں اکیلے بیٹھ کر جلنے کڑھنے سے گریز کریں۔ اگر شادی شدہ ہیں تو شوہر ورنہ والدین اور بہن بھائی اس ضمن میں بہترین کردار ادا کر سکتے ہیں۔ زمانہ طالب علمی درپیش ہے تو اچھے اساتذہ بھی زندگی کی انمول نعمت ہوتے ہیں، لہٰذا ان سے راہ نمائی حاصل کیجیے اور اپنے بکھرتے اعتماد کو سمیٹنے کی کوشش کیجیے۔

جن موضوعات پر آپ کی معلومات بہت اچھی ہے، ان سے متعلق اپنی سہیلیوں، عزیز و اقارب سے بات کریں اور اپنی معلومات ان تک پہنچائیں۔ اس پر ان سے تبادلہ خیال کریں اور کم سے کم دو چار لوگوں کی محفل سے مخاطب ہوں، کیوں کہ ایسی خواتین محفل میں بیک وقت کئی لوگوں سے مخاطب ہونے سے کتراتی ہیں اور بالکل سرگوشی کے انداز میں گفتگو کرتی ہیں۔ تھوڑی سے اونچی آواز میں بات کرنے سے آپ کے اندر اعتماد آئے گا۔ نئے لوگوں سے علیک سلیک کرنے میں پہل کریں، اپنا تعارف کرائیں اور ان کی مصروفیات وغیرہ کے بارے میں بات کریں۔ اس طرح آپ کے اعتماد کو پختگی ملے گی۔ خود اعتمادی کے لیے نئے دوست بنائیے، اس کے لیے اپنے علاقے کے پارک یا سہیلیوں کی فیملی یا جوگنگ کے میدان میں جائیے اور نئے لوگوں، خواتین سے جان پہچان بڑھائیے، سماجی تقریبات میں شرکت کریں۔ ملنے والے دعوت ناموں، سیمیناروں یا مذاکروں اور اجتماعی نشست اور بیٹھکوں میں شرکت کو یقینی بنائیں۔ مختلف ادبی و ثقافتی میلوں میں شرکت کریں، اس سے آپ مختلف شعبوں کے اہم افراد کے بارے میں جان پائیں گی اور مختلف موضوعات پر معلومات بڑھانے کا موقع بھی ملے گا اس طرح بھی آپ کی خود اعتمادی میں اضافہ ہوگا۔

گفتگو کا آغاز ہمیشہ معلومات حاصل کرنے والے جملوں سے کریں۔ مثلاً میں نیا کمپیوٹر، لیپ ٹاپ، موبائل یا ٹی وی وغیرہ خریدنا چاہتی ہوں، آپ کا کیا خیال ہے کہ مجھے کیا کرنا چاہیے، یا کسی کمپنی کی مصنوعات زیادہ بہتر ہیں یا پھر میں فلاں شعبے میں داخلہ لینا چاہتی ہوں، بچوں کو فلاں اسکول میں پڑھانا چاہتی ہوں وغیرہ وغیرہ۔ لوگوں سے ایسے موضوعات پر بات کریں جو انہیں پسند ہوں، اس طرح وہ آپ کی بات توجہ اور دل چسپی سے سنیں گی، خوب صورت تعارفی اور الوداعی جملوں کی ادائیگی سے بھی اعتماد میں اضافہ ہوگا۔

کسی بھی کام کو شروع کرنے سے پہلے اس کی مکمل تیاری کریں، کہیں جانے یا کسی سے ملنے سے پہلے بنیادی معلومات ذہن میں رکھیں، غلطی ہونے پر معذرت اور کسی کی خیر خواہی پر شکریہ جیسے الفاظ استعمال کرنے میں فیاضی سے کام لیں۔ شرمندگی سے بچنے کے لیے سوچ سمجھ کر بات کرنے کی عادت ڈالیں۔ ہر وقت ناکامیوں کے اظہار کے بجائے یاد رکھیں جو کام کرتے ہیں وہی ناکام بھی ہوتے ہیں، جب کہ نکمے ہمیشہ ناکامیوں کا خوف ہی پالتے رہتے ہیں اس لیے خود اعتمادی کے ساتھ زندگی گزارنے کا فیصلہ کریں ہر میدان میں کام یابی آپ کے قدم چومے گی۔☆

نیچرل میک اپ اور ہیئر اسٹائل

بناؤ سنگھار عورت کی شخصیت کا حسن ہے۔ ایک وقت وہ تھا جب ہیوی میک اپ پسند کیا جاتا تھا مگر اب ہیوی میک اپ ٹرینڈ آؤٹ ہو چکا ہے اب خواتین لائٹ اور سافٹ میک اپ پسند کرتی ہیں بلکہ اگر یہ کہا جائے تو کہ وہ میک اپ سے زیادہ سٹلٹی گرومنگ کو ترجیح دیتی ہیں تو غلط ہوگا۔ ایک وقت وہ تھا جب خواتین ایک دوسرے کو دیکھ کر فیشن کرتی تھیں۔ مگر اب وہ سوچتی ہیں کہ اُن پر کیا اچھا ہے کیا نہیں، انہیں کیا پہننا چاہیے اور کیا نہیں؟ ویسے تو کچھ عرصہ سے لائٹ اور ڈراک میک اپ عام تھا مگر اب ینگ لڑکیوں میں نیوڈ میک اپ خاصا مقبول ہو رہا ہے جس میں بیس کم سے کم استعمال کرنے کا رجحان عام ہے۔

2016ء میں نیچرل میک اپ لک بہت مقبول ہوئی بلکہ اس سال دلہنوں کے روایتی انداز میں بھی کئی تبدیلیاں دیکھنے میں آئیں۔ اس سال ریڈ اور گولڈ کلرز میں برائیڈل ڈریسز کم پسند کئے گئے۔ جس طرح عرب اور مغربی ممالک میں دلہنیں سرخ جوڑا نہیں پہنتیں بلکہ سفید یا دیگر ہلکے رنگ پہنتی ہیں۔ اسی طرح پاکستان میں بھی یہی گلوبل ٹرینڈ عام رہا۔ اس کے ساتھ ساتھ دلہنیں اب برائیڈل میک اپ بھی پارٹی میک اپ کرنے لگی ہیں۔ اب تو ایسا لگتا ہے کہ خواتین کافی حد تک ان کنفیوژن سے نکل آئی ہیں۔ 2016ء میں خواتین نے میک اپ کے ساتھ ساتھ نئے نئے ہیئر سٹائلز بنانے کی طرف توجہ دی۔

سیلفی کلچر نے بھی خواتین جو ہر دم سجا سنوار رہنے کی طرف مائل کیا۔ انہیں سیلفی لے کر بھی اندازہ ہو جاتا ہے کہ وہ اچھی لگ رہی ہیں یا نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اب عام گھریلو خواتین بھی اپنی سج دھج کا خاص خیال رکھتی ہیں یہ تبدیلی خوش آئندہ رہی۔ اب دیکھیں نئے سال میں کیا تبدیلیاں آتی ہیں اور کونسے فیشن عام ہوتے ہیں؟ سچ تو یہ ہے کہ سٹائل تخلیق نہیں کیا جاتا بلکہ ہماری شخصیت میں موجود ہوتا ہے ہمیں چاہئے کہ جو بھی فیشن کریں خود اعتمادی سے کریں۔

دیس بدیس کے کھانے

لبنانی کباب

اجزا:

قیمہ (ایک پاؤ)
ابلے ہوئے آلو (ایک پاؤ) کچل لیں
ابلی ہوئی مٹر (آدھی پیالی) کچل لیں
لال پیاز (دو کھانے کے چمچے)
پیاز (ایک عدد)
ہری مرچ (دس عدد)
ہرا دھنیا (آدھی گٹھی)
نمک (حسب ذائقہ)
کٹی ہوئی لال مرچ (آدھا چائے کا چمچا)
انڈہ (ایک عدد) پھینٹ لیں
ڈبل روٹی (دو توس) چورا کر لیں

ترکیب:

باریک پسے ہوئے قیمے میں تمام اجزا ملا کر اس کے لمبان میں کباب بنالیں اور شیلو فرائی کر لیں یا پھر الگ سے ڈبل روٹی کا چورا اور پھینٹے ہوئے انڈے میں ڈبو کر تل لیں اور نوش کریں۔

ہندوستانی ڈھوکرے

اجزا:

بیسن (ایک پاؤ)
نمک (حسب ذائقہ)
کٹی ہوئی لال مرچ (ایک کھانے کا چمچا)
پسا ہوا گرم مسالا (آدھا چائے کا چمچا)
کڑی پتا (چھ سے آٹھ)
زیرہ (ایک چائے کا چمچا)
کتری ہوئی پیاز (تین کھانے کے چمچے)
ہرا دھنیا (چند پتیاں)

ترکیب:

پسی ہوئی پیاز، لہسن، ادرک، نمک، دہی، ہلدی، پسا ہوا زیرہ، پسی ہوئی لال مرچ ملا کے تیل میں بھون لیں اور حسب ضرورت پانی ڈال کر اس کا سالن بنالیں۔ بیسن میں تمام مسالے ملائیں اور پانی ڈال کر پتلا سا آمیزہ بنالیں۔ ایک دیگچی میں پیالی بھر گرم پانی ابالیں، اُبلتے ہوئے پانی میں بیسن کا آمیزہ ڈال کر چمچا چلاتی جائیں، تاکہ گٹھلیاں نہ بنیں، آمیزہ گاڑھا ہونے لگے، تو ایک چکنی ٹرے میں ڈال کر پھیلا دیں، جب جمنے لگے تو چوکور ٹکڑے کاٹ لیں اور ہلکے سے فرائی کر کے سالن میں ڈال کر دو منٹ پکائیں، اوپر سے ہرا دھنیا ڈال کر پیش کریں۔

لوکی کا رائتہ

اجزا:

چھوٹی لوکی (ایک عدد)
بھنا ہوا زیرہ (ایک چائے کا چمچا)
اجوائن (ایک چٹکی)
کالا نمک (دو چٹکی)
ہرا دھنیا (چند پتیاں)
دہی (ایک پاؤ)
نمک (حسب ذائقہ)

ترکیب:

لوکی چھیل کر اس کے بیج نکال کر کدوکش کر لیں اور ابلتے ہوئے پانی میں ڈال دیں، پانچ منٹ بعد نکال لیں، چاہیں تو کچل لیں یا اسی طرح رہنے دیں۔ دہی پھینٹ کر اس میں نمک، اجوائن، پسا ہوا بھنا زیرہ، ہری مرچ، ہرا دھنیا اور لوکی شامل کر دیں۔ بہت زیادہ گاڑھا ہو تو پانی شامل کر لیں ورنہ اس کی ضرورت نہیں۔ بریانی پلاؤ، دال چاول، کھچڑی یا روٹی سے کھائیں۔ رائتہ کھٹا کرنا ہو تو دہی ایک روز قبل کا باسی استعمال کریں۔☆

پڑھائی۔۔۔ پیا گھر جانے کے بعد!

اپنے روزمرہ کے کاموں اور پڑھائی کے وقت کا ایک شیڈول بنالیں، تاکہ فرائض کی انجام دہی بھی متاثر نہ ہو اور اہل خانہ کو بھی شکایت کا موقع نہ ملے، کیوں کہ شادی کے بعد تعلیم کا سلسلہ بحال ہو تو سب سے پہلا مسئلہ گھر کے نظر انداز ہونے کا ہوتا

منیرہ عادل

ہمارے ہاں اکثر بچیوں کے میٹرک تک پہنچتے پہنچتے رشتے طے ہو جاتے ہیں، اور پھر منگنی کے ایک یا دو سال کے بعد وہ رشتہ ازدواج سے منسلک بھی ہو جاتی ہیں۔ بہت سی بچیاں یہ مراحل انٹر، گریجویشن اور ماسٹرز کے دوران بھی طے کرتی ہیں۔ دوران تعلیم نئی زندگی کا آغاز کرنے والی لڑکیوں کی خاصی بڑی تعداد ایسی ہوتی ہے، جو اپنے آخری امتحانات نہیں دے پاتی، ان کی آخری شش ماہی (سیمسٹر) چھوٹ جاتی ہے، یا پھر کوئی چھوٹا سا زبانی یا عملی امتحان رہ جاتا ہے، جس کی بنا پر ان کی ڈگری ادھوری رہ جاتی ہے۔ شادی کے وقت بعض سا سیں یہ کہہ تو دیتی ہیں کہ وہ شادی کے بعد اپنی بہو کی تعلیم مکمل کرالیں گی، مگر عملاً ایسا نہیں ہوتا۔ کہیں ساس خود پس و پیش سے کام لینے لگتی ہیں تو کہیں زندگی کی مصروفیات ہی اجازت نہیں دے پاتیں کہ تعلیم کا سوچا بھی جائے۔

تعلیمی میدان میں کام یابی کے لیے یک سوئی از حد ضروری ہے اور عموماً شادی کے بعد فرائض کی انجام دہی اور نئے رشتوں اور نئے ماحول میں مطابقت پیدا کرتے ہوئے پڑھائی کے دوران یک سوئی برقرار نہیں رہ پاتی، جس کے باعث تعلیمی مدارج میں کام یابی مشکل تر محسوس ہونے لگتی ہے اور پھر جب کم عمر ساتھی طلبہ تعلیمی سلسلے کو کام یابی سے مکمل کر لیتے ہیں، تو لاشعوری طور پر ایک خفگی و شرمندگی کا احساس شخصیت میں خود اعتمادی کو ختم کر دیتا ہے۔ ایسی صورت حال میں ان خواتین کو احساس کم تری کا شکار ہونے کے بجائے یہ سمجھنا چاہیے کہ وہ ان سے زیادہ سمجھ دار ہیں اور اپنی کام یابی کے حصول کے لیے سنجیدگی سے کوشاں ہیں، لیکن ذمہ داریوں میں اضافے کے باعث اس میں کچھ تاخیر ہو رہی ہے اور وہ اپنے حوصلے لگن اور ہمت سے جلد کام یابی حاصل کر لیں گی۔

شادی کے بعد سلسلۂ تعلیم جاری رکھنے والی خواتین کو پہلے مرحلے میں اپنی زندگی میں نظم و ضبط قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ یہ مشکل ضرور محسوس ہوتا ہے، مگر ناممکن نہیں ہے۔ ہمیشہ یہ سوچ مدنظر رکھنی چاہیے کہ بے شمار خواتین نے شادی کے بعد سلسلۂ تعلیم جاری رکھا اور بچوں کی پرورش کے ساتھ اپنی تعلیم کو بھی کام یابی سے مکمل کیا۔

پڑھائی یا امتحانات کے دوران یک سوئی اور سکون درکار ہوتا ہے، کچھ وقت کے لیے پر سکون ہو کر کی جانے والی پڑھائی کئی دنوں کی غیر منظم پڑھائی سے بہتر ہے۔ اگر آپ کے بچے بڑے ہیں، تو ان کو سمجھایا جاسکتا ہے کہ وہ کچھ وقت کے لیے آپ کو پڑھنے دیں۔ جب آپ پڑھ رہی ہوں یا پھر جن اوقات میں بچے پڑھنے گئے ہوئے ہوں، اس دوران مکمل یک سوئی سے پڑھا جاسکتا ہے۔ اگر بچے چھوٹے ہوں، تو ان کو نانی یا دادی کے پاس چھوڑ دیں، تاکہ کچھ وقت آپ پر سکون ہو کر پڑھ سکیں یا پھر کسی قابل بھروسا آیا کا انتظام کیا جاسکتا ہے۔

اپنے روزمرہ معمولات کے لیے اوقات کار کا مخصوص کر دینا بھی از حد ضروری ہوتا ہے۔ وقت مقرر کر لیں، کہ کتنا وقت روزانہ پڑھائی کرنی ہے۔ بچوں کی مصروفیات کو مدنظر رکھتے ہوئے وقت مقرر کریں یا چھوٹے بچے ہوں، تو دھیان کیجیے کہ نانی یا دادی کس وقت فارغ ہوں گی یا آیا کس وقت آئے گی۔ جب اوقات کار کا تعین کر لیں، تو اس کی پابندی کریں اور پوری یک سوئی سے پڑھائی کریں۔ مخصوص کردہ اوقات کار کے دوران غیر ضروری سرگرمیوں، بالخصوص موبائل فون کے استعمال سے خاص طور پر دور رہیں۔

گھر میں ایک کمرہ یا کوئی ایک گوشہ پڑھائی کے لیے مخصوص کر دیں۔ ایسی جگہ، جہاں بچوں کی پہنچ نہ ہو یا جہاں سے بچوں کو دور رکھنا ممکن ہو۔ اس طرح آپ کی کتابیں اور نوٹس بچوں کی پہنچ سے محفوظ رہیں گے اور آپ پڑھائی کے دوران بھی اطمینان سے اپنا کام چھوڑ کر اٹھ سکیں گی۔ آپ کو یہ فکر نہیں ہوگی کہ اگر آپ ایک لمحے کے لیے بھی یہاں سے ادھر ادھر ہوئیں، تو یہ چیزیں بچوں کے ہاتھ لگ جائیں گی۔

اس کے علاوہ اپنی پڑھائی کے لیے پہلے چھوٹے اہداف مقرر کریں کہ کس دن کیا پڑھنا ہے، پھر انہیں ضرورت کے حساب سے بڑھائیں۔ اپنے اہداف کے حصول کے لیے حتی الامکان کوشش کریں، یہ آپ کی کام یابی کی ایک سیڑھی ثابت ہوگا۔ پڑھائی کے دورانیے کے حساب سے اس میں وقفہ بھی کیا جاسکتا ہے۔ خصوصاً اگر بچے آیا کے حوالے کیے ہوں تو وقفے وقفے سے ان کو بھی دیکھتی رہیں۔

اپنے روزمرہ کے کاموں اور پڑھائی کے وقت کا ایک شیڈول بنالیں، تاکہ فرائض کی انجام دہی بھی متاثر نہ ہو اور اہل خانہ کو بھی شکایت کا موقع نہ ملے، کیوں کہ شادی کے بعد تعلیم کا سلسلہ بحال ہو تو سب سے پہلا مسئلہ گھر کے نظر انداز ہونے کا ہوتا ہے۔ یہیں سے شوہر یا ساس وغیرہ کو اعتراض ہوتا ہے، اس لیے خصوصی احتیاط کیجیے اور کوشش کیجیے ایسی نوبت نہ آئے۔☆

نیند کی حالت میں کئی باتیں سیکھی جاسکتی ہیں

ندیم سبحان میو

آموزش یعنی سیکھنے کے عمل اور شعور کے درمیان گہرا ربط ہوتا ہے۔ کچھ بھی سیکھنے، جاننے یا کوئی بھی کام کرنے کے لیے ضروری ہے کہ انسان اپنے ہوش و حواس میں ہو۔ بہ الفاظ دیگر اس کا شعور بیدار ہو۔ اور شعور تب ہی بیدار ہوتا ہے جب انسان حالت نیند میں نہ ہو۔ ظاہر ہے کہ آنکھ لگنے کے ساتھ انسان کا شعور بھی نیند میں چلا جاتا ہے۔

تاہم محققین کا دعویٰ ہے کہ آپ عالم خواب میں بھی مختلف ہنر اور فن سیکھ سکتے ہیں، بلکہ زیادہ بہتر طور پر سیکھ سکتے ہیں۔ پچھلے چند برسوں کے دوران اس ضمن میں کئی تحقیق کی گئیں، جن میں دعویٰ کیا گیا کہ انسان عالم خواب میں کئی ہنر سیکھ سکتا ہے اور عادات بد سے بھی چھٹکارا پاسکتا ہے۔ ذیل کی سطور میں ان باتوں کا ذکر کیا جارہا ہے، جو مبینہ طور پر نیند پوری کرنے کے دوران سیکھی جاسکتی ہیں۔

نئی زبان: بہ ظاہر یہ ناقابل یقین معلوم ہوتا ہے مگر تحقیق ظاہر کرتی ہے کہ حالت نیند میں رہتے ہوئے آپ ایک نئی زبان بہتر طور پر سیکھ سکتے ہیں۔ اس ضمن میں 2014ء میں زیورخ اور فریبرگ میں واقع جامعات نے اسٹڈیز کی تھیں۔ ڈچ سیکھنے والے جرمن طلبا پر کیے گئے ان تحقیقی مطالعات سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ خواب خرگوش کے مزے لینے والے طلبا کے کانوں میں جو الفاظ پڑے وہ بیدار ہونے پر ان کے دماغوں میں چکرا رہے تھے۔ تاہم انھیں وہی الفاظ یاد رہے تھے جو ایک روز قبل وہ سیکھ چکے تھے اور جن کے معانی ان کے ذہن میں محفوظ تھے۔ کانوں میں پڑنے والے نامانوس الفاظ انھیں یاد نہیں تھے۔ اس تحقیق سے ماہرین نے نتیجہ اخذ کیا کہ حالت نیند میں یادداشت تیز ہو جاتی ہے اور اس حالت میں سنائی دینے والے مانوس الفاظ بیدار ہونے پر بھی دماغ میں گونجتے رہتے ہیں۔

ساز: ساز بجانے کا شوقین یہ آلہ پکڑتے ہی چاہتا ہے کہ چشم زدن میں وہ اسے بجانے میں کمال حاصل کرلے مگر کسی بھی آلۂ موسیقی پر کامل دسترس حاصل کرنے کے لیے مہینوں اور بعض اوقات برسوں کی محنت درکار ہوتی ہے۔ لیکن اگر آپ سونے کے بعد ساز 'بجانا' سیکھنا شروع کر دیں تو بہت جلد اس میں مہارت حاصل کر سکتے ہیں! کم از کم الی نوائس میں قائم نارتھ ویسٹرن یونی ورسٹی کے ماہرین کا یہی کہنا ہے۔ 2012ء میں مذکورہ بالا یونی ورسٹی کے سائنس دانوں نے ایک تحقیق کی بنیاد پر دعویٰ کیا تھا کہ آلات موسیقی بجانے میں نیند سے جزوی طور پر مدد لی جاسکتی ہے۔

دوران تحقیق ماہرین نے موسیقی کے چند طلبا کے قریب دو دھنیں بجائیں جب وہ محو خواب تھے۔ بیداری کے بعد طلبا معمولی رد و بدل کے ساتھ وہی دھنیں بجانے میں کام یاب رہے۔

نئی معلومات سے آگاہی

نیند کی وادی میں مٹر گشت کرتے ہوئے ہم نت نئی معلومات سے بھی آگاہ ہو سکتے ہیں۔ 2012ء میں تل ابیب کے اکیڈمک کالج سے وابستہ سائنس دانوں نے یہ جاننے کے لیے کہ عالم خواب میں نئی معلومات انسانی یادداشت میں جگہ بنا سکتی ہیں یا نہیں، ایک تحقیق کی۔

تحقیق میں شامل رضا کاروں کو، جب وہ گہری نیند کے مزے لے رہے تھے، پہلے ایک دھن سنوائی گئی، اور پھر سب کو ایک خوش بو سنگھائی گئی۔ اس کے بعد ایک اور دھن سنانے کے بعد بدبو سنگھائی گئی۔ یہ عمل کئی بار دہرایا گیا۔ پھر انھیں صرف دھنیں بھی سنوائی گئیں۔

محققین نے دیکھا کہ خوش بو سونگھتے ہی رضا کار گہری سانسیں لینے لگتے تھے جب کہ بدبو ناک میں داخل ہوتے ہی ان کے تنفس کی رفتار تیز ہو جاتی تھی۔ پھر جب صرف دھنیں بجائی گئیں تو محققین یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ کوئی بو نہ سنگھائے جانے کے باوجود رضا کاروں نے خوش بو اور بدبو سے وابستہ دھن پر وہی ردعمل ظاہر کیا۔ یعنی خوش بو سے پہلے سنائی جانے والی دھن پر وہ گہرے سانس لینے لگے اور دوسری دھن پر تنفس کی رفتار تیز ہو گئی۔ بیدار ہونے کے بعد جب ہوش و حواس کے عالم میں انھیں یہ دھنیں سنوائی گئیں تو ان کے نظام تنفس نے یہی ردعمل ظاہر کیا۔

اس سے ماہرین نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ انسانی دماغ نیند کی حالت میں بھی معلومات محفوظ کر لیتا ہے۔

تمباکو نوشی ترک کرنا: درج بالا تحقیق کو آگے بڑھاتے ہوئے اسرائیل ہی کے ویزمین انسٹیٹیوٹ آف سائنس کے محققین نے دریافت کیا کہ حالت نیند میں آموزش کے عمل میں بُو اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس بنیاد پر محققین کا کہنا تھا کہ سوتے ہوئے انسان تمباکو نوشی سے چھٹکارا حاصل کر سکتا ہے۔

اس تحقیق کے لیے تمباکو نوشی ترک کرنے کے خواہش مند چھیاسٹھ افراد کا انتخاب کیا گیا تھا۔

سوتے میں انھیں پہلے سگریٹ اور اس کے فوری بعد سڑے ہوئے انڈے کی سی بُو سنگھائی جاتی رہی۔ اگلی صبح انھیں اپنے ساتھ کیے جانے والے اس عمل کے بارے میں کچھ یاد نہیں تھا مگر محققین نے دیکھا کہ ایک ہفتے کے دوران ان کی سگریٹ نوشی میں تیس فی صد تک کمی آ گئی۔ ان کے مقابلے میں جن افراد کو ہوش و حواس میں یہ بوئیں سنگھائی گئی تھیں، ان کی تمباکو نوشی میں کوئی کمی نہیں دیکھی گئی۔ ماہرین کے مطابق یہ طریقہ منشیات کے عادی افراد کے علاج میں بھی معاون ثابت ہو سکتا ہے۔

☆☆☆

بھارت موبلٹی ایکسپو میں ہے ای گاڑیوں پر زور

نئی دہلی۔ (یو این آئی) ایشیا کے سب سے بڑے آٹو شو بھارت موبلٹی گلوبل ایکسپو کے دوسرے ایڈیشن میں ملک و بیرون ملک کی تمام آٹوموبائل کمپنیوں کا زور الیکٹرک گاڑیوں پر ہے۔

ملک کی سب سے بڑی مسافر گاڑیاں بنانے والی کمپنی ماروتی سوزوکی انڈیا سے لے کر لگژری کار بنانے والی کمپنی پورش تک، سب نے اپنی الیکٹرک گاڑیوں کو یہاں لانچ کیا۔ ماروتی سوزوکی نے اپنی پہلی الیکٹرک ایس یو وی، ای وٹارا لانچ کی ہے۔ ای وٹارا لیول 2 اے ڈی اے ایس سوزوکی کنیکٹ کے ساتھ اگلی نسل کی کنیکٹیویٹی جیسی جدید ترین خصوصیات سے لیس ہے۔ یہ کار 500 کلومیٹر تک کی رینج دے سکتی ہے۔ سوزوکی موٹر سائیکل انڈیا نے تین نئی مصنوعات کی نقاب کشائی کی ہے، جس میں ای۔ایکسس، سوزوکی کا پہلا الیکٹرک اسکوٹر؛ نیا ایکسس 125، اور جکسر ایس ایف 250 فلیکس فیول، ہندوستان کی پہلی ای 85 اسپورٹس بائیک شامل ہیں، جو ماحول پر مبنی حرکیات کو فروغ دیتی ہیں۔ ہیرو موٹو کارپ نے کئی نئی گاڑیوں کی نقاب کشائی کی، جس میں ایکسٹریم 250 آر کے ساتھ 250 سی سی موٹر سائیکل سیگمنٹ میں انٹری کرنا اور ایکس پلس 210 کے ساتھ اپنے ایڈونچر لائن اپ کو بڑھانا شامل ہے۔

ایمس دہلی کے باہر زندگی جہنم!

قومی نظامِ صحت مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے اور ایمس دہلی میں سستا اور درست علاج حاصل کرنے کے لیے آنے والے مریض بھاری قیمت ادا کر رہے ہیں، راہل گاندھی نے ایمس دہلی کا اچانک دورہ کر کے مریضوں اور تیمارداروں کے مسائل سنے

نئی دہلی۔ راہل گاندھی نے گزشتہ روز اچانک آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز (ایمس) دہلی کا دورہ کیا، جہاں انہوں نے مختلف مسائل سے دوچار مریضوں اور ان کے تیمارداروں سے ملاقات کی۔ اس ملاقات کے دوران انہوں نے ان کی کہانیاں سنیں، جن میں علاج کے انتظار میں گزرتی اذیت ناک زندگیوں کی جھلک تھی۔ آج راہل گاندھی نے اس دورے کی ویڈیو سوشل میڈیا پلیٹ فارم یوٹیوب پر جاری کی۔ ویڈیو کا عنوان تھا، '36+ گھنٹے لائن میں - ایمس کے باہر زندگی جہنم!' ویڈیو میں دکھایا گیا ہے کہ کس طرح پورے ملک سے دہلی آنے والے مریض اور ان کے اہل خانہ سردی اور گندگی میں سڑکوں اور سب وے میں رہنے پر مجبور ہیں۔

انہوں نے کہا، ''قومی نظامِ صحت مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے اور ایمس دہلی میں سستا اور درست علاج حاصل کرنے کے لیے آنے والے مریض بھاری قیمت ادا کر رہے ہیں۔'' راہل گاندھی نے مزید بتایا کہ کینسر اور دل کی بیماریوں جیسے سنگین مسائل کے شکار مریض اپنی زندگی بچانے کی امید میں یہاں پہنچتے ہیں، مگر انہیں بنیادی سہولتیں بھی میسر نہیں۔ انہوں نے کہا کہ یوپی، بہار، آسام جیسے

دوردراز علاقوں سے آنے والے یہ لوگ یہاں علاج کی امید لیے بے یارومددگار پڑے ہیں۔

ویڈیو میں دکھایا گیا کہ ایمس کے باہر مریضوں کے لیے نہ کوئی مناسب رہائش کا انتظام ہے اور نہ ہی کھانے پینے کی سہولت۔ سڑک پر رات گزارنے والے ایک تیماردار نے بتایا کہ انہیں ڈاکٹر سے ملنے کا موقع تک مشکل سے ملتا ہے۔ راہل گاندھی نے مرکزی اور دہلی حکومت دونوں پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا، ''یہ حکومتوں کی ناکامی کی بدترین مثال ہے۔ صحت کی سہولت فراہم کرنا ریاست اور مرکز کی بنیادی ذمہ داری ہے، جس میں دونوں حکومتیں ناکام ہو چکی ہیں۔ یہ صورتحال بالکل ناقابل قبول ہے۔'' گزشتہ روز کانگریس پارٹی نے ایکس پر اس ویڈیو کا حصہ جاری کیا تھا اور مرکزی و دہلی حکومت کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا تھا۔ کانگریس نے سوال اٹھایا کہ کیا یہی ہندوستان کی صحت کا نظام ہے جہاں مریضوں کو اپنی زندگی بچانے کے لیے اذیت سہنی پڑتی ہے؟ راہل گاندھی کی یہ ویڈیو تیزی سے وائرل ہو رہی ہے اور عوامی سطح پر بحث و مباحثے کا موضوع بن گئی ہے۔ لوگ صحت کے نظام میں بہتری اور حکومت کی ذمہ داریوں کے حوالے سے سوالات اٹھا رہے ہیں۔

پانی نہیں پینے اور قے سے پریشانی میں اضافہ

تحریک میں مزید 10 کسان شامل، کسانوں نے کہا ہم سب ڈلیوال جی کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہیں

نئی دہلی۔ کھنوری بارڈر پر کسان رہنما جگجیت سنگھ ڈلیوال کی تامرگ بھوک ہڑتال مسلسل 54 دنوں سے جاری ہے۔ ڈلیوال کی حالت دن بہ دن خراب ہوتی جا رہی ہے اور ان کی صحت کو لے کر سبھی فکرمند ہیں۔ اس دوران ڈاکٹروں نے میڈیکل بلیٹن جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ گزشتہ رات 12:25 بجے انہیں 3-4 مرتبہ قے آئی۔ انہوں نے رات میں صرف 150-200 ملی لیٹر پانی ہی پیا ہے۔ کسان رہنما ابھیمنو کوہاڑ نے بتایا کہ جگجیت سنگھ ڈلیوال کا میڈیکل چیک اپ کرنے والے ڈاکٹروں کو ان کی حالت کے بارے میں میڈیا کے توسط سے ملک کو بتانا چاہیے لیکن سرکاری ڈاکٹر اسے نہیں بتا رہے ہیں۔ اس دوران انہوں نے پنجاب حکومت پر ڈلیوال کی صحت کو لے کر جھوٹی رپورٹ سپریم کورٹ میں دینے کا بھی الزام لگایا۔

وہیں 10 مزید کسانوں نے جمعہ کو ہریانہ کی سرحد میں تامرگ بھوک ہڑتال کر رہے 111 کسانوں کے ساتھ ہی تحریک شروع کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ اس طرح بھوک ہڑتال کرنے والوں کی تعداد اب ڈلیوال سمیت 122 پہنچ گئی ہے۔ جو نئے کسان بھوک ہڑتال میں شامل ہوئے ہیں وہ ہیں دشرتھ ملک (ہسار)، وریندر کھوکھر (سونی پت)، ہنس بیر کھرب (سونی پت)، رنبیر بھوکر (پانی پت)، رام پال اُجھانا (جیند)، بیدی دہیا (سونی پت)، سریش جولہیڑا (جیند)، جگبیر بیروال (ہسار)، بلجیت سنگھ مار (جیند)، روہتاس راٹھی (پانی پت)۔ تحریک میں شامل ہوئے کسانوں نے کہا ہے کہ آج ملک کے کسان جگجیت سنگھ ڈلیوال کے دکھائے راستے پر چلتے ہوئے اپنی قربانی دینے کو تیار ہیں۔ ملک کے کسان اس بات کو سمجھ رہے ہیں کہ جگجیت سنگھ ڈلیوال ان کی زمینوں، کھیتی اور اگلی نسل کو بچانے کے لیے 53 دنوں سے تامرگ بھوک ہڑتال کر رہے ہیں اور ہم سب ان کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہیں۔ اس طرح دیکھا جا سکتا ہے کہ کھنوری بارڈر پر ڈلیوال کی حمایت میں روزانہ کسانوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ کسان رہنماؤں نے بتایا کہ ہفتہ کو پاتڑا میں سنیوکت کسان مورچہ (غیر سیاسی) اور کسان مزدور مورچہ کی مشترکہ میٹنگ پاتڑا گرودوارہ صاحب میں ہوگی۔

بلند ہمالیائی ماحول کیلئے موزوں وندے بھارت ایکسپریس ٹرین تیار

نئی دہلی۔ (یو این آئی) وادی کشمیر کو جموں اور باقی ہندوستان سے جوڑنے والی جموں و کشمیر میں ریلوے لائن کی تکمیل کے ساتھ ہی بلند ہمالیائی ماحول کے لیے موزوں وندے بھارت ایکسپریس ٹرین بھی تیار ہے۔ راجدھانی کے شکور بستی میں واقع یارڈ میں وندے بھارت ایکسپریس ٹرین کے دو ریک تیار کیے گئے ہیں اور ایک ریک کا ٹرائل بھی کیا گیا ہے۔ ریلوے کے تکنیکی ماہرین کا کہنا ہے کہ وادی کشمیر کے رابطے اور ترقی کے لیے ایک تاریخی لمحہ آ گیا ہے۔ ادھم پور۔سری نگر۔بارہمولہ ریل پروجیکٹ کی تکمیل ہندوستانی ریلوے کے لیے ایک اہم کامیابی ہے، جو کنیکٹیویٹی، ترقی اور شمولیت کے ایک نئے دور کی نشاندہی کرتی ہے۔ ریلوے کے ماہرین کے مطابق اس تاریخی سنگ میل کو جدید ترین وندے بھارت ایکسپریس متعارف کروانے سے مزید بلندی بڑھے گی، جسے خاص طور پر خطے کے مشکل موسم سرما کے حالات میں بغیر کسی رکاوٹ کے چلانے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وندے بھارت ایکسپریس کا ہائی ہمالیائی ایڈیشن انجینئرنگ کی عمدہ کارکردگی کا ایک اہم سنگ میل ہے۔ میک ان انڈیا اقدام کے تحت انٹیگرل کوچ فیکٹری (آئی سی ایف) کے ذریعہ تیار کردہ وندے بھارت ایکسپریس بھروسے، تحفظ اور مسافروں کے آرام کو یقینی بنانے کے لیے جدید ترین ٹیکنالوجی اور جدید خصوصیات سے لیس ہے۔ اس ٹرین کو وادی کشمیر کے انتہائی موسمی حالات کے لیے احتیاط سے ڈیزائن کیا گیا ہے، جو ہندوستانی ریلوے کی جدت اور علاقائی انضمام کے عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ جموں و کشمیر کے ماحول کے مطابق خصوصی بہتر حرارتی نظام میں بہت ساری اصلاحات کی گئی ہیں۔

پانی کے ٹینکوں اور بائیو ٹوائلٹ ٹینکوں کو جمنے سے روکنے کے لیے سلیکون ہیٹنگ پیڈز زیادہ گرم تحفظ کے سینسرز کے ساتھ حفاظت اور مکمل اعتماد کو یقینی بناتے ہیں۔ پائپ لائن کو گرم رکھنے کے لیے خصوصی پلمبنگ، خودکار ریگولیٹڈ ہیٹنگ کیبل پانی کو جمنے سے روکتی ہیں، ذیلی صفر درجہ حرارت میں بھی ہموار آپریشن کو یقینی بناتی ہیں۔ ہندوستانی بیت الخلا مسافروں کے آرام کو بڑھانے کے لیے بیت الخلاء کو گرم ہوا فراہم کرنے کے لیے ہیٹر اور سسٹم کے ساتھ ویکیوم سسٹم سے لیس ہیں۔ ٹرین میں خودکار ڈریننگ میکانزم لگایا گیا ہے تاکہ پلمبنگ لائنیں ڈریننگ سسٹم سے لیس ہوں تاکہ اسٹیبلنگ کے دوران جمنے سے بچا جا سکے۔ لوکو پائلٹ کیبن میں ونڈ شیلڈ میں شامل حرارتی عناصر ہیں۔

جمہوریت میں مضبوط اپوزیشن لازمی

گاندھی کی ہندوستان چھوڑو تحریک سے لے کر راہل کی بھارت جوڑو یاترا تک کی گونج سے لبریز اندرا بھون: کانگریس

نئی دہلی: انڈین نیشنل کانگریس نے حال ہی میں دہلی میں اپنے نئے ہیڈکوارٹر اندرا بھون کا باضابطہ افتتاح کیا تھا، جس میں پارٹی نے سرگرمیوں کا آغاز کر دیا ہے۔ کانگریس کے خزانچی اجے ماکن، جنرل سکریٹری برائے مواصلات جے رام رمیش اور میڈیا و تشہیر کے چیئرمین پون کھیڑا نے ہفتہ کو 'اندرا بھون' میں مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ اجے ماکن نے کوٹلہ مارگ پر واقع کانگریس پارٹی کے نئے دفتر کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے کہا، 'اندرا بھون' کو جدید سہولیات اور تاریخی ورثے کے عکاس کے طور پر تعمیر کیا گیا ہے۔ کانگریس کو 19 نومبر 2007 کو اس زمین کا الاٹمنٹ ملا تھا، جبکہ 2009 میں اس کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ تعمیراتی کام مکمل ہونے کے بعد 14 جنوری 2025 کو کمپلیشن کم او کیوپینسی سرٹیفکیٹ' جاری ہوا اور 15 جنوری کو کانگریس پارٹی نے یہاں کام شروع کر دیا۔ انہوں نے بتایا کہ اندرا بھون کو ایک ایسے مرکز کے طور پر ڈیزائن کیا گیا ہے جو نہ صرف پارٹی کا انتظامی مرکز ہوگا بلکہ اس کی جمہوری اقدار اور تاریخی ورثے کا آئینہ دار بھی ہے۔ یہ پانچ منزلہ عمارت 2100 مربع میٹر کے رقبے پر محیط ہے۔ اس میں 276 نشستوں کا

آڈیٹوریم مختلف میٹنگ رومز اور کانفرنس ہال موجود ہیں۔ یہاں تمام فرنٹل تنظیموں اور پارٹی کے سیلز کے عہدیداروں کے لیے نشستوں کا بندوبست کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ، اس جدید عمارت میں 134 درخت، 8675 پودے اور 264 آرٹ ورک اور تصاویر آویزاں ہیں۔ اجے ماکن نے مزید بتایا کہ دفتر میں موجود کیفیٹیریا کو نندلال بوس کی مشہور پینٹنگز سے آراستہ کیا گیا ہے، جو 1938 میں گاندھی جی کے کہنے پر ہری پورا کانگریس سیشن میں تیار کی گئی تھیں۔ گاندھی جی نے اس اجلاس کو ہندوستانی ثقافتی ورثے کی عکاسی کے لیے ترتیب دیا تھا، جو آزادی کی جدوجہد کا استعارہ تھا۔ پریس کانفرنس میں اجے ماکن نے کہا، ''کسی بھی جمہوریت میں مضبوط اپوزیشن کا کردار نہایت اہم ہوتا ہے۔ اندرا بھون نہ صرف کانگریس کی جمہوری جدوجہد بلکہ ملک کے آئینی اصولوں کی حفاظت کے عزم کی علامت ہے۔'' کانگریس کا نیا دفتر اپنے منفرد اور پائیدار ڈیزائن کے لیے جانا جائے گا۔ اس کی نمایاں خصوصیات میں سسٹین ایبل انرجی سسٹمز، شمسی توانائی کے پینلز، اور سنٹرل ایٹریم شامل ہے جو کھلے پن کا احساس دیتا ہے۔ کانگریس کے دستور میں شامل پانچ بنیادی اقدار یعنی جمہوریت، قوم پرستی، سیکولرازم، شمولیاتی ترقی اور انصاف کو دفتر کے استقبالیہ میں دکھایا گیا ہے۔ اس موقع پر جے رام رمیش نے کہا، ''اندرا بھون کی سیڑھیوں پر آزادی کی گونج اور راہل گاندھی کی 'بھارت جوڑو یاترا' کی آواز سنائی دیتی ہے۔ یہ دفتر ہماری جدوجہد، وراثت، اور جمہوریت کے فروغ کا مظہر ہے۔''

این سی پی امیدواروں کو ہراساں کیا گیا: وریندر

نئی دہلی۔ (یو این آئی) نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی) نے دہلی پولیس پر اپنے امیدواروں کو ہراساں کرنے کا الزام لگایا ہے۔ دہلی این سی پی کے وریندر سنگھ نے ہفتہ کو کہا کہ موجودہ حکومت این سی پی کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ سے مایوس ہو کر جان بوجھ کر نئی دہلی سے این سی پی کے امیدوار وشوناتھ اگروال کی نامزدگی میں خلل ڈال رہی ہے۔ وقت پر پہنچنے کے باوجود سیکورٹی اہلکاروں نے انہیں ویٹنگ روم میں بٹھا کر ان کا وقت ضائع کیا۔ انہوں نے کہا کہ کالکا سے جمیل خان، دیولی سے کیم چندرا جورا، تغلق آباد سے پریم کھٹانہ، مادی پور سے ہریش کمار، منگول پوری سے کھیم چند اور رٹھالہ کے امیدوار کے ساتھ بھی اسی طرح کے واقعات پیش آئے۔ ان میں سے بہت سے امیدواروں کی فیس بھی جمع کرائی جا چکی تھی لیکن پھر بھی ان کی نامزدگی میں رکاوٹ ڈالی گئی۔

دھوکہ دھی روکنے کے لیے آر بی آئی کا اقدام، بینکوں کو '1600' والے نمبر سے صارفین کو کال کرنے کی ہدایت

نئی دہلی۔ ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) نے سبھی بینکوں کو ہدایت دی ہے کہ لین دین کے مقصد سے صارفین کو کال کرنے کے لیے صرف 1600 فون نمبر سیریز کا ہی استعمال کریں۔ اگر بینک اور دیگر ریگولیٹیڈ ادارے تشہیری مقاصد کے لیے صارفین کو کال یا ایس ایم ایس کرتے ہیں تو انہیں 140 فون نمبر سیریز کا استعمال کرنا چاہیے۔ آر بی آئی کا ماننا ہے کہ ایسا کرنے سے مالی دھوکہ دہی پر لگام لگے گا۔ ساتھ ہی آر بی آئی نے بینکوں اور ریگولیٹیڈ اداروں کو اپنے کسٹمر ڈیٹا بیس کی نگرانی کرنے اور بیکار ڈیٹا کو ہٹانے کے لیے کہا ہے۔ بینکوں کو جاری سرکلر میں آر بی آئی نے مناسب تصدیق کے بعد رجسٹرڈ موبائل نمبر کو اَپڈیٹ کرنے اور منسوخ شدہ نمبروں سے جڑے کھاتوں کی نگرانی بڑھانے کو کہا ہے، جس سے لنک کیے گئے کھاتوں کو دھوکہ دہی میں شامل ہونے سے روکا جا سکے۔ آر بی آئی نے 31 مارچ 2025 سے پہلے ہدایات کی تعمیل کرنے کو کہا ہے۔ آر بی آئی نے بتایا کہ ڈیجیٹل لین دین کے پھیلاؤ نے صارفین کو سہولت فراہم کی ہے، لیکن اس سے دھوکہ دہی میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ یہ سنگین تشویش کا معاملہ ہے اور اس کے خلاف سخت کارروائی کی ضرورت کو نشان زد کرتا ہے۔ ایک دیگر سرکلر میں آر بی آئی نے بھی بینکوں سے کہا ہے کہ وہ بھی موجودہ اور نئے کھاتوں و لاکروں میں نامنی یقینی کریں۔ سینٹرل بینک نے کہا کہ بڑی تعداد میں کھاتوں میں کوئی نامنی نہیں ہے۔ نامنی سہولت کا مقصد کھاتا اکاؤنٹ ہولڈر کی موت پر کنبہ کے اراکین کی مشکلات کو کم کرنا اور دعووں کا جلد سے جلد نپٹارہ کرنا ہے۔ آر بی آئی نے مزید کہا کہ انرولمینٹ سہولت کا فائدہ اٹھانے دینے کے لیے بینک کھاتہ کھولنے والے فارم میں مناسب ترامیم کر سکتے ہیں۔

دہلی اسمبلی انتخاب: 981 امیدواروں کے ذریعہ 1521 نامزدگیاں، نئی دہلی سیٹ سے سب سے زیادہ پرچے بھرے گئے

نئی دہلی۔ الیکشن کمیشن کی اطلاع کے مطابق 5 فروری کو دہلی کے 70 اسمبلی حلقوں میں ہونے والے انتخاب کے لیے اس مرتبہ کُل 1521 پرچۂ نامزدگی داخل کیے گئے ہیں۔ چیف الیکٹورل افسر کے دفتر کے مطابق یہ نامزدگیاں سبھی 70 سیٹوں کے لیے 981 امیدواروں کے ذریعہ داخل کی گئی ہیں۔ نئی دہلی سیٹ پر سب سے زیادہ 40 اور کستور باگر سیٹ پر سب سے کم محض 9 پرچے بھرے گئے۔ جمع ہوئے پرچہ نامزدگی کی جانچ آج کی جائے گی اور امیدواری واپس لینے کی آخری تاریخ 20 جنوری ہے۔ چیف الیکشن کمیشن آف انڈیا کے مطابق پرچہ داخل کرنے کی آخری تاریخ 17 جنوری کو کُل 680 نامزدگیاں ہوئیں۔ الیکشن کمیشن کے مطابق وسط دہلی میں 99 امیدواروں کے ذریعہ 154 پرچہ نامزدگی داخل کیے گئے ہیں جبکہ مشرقی دہلی میں 79 امیدواروں کے ذریعہ کُل 119 پرچے بھرے گئے۔ شمالی دہلی میں 108 امیدواروں نے 183 جبکہ شمال مشرقی دہلی میں 80 امیدواروں نے 116 پرچہ نامزدگی داخل کیے ہیں۔ مغربی دہلی میں نانگلوئی جاٹ، موتی نگر، مادی پور، راجوری گارڈن، ہری نگر، تلک نگر اور جنک پوری انتخابی حلقوں سمیت 104 سیٹوں سے کُل 170 پرچہ نامزدگی حاصل ہوئے ہیں۔

نئی دہلی اسمبلی سیٹ پر سب سے زیادہ پرچہ نامزدگی داخل ہوئے ہیں۔ اس سیٹ کے لیے 29 امیدواروں نے 40 پرچے بھرے ہیں۔ نئی دہلی سیٹ پر عام آدمی پارٹی کے سربراہ اور دہلی کے سابق وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال کا مقابلہ دہلی کے دو سابق وزیر اعلیٰ کے بیٹوں سے ہے۔ کانگریس امیدوار سندیپ دیکشت سابق وزیر اعلیٰ آنجہانی شیلا دیکشت کے بیٹے ہیں جبکہ بی جے پی امیدوار پرویش ورما سابق وزیر اعلیٰ صاحب سنگھ ورما کے بیٹے ہیں۔ اس درمیان کستور با نگر اسمبلی سیٹ پر سب سے کم پرچہ نامزدگی داخل ہوا ہے۔ جہاں کُل 6 امیدواروں نے 9 پرچے داخل کیے ہیں۔ عاپ نے اس سیٹ سے رمیش پہلوان، کانگریس نے ابھیشیک دت اور بی جے پی نے نیرج بسویا کو میدان میں کھڑا کیا ہے۔ کالکاجی سیٹ سے کُل 18 امیدواروں نے 18 پرچہ نامزدگی داخل کیے ہیں۔ جہاں سے موجودہ وزیر اعلیٰ آتشی کا مقابلہ کانگریس کی الکا لامبا اور بی جے پی کے رمیش بدھوڑی سے ہے۔ عاپ نے مشہور استاذ اودھ اوجھا کو پٹپڑ گنج سیٹ سے میدان میں اتارا ہے، جہاں 11 امیدواروں سے 20 نامزدگی کے پرچے حاصل ہوئے ہیں۔ غور طلب ہے کہ سابق نائب وزیر اعلیٰ منیش سسودیا 2013 سے اس اسمبلی حلقہ سے انتخاب لڑ رہے تھے لیکن اب وہ جنگ پورہ اسمبلی سیٹ سے انتخاب لڑنے والے ہیں۔ جنگ پورہ کو 12 امیدواروں سے 19 پرچہ نامزدگی حاصل ہوئے ہیں۔ دہلی اسمبلی انتخاب کے نتائج کا اعلان 8 فروری کو ہونے والی ووٹوں کی گنتی کے ساتھ ہو جائے گا۔

تھوک جہاد کے خلاف دھامی کا سخت موقف، سخت کارروائی کا اشارہ

پتھورا گڑھ/نینی تال۔ (یو این آئی) اتراکھنڈ کے سرحدی پتھورا گڑھ کے دورے پر گئے وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے ہفتہ کو باگیشور میں سامنے آنے والے مبینہ تھوک جہاد کے خلاف سخت موقف ظاہر کیا اور کہا کہ یہ سختی سے نمٹا جائے۔ مسٹر دھامی نے کانگریس کو بھی نہیں بخشا اور کہا کہ کانگریس نے ووٹ بینک کی خاطر ہمیشہ لینڈ جہاد اور خوشامد کو فروغ دیا ہے۔

رام لیلا میدان میں پتھورا گڑھ کی میئر کلپنا دیولال کے حق میں جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ بی جے پی کی میئر امیدوار کلپنا دیولال اور دیگر کونسلر امیدواروں کو کامیاب بنائیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا عزم پتھورا گڑھ کو ایک مثالی اور خوبصورت شہر بنانا ہے اور اس کے لیے ضروری ہے کہ بلدیاتی اداروں میں بھی بی جے پی کی حکومت ہو۔ انہوں نے کہا کہ اگر ملک اور ریاست کے ساتھ ساتھ شہری اداروں میں بھی بی جے پی کی حکومت ہوگی تو ترقی تیزی سے ہوگی اور ترقیاتی منصوبوں کو نافذ کرنے میں تال میل ہوگا، انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اس میں نہ پڑیں۔

مرکزی حکومت کے غلط فیصلوں سے روزگار اور معیشت پر منفی اثرات مرتب ہوئے: فاروق عبداللہ

سری نگر۔ (یو این آئی) جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس کے صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ کا کہنا ہے کہ لوگوں نے عمر عبداللہ کی سرکار کو جو منڈیٹ دیا ہے اور اپنے قیمتی ووٹوں سے عوامی سرکار کو معرض وجود لایا اللہ اس حکومت کو اُن تمام وعدوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا کرے جو الیکشن منشور میں کئے گئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مشکلات اور چیلنجوں کی کوئی کمی نہیں ہے، خاص کر جموں و کشمیر میں بڑی تعداد میں نوجوان بے روزگار بیٹھے ہیں، 5 اگست 2019 کے فیصلوں اور اس کے بعد کے اقدامات سے یہاں کے روزگار پر بہت بُرا اثر پڑا اور معیشت بھی متاثر ہوئے نہ رہ پائی۔ ان باتوں کا اظہار ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے اجمیر میں راجستھان میں مقیم کشمیری تاجر اور طلباء وطالبات کیساتھ ملاقات کے دوران کیا۔ اس موقعے پر معاون جنرل سکریٹری ڈاکٹر شیخ مصطفےٰ کمال اور ایم ایل اے پونچھ اعجاز جان بھی تھے۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے تاجروں اور طلاب سے کہا کہ وہ اپنا کاروبار اور تعلیم جاری رکھیں اور جب بھی آپ کو کوئی مشکل درپیش ہو تو وہ جموں و کشمیر حکومت کی نوٹس میں لائی جائے۔ یاد رہے ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کل یعنی 17 جنوری درگاہ اجمیر میں نماز مغرب، نماز عشاء اور آج نماز فجر بھی ادا کی۔ دریں اثناء انہوں نے جئے پور میں ڈاکٹر گنگوال کے گھر جا کر تعزیت پُرسی کی اور ڈھارس بندھائی یاد رہے کہ اُن کی اہلیہ انتقال کر گئیں تھیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے ڈاکٹر حبیب اللہ اور نقوی خانوادے کی مزاج پُرسی بھی کی۔

تیجسوی سوشلزم، سیکولرازم اور سماجی انصاف کے اصولوں کو آگے بڑھا رہے ہیں: لالو

پٹنہ۔ (یو این آئی) راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے قومی صدر لالو پرساد یادو نے کہا ہے کہ جس سوشلزم، سیکولرازم اور سماجی انصاف کے اصولوں کو لے کر آر جے ڈی کی تشکیل ہوئی تھی، اسے قائد حزب اختلاف تیجسوی پرساد یادو آگے بڑھا رہے ہیں۔ آر جے ڈی کی قومی ایگزیکٹو کی میٹنگ ہفتہ کو مسٹر لالو یادو کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ اس موقع پر آر جے ڈی صدر نے کہا کہ تیجسوی بہت محنت کر رہے ہیں۔ اب تک وہ ہزاروں کلومیٹر کی یاترا کر چکے ہیں۔ یہ دیکھ کر خوشی ہوتی ہے کہ جس سوشلزم، سیکولرازم اور سماجی انصاف کے اصولوں کو لے کر آر جے ڈی کی تشکیل ہوئی تھی اسے وہ آگے بڑھا رہے ہیں۔ مسٹر تیجسوی نے کہا کہ یہ خوشی کی بات ہے کہ پارٹی کے یوم تاسیس کے موقع پر پارٹی کا جنرل کنونشن منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ آر جے ڈی بہت مشکل حالات میں بنی تھی۔ پارٹی قائدین سے رکنیت سازی کی بھرپور مہم چلانے کے ساتھ ہی ہر بوتھ پر کم از کم دو فعال ممبر بنانے کے لیے سنجیدگی سے لینے کو کہا۔ انہوں نے ہر بوتھ پر بوتھ کمیٹی کی تشکیل کو یقینی بنانے کو کہا۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی میں کوئی تقسیم نہیں ہوگی۔ پارٹی کے لیے کام کرنے والوں کو ہی پارٹی میں ذمہ داری دی جائے گی اور انہیں مناسب احترام دیا جائے گا۔ پارٹی میں کسی قسم کی بے ضابطگی برداشت نہیں کی جائے گی۔ میٹنگ میں پارٹی کے تنظیمی انتخابات (سیشن 2025-2028) کے لیے انتخابی پروگرام جاری کیا گیا۔ پارٹی کے قومی جنرل سکریٹری جے پرکاش نارائن یادو نے پارٹی کے سینئر لیڈر ڈاکٹر رام چندر پوروے کو نیشنل چیف الیکٹورل آفیسر اور پارٹی کے ترجمان چترنجن گگن کو اسسٹنٹ نیشنل چیف الیکشن آفیسر بنانے سے متعلق تجویز کو متفقہ طور پر منظور کیا۔ پارٹی کا اگلا قومی کنونشن پٹنہ میں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

عبدالقیوم انصاری کی برسی پرخراج عقیدت سیمینار اختتام پذیر

اے آئی پی ایم ایم پسماندہ برادری کے مسائل کو قومی سطح پر لے آیا: شارق

پٹنہ۔ آل انڈیا پسماندہ مسلم مہاج، بہار ریاست کی طرف سے پھلواری شریف، پٹنہ میں مرحوم عبدالقیوم انصاری کی برسی کے موقع پر ایک خصوصی خراج عقیدت سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام کا مقصد پسماندہ برادری کے عظیم رہنما مرحوم عبدالقیوم انصاری کے نظریات اور خدمات کو یاد کرنا اور معاشرے کو اتحاد، تعلیم اور ترقی کی راہ پر گامزن کرنا تھا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت کلام پاک اور عبدالقیوم انصاری کی تصویر پر پھول چڑھانے سے ہوا۔ ان کے لیے خصوصی دعائیں کی گئیں۔

پروگرام میں، انجم آرا (جے ڈی یو ترجمان) نے پسماندہ طبقے میں پسماندہ برادری کو ریزرویشن اور ان کی سیاسی شمولیت کو یقینی بنانے کے لیے وزیر اعلیٰ نتیش کمار کی کوششوں کی تعریف کی۔ سلیم پرویز (سابق چیئرمین مدرسہ ایجوکیشن بورڈ) نے کہا کہ وزیر اعلیٰ نتیش کمار کی قیادت میں پسماندہ برادری نے ہر میدان میں نمایاں ترقی کی ہے۔

مہاج کے قومی کارگزار صدر شارق ادیب نے کہا کہ آل انڈیا پسماندہ مسلم مہاج نے پسماندہ برادری کے مسائل کو قومی سطح پر اٹھانے میں اہم رول ادا کیا ہے۔ انہوں نے پسماندہ برادری کے تئیں وزیر اعظم نریندر مودی کے تعاون پر بھی روشنی ڈالی۔

تنظیم کے قومی کنوینر شمیم انصاری نے عبدالقیوم انصاری کی جدوجہد اور نظریات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ان کی تعلیمات آج بھی پسماندہ برادری کے لیے مشعل راہ ہیں۔

تنویر احمد (مرحوم قیوم انصاری کے پوتے) نے حکومت سے مرحوم کے معاوضے کی درخواست کی ہے۔ عبدالقیوم انصاری کو بھارت رتن سے نوازنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ وہ ایک سچے آزادی پسند اور محب وطن تھے۔ تنظیم کی توسیع کے بارے میں جانکاری دیتے ہوئے اے آئی پی ایم ایم کے قومی جنرل سکریٹری کمر الدین انصاری نے کہا کہ جلد ہی مہاراشٹرا اور تلنگانہ میں تنظیم کے دفاتر کھولے جائیں گے۔ تنظیم کے قومی نائب صدر اور بہار کے ریاستی انچارج سہیل الدین انصاری نے تمام سیاسی جماعتوں سے پسماندہ برادری کے لیے ایک محاذ یا پلیٹ فارم بنانے کی درخواست کی۔ پروگرام کے ڈائریکٹر ریاض الدین بکھو نے پسماندہ مسلم کمیونٹی سے اپیل کی کہ وہ تنظیم میں شامل ہو کر سماج کو متحد کریں۔ اس سیمینار میں دانشوروں، سیاست دانوں، سماجی کارکنوں اور پسماندہ سماج کی دیگر برادریوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ جس میں موجود مہمانوں کو تنظیم کی طرف سے شال اور سرٹیفکیٹ سے نوازا گیا۔

ڈاکٹر معراج الدین کے جانے سے جو خلا پیدا ہوا ہے اس کی بھرپائی بہت مشکل ہے: پروفیسر اسلم جمشید پوری

شعبۂ اردو، چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی میں تعزیتی جلسے کا انعقاد

میرٹھ: آج بڑے افسوس کا مقام ہے کہ میرٹھ کے دو لال ہمارے درمیان نہیں رہے جو کام ان دونوں نے کیے ان کے لیے وہ ہمیشہ یاد کیے جائیں گے۔ ڈاکٹر معراج الدین احمد نے ہر موقع پر شعبۂ اردو کا تعاون کیا۔ وہ نہ صرف ایک بہترین سیاست داں تھے بلکہ انہوں نے ہمیشہ ہر ضرورت مند کی مدد کی۔ ادب نواز اس قدر تھے کہ آئے دن ادبی محفلوں کا انعقاد کرتے رہتے تھے۔ بڑے بڑے ادبا و شعرا کی میزبانی میں ہمیشہ آگے آگے رہتے۔ انہوں نے میرٹھ و قرب وجوار میں ادبی محفلوں کو خوب پروان چڑھایا۔ ڈاکٹر معراج الدین کے جانے سے جو خلا پیدا ہوا ہے اس کی بھرپائی بہت مشکل ہے۔ یہ الفاظ تھے پروفیسر اسلم جمشید پوری کے جو شعبۂ اردو میں منعقد ڈاکٹر معراج الدین احمد [سابق وزیر حکومت اتر پردیش] اور سیاسی لیڈر اور ماہر تعلیم آنجہانی تارا چند شاستری کی یاد میں تعزیتی جلسے کے دوران اپنی تقریر میں ادا کر رہے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ تارا چند شاستری نے تعلیم کے فروغ میں نہایت اہم کردار ادا کیا۔ خصوصاً لڑکیوں کی تعلیم کے لیے اور وہ بھی بلا تفریق مذہب وملت۔ وہ ہندو مسلم اتحاد کے علمبردار تھے۔ انہوں نے سبھی کو تعلیم کے میدان میں آگے بڑھایا۔ دونوں ہی شخصیتوں کے نام پر ایوارڈ جاری ہونے چاہئیں۔ اس سے قبل پروگرام کا آغاز بی۔ اے آنرز کے طالب علم محمد طالب نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ آنجہانی تارا چند شاستری کا تعارف ڈاکٹر الکا وششٹھ اور ڈاکٹر معراج الدین احمد کا تعارف ڈاکٹر شاداب علیم نے پیش کیا۔ نظامت کے فرائض شعبے کے استاد ڈاکٹر آصف علی اور شکریے کی رسم ڈاکٹر ارشاد سیانوی نے انجام دی۔ اس موقع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے مائنارٹی ایجوکیشنل سوسائٹی کے صدر آفاق احمد خاں نے کہا کہ میرٹھ شہر دو ایسی عظیم شخصیتوں سے محروم ہوگیا ہے۔ ڈاکٹر معراج اور تارا چند شاستری نے سیاسی، سماجی اور تعلیمی میدان میں کارہائے نمایاں انجام دیے۔ ڈاکٹر سراج ایک عمدہ سیاست داں، انسان دوست اور ادب نواز انسان تھے۔ انہوں نے ادب کے فروغ کے لیے بڑی خدمات انجام دیں۔ اسی طرح تارا چند شاستری نے بھی میرٹھ میں مختلف تعلیمی ادارے قائم کرکے تعلیم کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔ میں دونوں ہی شخصیتوں کو دل کی گہرائیوں سے خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔ ذیشان خان نے کہا کہ دونوں ہی شخصیتیں ایسی ہیں جن کا نعم البدل ممکن نہیں۔ ڈاکٹر معراج الدین میں ان کی خاندانی روایت کی جھلک نظر آتی تھی۔ ان کے اخلاق سے بہت جلد لوگ متاثر ہوجاتے تھے۔ وہ لوگوں کی بھلائی کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ تارا چند شاستری بھی ایسی ہی شخصیت کے مالک تھے۔ وہ ایک سیکولر انسان تھے۔ ان کے کاموں میں سرسید کی جھلک نظر آتی ہے۔ تعلیم کے حوالے سے انہوں نے غریب بچوں کی بھی بہت مدد کی۔ دونوں ہی شخصیات اپنی خدمات کی وجہ سے ہمیشہ یاد کیے جائیں گے۔ معروف ڈراما نگار و ہدایت کار بھارت بھوشن شرما نے کہا کہ دونوں شخصیتوں کا جانا شہر کا بڑا نقصان ہے۔ یہ شخصیتیں ہمیشہ علم وادب سے جڑی رہیں۔ معراج صاحب ایک بہت سادہ اور ملنسار انسان تھے۔ ہمیشہ نہایت خلوص سے ملتے۔ میں دونوں کو دل کی گہرائیوں سے خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔ ڈاکٹر معراج الدین کے بھتیجے محمد نبیل نے کہا کہ میں ان کا بیٹا ہی تھا۔ وہ جس شعبے سے بھی جڑے اسے چار چاند لگادیے۔ وہ گلدستہ کا ایک خوبصورت پھول تھے۔ ہم ان کے کاموں کو آگے بڑھائیں گے اور اپنے دادا کے نام پر ایک ایوارڈ بھی جاری کریں گے۔ معراج الدین کے بیٹے محمد بدر نے کہا کہ میرے والد سیاسی مصروفیات کے باوجود آرٹ اور کلچر سے ان کا زبردست جڑاؤ قابل تعریف تھا۔ وہ کہا کرتے تھے کہ یہ تہذیب ہماری پہچان ہے اسے کبھی مت بھولنا۔ اگر میرے قلم سے کسی کی مدد ہوجائے تو اس سے اچھا کیا ہے۔ پاپا بہت سادہ مزاج اور غریب پرور انسان تھے۔ میں ان کے کاموں اور خوابوں کو پورا کرنے کی کوشش کروں گا۔ میرٹھ شہر کے ایم۔ ایل۔ اے رفیق انصاری نے کہا کہ ہمارے درمیان سے دو عظیم شخصیتیں چلی گئیں۔ ڈاکٹر معراج اور تارا چند شاستری دونوں کا ہی مزاج سیکولر تھا اور دونوں ہندو مسلم اتحاد کے علمبردار تھے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ ان کے صاحب زادے بھی ان کے نقش قدم پر چلیں۔ مختلف پارٹیوں سے جڑنے کے باوجود انہوں نے ہمیشہ سب سے رشتے قائم رکھے۔ سابق آئی اے ایس پربھات کمار رائے نے کہا کہ ڈاکٹر معراج اور سراج سے ہمارے گہرے تعلق رہے ہیں۔ دونوں ہی مجھ سے چھوٹے تھے ان کے جانے سے نہایت غم زدہ ہوں۔ آج کے دور میں ایسے خاندان بہت کم ملتے ہیں۔ آج جس طرح کا اندھیرا سماج میں پھیل رہا ہے ایسے وقت میں معراج صاحب جیسے سیاسی لیڈروں کی اشد ضرورت ہے۔ اگر آج معراج اور سراج کو اپنے دلوں میں زندہ رکھنا چاہتے ہیں تو ان کی وراثت کو آگے بڑھانا ہوگا۔ پروگرام میں ڈاکٹر ارشد اقبال، ڈاکٹر ایشور چند گمبھیر، سواتی شرما، ایڈوکیٹ ارشاد بے تاب، دیپک شرما، سید ریحان الدین اور پریتی گپتا وغیرہ نے بھی اظہار خیال کیا۔ اس موقع پر، انجینئر رفعت جمالی، بی بی شرما، شکیل سیفی، محمد عیسیٰ، نزہت اختر، سعید احمد سہارنپوری، محمد شمشاد، فرزانہ بنت عاصم، ونیت گویل، سندیپ گویل، سمت گورو، ہمانشو، پچن بنسل، عمائدین شہر اور کثیر تعداد میں طلبہ وطالبات موجود رہے۔

منقبتی محافل امروہہ کے ادبی وقار کو بلند کیے ہوئے ہے: سبط حیدر نقوی

امروہہ۔ سید معراج الحسن نقوی مرحوم کے پسر اکبر سید شان حیدر نقوی و جملہ برادران کی جانب سے حضرت علی کے یوم ولادت پر امروہہ میں تین روزہ جشن مولود کعبہ کے شاندار انعقاد پر شب گزشتہ شان حیدر نقوی کا محلہ بگلہ میں آئی ایم انٹر کالج اولڈ بوائز ایسوسی ایشن سالہ 2001 کی جانب سے شال پہنا کر استقبال کیا گیا اور انکو اس تین روزہ جشن کی کامیابی کی مبارکباد پیش کی گئی۔ شال پوشی اور گل پوشی کی رسم کے بعد اس تقریب استقبالیہ میں شاعر ضیا کاظمی امروہوی نے نعت پیش کی۔ دہلی سے تشریف لائے ہوئے فروغ احسن خان نے منقبت کے اشعار پیش کئے۔ علی عابدی امروہوی نے کہا کہ معراج الحسن نقوی مرحوم کے افراد خاندان لائق مبارکباد ہے جو گزشتہ 68 سالوں سے مسلسل جشن میلاد کعبہ کا کامیاب انعقاد کر رہے ہیں۔ رامش ولی نقوی نے کہا کہ امروہہ ایک ادبی شہر ہے اور امروہہ کی ادبی اور ثقافتی فضاء میں منقبتی محافل اپنی روایات کو برقرار رکھے ہوئے ہے، ان محافل کے ذریعے حضرت علی کی تعلیمات اور ان کا دیا ہوا امن کے پیغام کا بھی نشریات ہوتا ہے۔ پروگرام میں سید سبط حیدر، عرفان حیدر نقوی دبئی، نیوی کیپٹن اشعر رضا نقوی، ڈاکٹر عاطف خان، سید بابر عباس نقوی، علی عابدی امروہوی، سلیم اختر، عظیم زیدی، حاجی حسن زما، ارمان حیدر ساحل، شاندار مجتبیٰ امروہوی وغیرہ موجود تھے۔ اختتام سے قبل رامش ولی امروہوی نے سبھی کا شکریہ ادا کیا۔

کنیز فاطمہ چیریٹیبل ایجوکیشنل اینڈ سوشل ویلفیر کی جانب سے تہنیتی پروگرام

پریاگ راج۔ کنیز فاطمہ چیریٹیبل ایجوکیشنل اینڈ سوشل ویلفیر سوسائٹی، کریلی، الہ آباد کی جانب سے تہنیتی پروگرام کا انعقاد کنیز فاطمہ چیریٹیبل ایجوکیشنل اینڈ سوشل ویلفیر سوسائٹی کی جانب سے ایک تہنیتی پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس کے تحت مس شیرین ثمر کو نیٹ ۲۰۲۴ء میں ۹۹٫۸۹ فی صد نمبر لا کر ۷ اویں پوزیشن حاصل کی ہے۔ شیرین ثمر نے انٹیگرل یونیورسٹی، لکھنؤ سے اپنی بی ٹیک اور ایم ٹیک کی پڑھائی کی ہے۔ دونوں ہی امتحانات میں انھیں نمایاں کامیابی ملی اور اب وہ ڈیری پروڈکٹس میں ریسرچ کا ارادہ رکھتی ہیں۔ ان دنوں وہ اپنی ریسرچ سناپسس کی تیاری میں مشغول ہیں۔ ان کی محنت اور لگن کی ستائش اور بہتر مستقبل کی تمنا کرتے ہوئے کنیز فاطمہ سوسائٹی کے سرپرست جناب احسان اللہ انصاری صاحب نے غوث نگر واقع ان کی رہائش پر اس تہنیتی پروگرام کا انعقاد کیا جس کی صدارت معروف ادیب جناب کاظم عابدی نے کی اور پروفیسر صالحہ رشید بطور مہمان خصوصی موجود رہیں۔ اس موقعہ پر شیرین کے والد جناب ثمر علی خان اور ان کی اہلیہ محترمہ کی گلپوشی اور شال پوشی کر کے توصیفی سند پیش کی گئی۔ انھیں ایسی ہونہار بیٹی کی تعلیم و تربیت کرنے کی داد و ستائش کرتے ہوئے مبارکباد پیش کی گئی۔ مس شیرین ثمر اس پروگرام میں آن لائن موجود رہیں۔ دراصل کنیز فاطمہ سوسائٹی نے ایک نئی رسم کا آغاز کیا ہے کہ وہ ہونہار طلبہ کے والدین کی ان کی رہائش گاہ پر پہنچ کر تہنیت پیش کرے گی۔ اس سلسلہ کا یہ پہلا پروگرام تھا۔ جناب اسرار انصاری، محترمہ رضیہ خاتون، مس مریم احسان اللہ وان کی والدہ، بیبی فاطمہ زہراء، جناب محمد آفاق احمد و دیگر شرکاء نے اس محفل کو رونق بخشی اور اس نئی شروعات کی خوب ستائش کی ساتھ ہی شیرین کو روشن مستقبل کی دعا دی۔

درد پنہاں ہیں میری ذات کے اندر کتنے۔ ایک قطرے میں سمٹ آئے سمندر کتنے

بزم عزیزاں کی زیر قیادت باوقار شعری نشست

سہارنپور (احمد رضا) مغربی اتر پردیش کی سرگرم سوشل اور ادبی تنظیم "بزم عزیزان سخن" کے زیر اہتمام پہلی شاندار، باوقار اور بیحد خوبصورت "شعری نشست" کا انعقاد بزم کے جنرل سیکرٹری ڈاکٹر رئیس کمال صاحب کے دولت خانہ، آزاد کالونی میں کیا گیا۔ جسمیں نو منتخب "بزم عزیزان سخن" کے عہدیداران کے اسماء گرامی سے لوگوں کو روشناس کرایا گیا۔ بزم کے صدر۔ عاصم پیرزادہ صاحب، نائب صدر۔ عدیل تابش صاحب، جنرل سیکرٹری۔ ڈاکٹر رئیس کمال صاحب و خازن۔ سیّد راشد صاحب و افضال امیر صاحب وغیرہ شامل ہیں۔ بزم کے جنرل سیکرٹری بہترین شاعر، ادیب اور صحافی ڈاکٹر رئیس کمال صاحب نے "بزم عزیزان سخن" کے اغراض و مقاصد پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ یہ "بزم عزیزان سخن" میرے والد حضرت صوفی الحاج عبدالعزیز قادری، چشتی، صابری، افتخاری، شریفی کی یاد میں قائم کی گئی ہے۔ صوفی صاحب، بہترین مفکر، ادیب، شاعر محب اردو اور نیک دل انسان تھے۔ آپ ہمیشہ اُردو زبان کے فروغ اور ارتقاء کیلئے محنت کرتے رہے۔ ڈاکٹر صاحب نے آگے کہا کہ اگر ہمیں اُردو زبان کو بچانا ہے تو اسکے پیغام کو سماج کے ہر فرد تک پہنچانا ہوگا۔ اُردو پڑھیئے۔ اُردو بولئے۔ اُردو لکھیئے۔ "بزم عزیزان سخن" کے صدر۔ محترم عالی جناب عاصم پیرزادہ صاحب جو عالمی شہرت یافتہ شاعر، متعدد کُتب کے خالق ہیں نے بزم کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ "بزم عزیزان سخن" صوفی عزیز صاحب کیلئے ہمارا نذرانہ عقیدت و خراج محبت ہے۔ صوفی صاحب کی اُردو زبان کے تئیں کی گئی کاوشوں کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ آپ نہ صرف ایک بہترین نعتیہ شاعر تھے بلکہ ایک زبردست عاشق رسول تھے اور صوفیت کے مشن کو ہمیشہ بڑھانے کا کام کرتے رہے۔ "بزم عزیزان سخن" پر اجمالی روشنی ڈالنے کے بعد "شعری نشست" کا آغاز میں صوفی عبدالعزیز صاحب کی بہترین اور شاندار نعت پاک۔ ڈاکٹر رئیس کمال صاحب نے بیحد خوبصورت ترنم میں پیش کی۔

میرے مصطفیٰ میرے مجتبیٰ
تیرے مرتبہ کا کسے پتہ
سر فرش بھی تو رواں دواں
سر عرش بھی تیرا نقش پا

اس کامیاب اور روح پرور نشست کی نظامت کے کامیاب فرائض ڈاکٹر عاصم پیرزادہ صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں بخوبی انجام دیئے۔ نشست کی صدارت سماجی کارکن، سینئر سیاسی رہنما جناب حاجی محمود سامانی صاحب نے فرمائی۔ شعری نشست میں موجود شعراء اکرام کے کلام کا ایک ایک شعر قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

بدن میں پھیل جاتا ہے زخم دریا سا
تمہارے شہر میں کیا کوئی چارہ گر بھی نہیں
(عدیل تابش)

کاٹتا ہے خوب درزی اور پھر سیتا ہے خوب
امن کا نسخہ لکھا جاتا ہے یوں قینچی کے ساتھ
(ڈاکٹر عاصم پیرزادہ)

درد پنہاں ہیں میری ذات کے اندر کتنے
ایک قطرے میں سمٹ آئے سمندر کتنے
(ڈاکٹر رئیس کمال)

ساز دل خاموش ہے آواز بھی بیٹھی ہوئی
مستقل درد جگر ہے اور دوا کچھ بھی نہیں
(اسلم محسن)

بھوکے غرض کے لمحہ بہ لمحہ قدم قدم
بے لوث التفات کا پیاسا کوئی نہیں
(مستقیم روشن)

جوانی کو بڑھاپا کھا رہا ہے
ہمیں یہ آئینہ سمجھا رہا ہے
(سیّد راشد)

روئے تاباں پہ سیاہ زُلف یوں لہرائی ہے
چاند بھی جس کے حسیں رُخ کا تماشائی ہے
(سیّد انور صابری)

محلوں کی نہ کر بات میرے سامنے بیٹے
محنت کی کمائی سے گزارا بھی بہت ہے
(طاہر امین)

لازم ہے جسے رہنا سرتاج اُمم بن کر
وہ خاص جماعت ہے سرکار دو عالم کی
(افضال امیر)

مسلسل بڑھتا رہتا ہے اندھیرا کم نہیں ہوتا
زمانہ غم تو دیتا ہے شریکِ غم نہیں ہوتا
(فیاض ندیم)

یقین تب ہوا ہمیں کہ آستیں میں سانپ ہے
ہر ایک بات راز کی اِدھر جب اُدھر گئی
(خرم سلطان)

آنکھوں کی مینا جام پلا
چھپ کے نہیں سر عام پلا
(راؤ محمد اصغر)

وہ ظالم سے بڑا ظالم ہے انصر
جو ظالم کی طرف داری کریگا
(انصر سہارنپوری)

ہر طرف دیکھ لے چہرے کی خریداری ہے
پیار کی آڑ میں ہر سمت سیاہ کاری ہے
(ڈاکٹر نوشاد خان)

نشست میں موجود ایڈوکیٹ حسیب احمد، عارف ملک، اسلوب احمد، غفور احمد، شاہزیب خان، سلیم احمد، زبیر احمد، اسلام احمد وغیرہ سامعین نے سبھی شعراء اکرام کے بہترین کلام کو بھرپور داد و تحسین سے نوازا۔

ہمارا معاشرہ اور تعلیم کی ضرورت عنوان سے پروگرام

ایودھیا: مدرسہ نور الاسلام حبیبیہ وزیر گنج فیض آباد میں "ہمارا معاشرہ اور تعلیم کی ضرورت" عنوان سے پرنسپل محمد یحییٰ کی زیر صدارت و محمد سمیر کی زیر نظامت میں تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز حافظ محمد طیب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ طالبہ مہک بانو نے نعت پاک پیش کیا۔ پروگرام میں ستارۂ اردو ایوارڈ سے سرفراز محمد شفیع نیشنل انٹر کالج ہنسور امبیڈکر نگر کے استاد محمد اسلم خان نے بطور مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تعلیم کسی بھی قوم یا معاشرے کے لئے ترقی کی ضامن ہے۔ تعلیم حاصل کرنے کا مطلب صرف اسکول، کالج یونیورسٹی سے کوئی ڈگری لینا نہیں بلکہ اسکے ساتھ تمیز اور تہذیب سیکھنا بھی شامل ہے۔ پرنسپل محمد یحییٰ نے کہا کہ تعلیم انسان کو انسانیت سے دوستی کے لئے اخلاقی تعلیم کا درس دیتی ہے۔ اسی تعلیم کی وجہ سے زندگی میں خدا پرستی، عبادت، محبت خلوص، ایثار، خدمت خلق اور ہمدردی کے جذبات بیدار ہوتے ہیں۔ محمد سمیر نے کہا کہ آج کا دور کمپیوٹر اور ایٹمی ترقی و سائنس اور صنعتی ترقی کا دور ہے۔ مگر اسکولوں میں بنیادی عصری تعلیم ٹیکنیکل تعلیم، انجینیرنگ، ڈاکٹری اور مختلف جدید علوم حاصل کرنا آج کے دور کا لازمی تقاضہ ہے۔ حافظ محمد طیب نے کہا کہ اسلام میں تعلیم حاصل کرنا فرض کیا گیا ہے۔ آج کے اس پرآشوب اور تیز ترین دور میں تعلیم کی ضرورت، بہت اہمیت کا حامل ہے۔ چاہے زمانہ کتنا ہی ترقی کر لے لیکن تعلیم کی اہمیت کم نہیں ہوسکتی۔ ذوالفقار علی نے کہا کہ تعلیم وہ زیور ہے جو انسان کا کردار سنوارتی ہے۔

آزادی کی خاطر علماء نے انگریزوں کے خلاف ہوکر اپنی زندگیاں قربان کردیں: مفتی مسیح الدین قاسمی

کانپور: برصغیر میں مسلمانوں کے علماء کا ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد میں ایک اہم کردار تھا۔ ان علماء نے نہ صرف مذہبی رہنمائی فراہم کی بلکہ سیاسی، سماجی اور ثقافتی میدان میں بھی نمایاں کام کیا۔ ان کے کردار کو بے شمار قربانیوں اور محنتوں کے ذریعے جانا جا سکتا ہے۔ جب انگریزوں نے ہندوستان میں اپنی حکمرانی قائم کی تو مسلمانوں کے علماء نے پہلے دن سے ہی ان کے خلاف مزاحمت شروع کر دی تھی۔ ہندوستانی مسلمانوں نے اپنی مذہبی اور ثقافتی آزادی کی حفاظت کے لئے انگریزوں کے خلاف کئی تحریکوں میں حصہ لیا۔ 1857 کی جنگ آزادی میں علماء نے ایک اہم رول ادا کیا۔ یہ جنگ جو کہ انگریزوں کے خلاف ہندوستانی عوام کی پہلی مشترکہ بغاوت تھی، مسلمانوں کے علماء نے اس میں حصہ لیا۔ مولانا فضل الرحمن اور دیگر علماء نے اس جنگ میں مجاہدین کی رہنمائی کی اور مذہبی جذبات کو بغاوت کے حق میں ابھارا۔ 1900 کی دہائی میں دارالعلوم دیوبند جیسے تعلیمی ادارے قائم ہوئے جنہوں نے آزادی کی تحریک میں نمایاں کردار ادا کیا۔ دارالعلوم دیوبند کے علماء نے سیاسی طور پر مسلمانوں کو انگریزوں کے خلاف متحد کیا۔ مولانا محمود الحسن اور مولانا ابوالکلام آزاد جیسے رہنماؤں نے یہاں تعلیم حاصل کی اور ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد میں حصہ لیا۔ مذکورہ خطاب مفتی مسیح الدین قاسمی استاذ جامعہ عربیہ اشاعت العلوم قلی بازار کانپور نے یوم جمہوریہ کے پیش نظر اپنی نسل نو کو آزادیٔ ملک میں ہمارے اسلاف کی قربانیوں سے روشناس کرانے کیلئے مولانا ابوبکر ہادی قاسمی کے زیر نگرانی شہری جمعیۃ علماء کانپور کے زیر اہتمام و قاضیٔ شہر کانپور حافظ عبدالقدوس ہادی نائب صدر جمعیۃ علماء اتر پردیش کے زیر سرپرستی میں منعقدہ 'تحفظ آئین ہند اور ہمارے اسلاف کی قربانیاں عشرئے کے تیسرے تقریب بمقام مسجد شیخ للن قلی بازار کانپور میں بعد نماز مغرب کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ مولانا ابوالکلام آزاد نے انگریزوں کے خلاف آزادی کی تحریک کو بھرپور انداز میں چلایا۔ وہ نہ صرف ایک عظیم عالم تھے بلکہ ایک سیاسی رہنما بھی تھے۔ انہوں نے کانگریس کے پلیٹ فارم سے انگریزوں کے خلاف بھرپور جدوجہد کی۔ ان کی تقاریر اور تحریریں تحریک آزادی میں حوصلہ افزائی کا باعث بنیں۔ 1919 میں خلافت تحریک شروع ہوئی جو مسلمانوں کے مذہبی جذبات کی نمائندگی کرتی تھی اور انگریزوں کے خلاف تھی۔ مولانا محمد علی جوہر اور ان کے بھائی شعیب علی جوہر نے اس تحریک کی قیادت کی۔ اس تحریک نے ہندوستانی مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم فراہم کیا جس کے ذریعہ وہ اپنی مذہبی آزادی کی حفاظت کے لئے انگریزوں کے خلاف آواز بلند کرتے رہے۔ ان علماء نے آزادی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کردیں۔ ان میں سے کچھ نے جیل کی سزا کاٹی، اور کچھ نے اپنے ملک کی آزادی کے لئے جان کی قربانی دی۔ ان علماء کی قربانیاں اور عزم آج بھی ہندوستان کی آزادی کی تاریخ میں ایک سنہری باب کی حیثیت رکھتی ہیں۔ یقیناً، مسلم علماء نے ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد میں ایک ناقابل فراموش کردار ادا کیا اور آج بھی ان کی قربانیاں قوم کے لئے ایک عظیم سرمایہ ہیں لیکن اتنا سب کچھ اپنے ملک عزیز ہندوستان کیلئے قربان کرنے کے بعد بھی کچھ لوگ ہمارے حب الوطنی ہونے کا ثبوت طلب کرتے ہیں اور ہمیں اپنے ہی ملک میں غیر محسوس کرنے پر مجبور کر رہے ہیں لہٰذا اپنے اکابرین کی قربانیوں کو جانیں، تاریخ کا مطالعہ کریں اور کند ذہن تنگ نظر رکھنے والوں کا جواب علمی صلاحیت کے ساتھ دیں کیونکہ ہماری تاریخ ملک کی خاطر قربانیوں سے بھری پڑی ہیں بس کمی ہے تو اسے جاننے کی۔ آج سبھی حضرات یہ عہد کریں کہ آئندہ یوم جمہوریہ کے موقع پر سبھی لوگ اپنے اکابرین اور اسلاف کی ملک عزیز کی آزادی کیلئے قربانیوں کا مطالعہ کریں گے اور انہیں ذہن نشین کرلیں گے۔ تقریب کی صدارت حافظ محمد عالم امام مسجد شیخ للن نے کی۔ اس موقع پر مصلیان مسجد وعامۃ المسلمین نے شرکت کی۔

اے ایم یو میں منعقدہ سیمینار میں قوم کی تعمیر میں زبانوں کے کردار پر گفتگو

علی گڑھ، 18 جنوری: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے شعبہ لسانیات نے بھارتیہ بھاشا سمیتی، وزارت تعلیم، حکومت ہند کے اشتراک سے یک روزہ سیمینار بعنوان "قوم کی ترقی میں زبانوں کا کردار" کا اہتمام کیا۔ آرٹس فیکلٹی لاؤنج میں افتتاحی اجلاس سے بطور مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے اے ایم یو کی وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون نے شعبہ لسانیات کو اس کی تعلیمی حصولیابیوں کے لئے مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے ذہنی افق کی توسیع، ذاتی شناخت اور قومی ترقی میں زبانوں کے اہم کردار پر گفتگو کرتے ہوئے جدت و ترقی کے لیے زبان کو ایک محرک قرار دیا۔ انہوں نے قومی ترقی کے لیے اجتماعی علم کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ مہمان اعزازی، شعبہ انگریزی کے استاد پروفیسر رضوان خان نے تقریب کے انعقاد میں بھارتیہ بھاشا سمیتی کے تعاون کو بطور خاص سراہا۔ انہوں نے پروفیسر وارثی اور ان کی ٹیم کی جانب سے سیمینار کے انعقاد کو خوش آئند قرار دیا اور حکمرانی، سماجی شناخت اور تعلیمی ترقی میں زبان کو ایک متحد کرنے والی طاقت بتایا۔ اپنے ویڈیو خطاب میں بھارتیہ بھاشا سمیتی کے چیئرمین پدم شری چامو کرشنا شاستری نے اتحاد کو فروغ دینے میں مادری زبانوں کے بلند کردار کے سلسلہ میں وزیر اعظم کے وژن پر زور دیا۔ انہوں نے تعلیم میں ہندوستانی زبانوں پر قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے فوکس اور سبھی 22 سرکاری زبانوں میں تعلیمی مواد کو قابل رسائی بنانے کے سلسلہ میں حکومت کی کوششوں پر روشنی ڈالی۔ 2011 کی مردم شماری کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے ہندوستان کے بھرپور لسانی تنوع کا ذکر کیا جس میں کلاسیکی، علاقائی اور قبائلی زبانیں شامل ہیں۔ اپنے خطبہ استقبالیہ میں شعبہ لسانیات کے چیئرمین پروفیسر ایم جے وارثی نے وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون کا بطور خاص شکریہ ادا کیا اور معزز مندوبین اور اسکالرز کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے ہندوستانی زبانوں کو فروغ دینے میں قومی تعلیمی پالیسی کے اہم کردار کا ذکر کیا۔ ایمپھی انسٹی ٹیوٹ آف انگلش اینڈ ریسرچ کے ڈائریکٹر پروفیسر شانتنو گھوش نے اپنے کلیدی خطاب میں زبان اور قومی شناخت کے گہرے تعلق پر روشنی ڈالی۔ ہندوستان میں انگریزی کے وسیع پیمانے پر استعمال کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے طلبہ کی زبان کے سلسلہ میں ترجیح میں لچک پیدا کرنے کی وکالت کی۔ دہلی یونیورسٹی کے سابق استاد پروفیسر آر سی شرما نے ہندوستانی زبانوں کا رتبہ بلند کرنے کے سلسلہ میں بھارتیہ بھاشا سمیتی کی کوششوں کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ یہ زبانیں خواندگی کو فروغ دینے اور عوام کو بااختیار بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ فیکلٹی آف آرٹس کے ڈین پروفیسر ٹی این ستھیسن نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ زبان ترسیل و ابلاغ سے آگے بڑھ کر ثقافتی ورثے کی عکاسی کرتی ہے۔ مہمان اعزازی جناب مسعود علی بیگ نے زبان کو کلیدی شعبوں خصوصاً تعلیم سے ضم کرنے کی ضرورت پر زور دیا تاکہ اس کے ثقافتی جوہر کو محفوظ رکھا جاسکے۔

پیرامیڈیکل کالج علاقہ کو بہتر تعلیم وصحت فراہم کرنے میں سنگ میل ثابت ہوگا: مولانا ظہیر انور قاسمی

سنت کبیر نگر: 18 جنوری (پی این ایس) دارالعلوم اسلامیہ بستی کے ناظم مولانا ظہیر انور قاسمی نے سمریاواں ترقیاتی بلاک کے مونڈا ڈیہ بیگ میں عبدالروف چودھری "اے آر سی" اسپتال اور پیرامیڈیکل کالج کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس دوران انہوں نے کہا کہ یہ کالج علاقے کے لوگوں کو بہتر تعلیم فراہم کرنے میں سنگ میل ثابت ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اے آر سی ڈگری کالج اعلی تعلیم کے میدان میں نمایاں خدمت انجام دینے کے بعد اب میڈیکل کورسز اور اسپتال کا نظم بہت اچھا ہے۔ علاقہ کی عوام کے لیے نفع بخش ثابت ہوگا۔ طبی سہولت ملے گی۔ اے آر سی اسپتال اور پیرامیڈیکل کالج کے ڈائریکٹر شمشیر احمد پردھان نے کہا کہ کالج میں بی ایس سی نرسنگ، جے این ایم کورسز چلائے جائیں گے۔ ہسپتال میں 100 بستر ہوں گے۔ اب علاقے کے لوگوں کو ادھر ادھر بھٹکنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ بہتر سہولت کے ساتھ اسپتال قائم کیا جارہا ہے۔ کوشش ہیکہ چھ ماہ میں اسپتال تیار ہوجائے۔ علاقے میں صحت وطب کے لیے اسکی بیحد ضرورت تھی۔ اسکا فائدہ پورے ضلع کی عوام بالخصوص سپہ اجیار کو ملے گا۔

گڈو مسلم نام بدل کر دبئی بھاگ گیا: میڈیا رپورٹس

پریاگراج: 18 جنوری (پی این ایس) پریاگ راج میں بم دھماکوں کے ملزم اور عتیق احمد گینگ کے ایک اہم رکن گڈو مسلم آج بھی ایک معمہ بنا ہوا ہے۔ لیکن اب اس معاملے میں ایک نیا انکشاف سامنے آیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق وہ گزشتہ ماہ دبئی فرار ہوگیا ہے۔ وہ 6 دسمبر کو اتحاد ایئر لائنز کی کولکتہ۔ دبئی پرواز سے کولکاتا ایئرپورٹ سے روانہ ہوا۔ اس نے سید وصی الدین کے نام کا جعلی پاسپورٹ استعمال کیا۔
انتہائی شاطر گڈو مسلم کا کافی عرصہ تک کوئی سراغ نہیں مل سکا۔ اب یہ بات سامنے آئی ہے کہ وہ سیکیورٹی اداروں کو چکمہ دے کر فرار ہوگیا ہے۔ پولیس اس معاملے کی جانچ کر رہی ہے تا کہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ جعلی پاسپورٹ بنانے میں اس کی کس نے مدد کی تھی۔

گوتم بدھ نگر پولیس کمشنریٹ نے کولڈ ریلیف پروگرام کا افتتاح کیا

3000 کمبل اور 2400 ترپال سیٹ تقسیم کیے جائیں گے

گوتم بدھ نگر: 18 جنوری (پی این ایس) ایچ سی ایل فاؤنڈیشن اور CHETNA کے اشتراک سے گوتم بدھ نگر پولیس کمشنریٹ کی قیادت میں آج ایک اہم امدادی پہل شروع کی گئی۔ پروگرام کا افتتاح اے سی پی نوئیڈا ون نے کیا، جس دوران انہوں نے سرد موسم کے دوران کمزور طبقے اور لاچاروں و بے سہارا لوگوں کی مدد کرنے کے عزم پر زور دیا۔ اے سی پی نوئیڈا ون نے کہا کہ اس پہل کے تحت 3,000 کمبل، 2,400 ترپال سیٹ اور 900 گرم جیکٹیں لوگوں کو تقسیم کی جائیں گی تا کہ سخت سردی سے نمٹنے میں ہم ان کی مدد کرسکیں۔ تقسیم کی مہم کا آغاز سیکٹر 126 میں تھپے پرندے سمپرک بندو سے ہوا، جس دوران علاقے میں پسماندہ خاندانوں کو انتہائی ضروری امداد فراہم کرنے کی ہمدردانہ کوشش کا آغاز کیا گیا۔

مہاکمبھ: یوپی کی جی ڈی پی میں ایک فیصدی اضافے کا امکان

روزگار میں اضافہ ہوگا اور چھوٹے بڑے تاجروں کی جیبوں میں پیسہ آئے گا

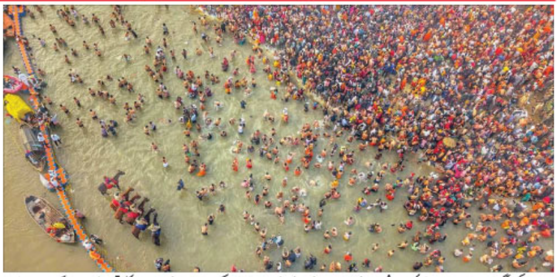

مہاکمبھ نگر:18 جنوری (یو این آئی) معاشی حلقے سے جڑے ماہرین کا ماننا ہے کہ 45 دنوں تک چلنے والے مہاکمبھ کے دوران ہونے والے کاروبار سے نہ صرف روزگار اور منافع میں اضافہ ہوگا بلکہ اترپردیش کی جی ڈی پی میں ایک فیصدی یا اس سے بھی زیادہ اضافے کا امکان ہے۔ ماہرین کا یہ بھی کہنا ہے کہ دنیا بھر سے آنے والے عقیدت مندوں کی جانب سے کیے جانے والے اخراجات سے طلب میں اضافہ ہوگا، پیداوار بڑھے گی، روزگار میں اضافہ ہوگا اور چھوٹے بڑے تاجروں کی جیبوں میں پیسہ آئے گا۔ یہی نہیں، حکومت کو اس تقریب سے بھاری آمدنی بھی ملے گی، جس کا استعمال ریاست کے بنیادی ڈھانچے میں کیا جائے گا اور جی ایس ٹی کی وصولی میں بھی زبردست اضافہ ہوگا۔ ملک کے معروف سی اے اور ماہر اقتصادیات پنکج گاندھی جیسوال کے مطابق، اس سال کے مہاکمبھ کے اعداد و شمار جیسا کہ حکومت دعویٰ کررہی ہے اس کے ہونے سے ہی نامینل اور ریئل دونوں جی ڈی پی کے اعداد میں ایک فیصد تک کا اضافہ ہوسکتا ہے۔

اترپردیش حکومت کے مطابق اس مہاکمبھ میں ہندوستان اور بیرون ملک سے تقریباً 45 کروڑ لوگ آئیں گے۔ وہ کاشی، ایودھیا، چترکوٹ سمیت ملک کے کئی حصوں کا دورہ کریں گے۔ اگر ہم کمبھ میں آنے والے فی شخص کے اوسط اخراجات کو شامل کریں تو اوسطاً فی شخص کو تقریباً 10 ہزار روپے خرچ ہو سکتے ہیں۔ ایسے میں اگر ہم 10,000 روپے فی شخص کے اس خرچ کو 45 کروڑ روپے سے ضرب دیں تو یہ تقریباً 4.5 لاکھ کروڑ روپے بنتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر ہم اسے 10 فیصد تخمینہ رسک کے نام پر 4 لاکھ کروڑ روپے سے تھوڑا کم مان لیں، تب بھی یہ معیشت میں جان پھونکنے کے لئے کمال کا ہندسہ ہے۔ کمبھ کی معاشیات نہ صرف سہ ماہی اعداد و شمار کو مضبوط کرے گی بلکہ ملک کی سالانہ قومی GDP اور معیشت کو بھی مضبوط کرے گی۔ جیسوال کے مطابق اس مہاکمبھ میں حکومت کی سرمایہ کاری سے کئی گنا منافع ملے گا۔ ڈبل انجن حکومت مہاکمبھ کے انعقاد پر کل تقریباً سولہ ہزار کروڑ روپے خرچ کررہی ہے۔ اگر ہم اسے بنیاد کے طور پر لیں تو خود حکومت کی آمدنی کئی گنا بڑھ جائے گی۔ مثال کے طور پر، اگر ہم اوسطاً 4 لاکھ کروڑ روپے، جی ایس ٹی کی وصولی کا حساب لگائیں، تو یہ تقریباً 50 ہزار کروڑ روپے ہوگا۔ اگر ہم انکم ٹیکس اور دیگر سہولیات کے بالواسطہ ٹیکس کو اس خرچ سے حاصل ہونے والی آمدنی پر شامل کریں تو یہ ایک لاکھ کروڑ روپے تک پہنچ جائے گی۔ پریاگ راج کے معروف سی اے انیل گپتا کے مطابق مہاکمبھ کے جذباتی پہلو کے ساتھ معاشی پہلو بھی بہت اہم ہے۔ حکومت نے اس بار مہاکمبھ کے لیے جو سرمایہ کاری کی ہے اس سے بڑے پیمانے پر آمدنی بھی ہوگی۔ ریل، ٹرانسپورٹ، بجلی اور کمبھ میلے کے لیے کرایہ پر دی گئی زمین سے بہت زیادہ آمدنی ہوگی۔ اگر ہم ان سب کو ایک ساتھ رکھیں تو حکومت کے پاس جی ایس ٹی اور پورے انفراسٹرکچر سے تقریباً 1 لاکھ کروڑ روپے کمانے کی صلاحیت ہے۔ جب حکومت اس آمدنی کو انفراسٹرکچر میں لگائے گی تو اس کا اثر یقیناً معیشت پر بھی نظر آئے گا۔ معلومات کے مطابق دنیا بھر سے لوگ آ رہے ہیں، اس سے سیاحت کو بڑا فروغ ملے گا۔ اگر ہم صرف پریاگ راج کی بات کریں تو پہلے یہاں 5 سٹار، 7 سٹار ہوٹل نہیں تھے، اب یہ سب یہاں بن رہے ہیں۔ یقیناً ان تمام عوامل کی وجہ سے جی ڈی پی میں ایک فیصد کی شرح نمو آرام سے حاصل کی جائے گی۔ جہاں تک جی ایس ٹی کا تعلق ہے، اگر ہم پریاگ راج سمیت پوری ریاست کو دیکھیں تو دسمبر، جنوری اور فروری میں اس میں تین گنا اضافہ ہونے کا امکان ہے۔

مہاکمبھ میں ڈبکی لگانے آئیں گے راہل گاندھی اور پرینکا، سیاست شروع

لکھنؤ:18 جنوری (پی این ایس) اترپردیش کے پریاگ راج میں مہاکمبھ-2025 کے آغاز کو ایک ہفتہ ہونے والا ہے۔ اس بار مہاکمبھ میں نہ صرف ملک بلکہ بیرون ملک سے بھی بڑی تعداد میں لوگ پہنچے ہیں۔ ہر روز لاکھوں عقیدت مند سنگم میں ڈبکی لگانے کے لیے آ رہے ہیں۔ کانگریس کے رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی اور پرینکا گاندھی کے مہاکمبھ میں آنے کی بات چرچا میں ہے۔ اس کے بعد سیاست شروع ہوگئی۔ سابق مرکزی وزیر سادھوی نرنجن جیوتی نے کہا کہ راہل اور پرینکا کو معلوم نہیں ہونا چاہئے کہ سیاسی چھلانگ کیسے لگائی جائے۔ ساتھ ہی کانگریس نے کہا کہ چھوٹی اور تنگ ذہنیت کے لوگ مہاکمبھ میں راہل۔ پرینکا کی آمد کی مخالفت کررہے ہیں کیونکہ بی جے پی حکومت کی بدعنوانی کا پردہ فاش ہونے کے خوف سے۔ مہاکمبھ میلہ 13 جنوری سے شروع ہورہا ہے۔ اب تک 7 کروڑ سے زیادہ لوگ اسنان کر چکے ہیں۔ یوگی حکومت نے مہاکمبھ کو دیوی اور عظیم الشان بنانے کی ہر ممکن کوشش کی ہے، لیکن ایس پی سربراہ اکھلیش یادو مہاکمبھ کے انتظامات پر سوال اٹھا رہے ہیں۔ اس درمیان یہ بات چل رہی ہے کہ کانگریس کے رکن پارلیمنٹ راہول گاندھی مہاکمبھ میں آسکتے ہیں۔ اس کے ساتھ وائناڈ کی ایم پی پرینکا گاندھی بھی مہاکمبھ میں آسکتی ہیں۔ کانگریس کے دونوں ممبران پارلیمنٹ فروری کے پہلے ہفتہ میں پریاگ راج مہاکمبھ میں آسکتے ہیں۔ حالانکہ مہاکمبھ میں راہل۔ پرینکا کی آمد پر کانگریس کی طرف سے کوئی باضابطہ بیان سامنے نہیں آیا ہے اور نہ ہی کوئی کانگریسی لیڈر کھل کر بات کرنے کو تیار ہے، لیکن کانگریس کے ترجمان انشو اوستھی نے مہاکمبھ کی آمد کے بعد شروع ہونے والی سیاست پر حکمراں بی جے پی پر کڑی تنقید کی ہے۔ مہاکمبھ پر حملہ ہوا ہے۔ یوپی کانگریس کے ترجمان انشو اوستھی نے کہا کہ گاندھی خاندان کا پریاگ راج اور مہاکمبھ سے بہت پرانا رشتہ ہے۔ گاندھی خاندان کا پریاگ راج میں گھر ہے اور ملک کی آزادی کی جنگ بھی وہیں سے لڑی گئی تھی۔ ملک کی آزادی کی تحریک بھی یہیں سے شروع ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت کے وزیر اعظم پنڈت لال بہادر شاستری آزادی کے بعد منعقد ہونے والے مہاکمبھ کی تیاریوں کا جائزہ لینے پہنچے تھے۔ سونیا گاندھی بھی مہاکمبھ میں آچکی ہیں۔ کانگریس ترجمان نے کہا کہ آج مذہب کے نام پر سیاست کرنے والے ان کے (راہل۔ پرینکا) کے مہاکمبھ دورے کی مخالفت کررہے ہیں جو افسوسناک ہے۔

22 جنوری کو مہاکمبھ میں ہوگی یوگی کابینہ کی میٹنگ

مل سکتی ہے کئی اہم فیصلوں کو منظوری

اترپردیش حکومت 22 جنوری کو پریاگ راج میں منعقد ہونے والے ایک بڑے مذہبی پروگرام مہاکمبھ کے موقع پر کابینہ کی ایک اہم میٹنگ کا منصوبہ بنا رہی ہے۔ یہ میٹنگ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں پریاگ راج میں ہوگی۔ توقع ہے کہ چیف منسٹر یوگی آدتیہ ناتھ کابینی وزراء کے ساتھ ریاست گیر ترقی کو نشانہ بنانے والے جامع ترقیاتی اقدامات پر تبادلہ خیال کریں گے۔ کمبھ میلے کے پس منظر میں جو 26 فروری تک جاری رہے گا، یہ بات چیت پریاگ راج اور اس سے آگے کے لیے بنیادی ڈھانچے کے اہم فیصلے لے سکتی ہے۔ بتایا جارہا ہے کہ میٹنگ سے پہلے وزیر اعلیٰ سنگم میں ڈبکی بھی لے سکتے ہیں۔ پریاگ راج میں منعقد ہونے والے مہاکمبھ میں، سات کروڑ سے زیادہ عقیدت مندوں، کلپواسیوں اور قابل احترام سنتوں نے صرف چھ دنوں میں تروینی سنگم میں مقدس ڈبولیا ہے اور ایک سرکاری بیان کے مطابق، یوپی حکومت کا اندازہ ہے کہ اس بار کل 45 کروڑ لوگ مہاکمبھ میں حصہ لیں گے اس سے زیادہ لوگ آئیں گے۔ بھلے ہی اتنی بڑی تعداد میں عقیدت مندوں کی حفاظت مہاکمبھ پولس کے لیے ایک بڑا چیلنج ہے، لیکن میلے کے علاقے میں قائم انٹیگریٹڈ کمانڈ اینڈ کنٹرول سینٹر (آئی سی سی سی) بھیڑ کے انتظام کے معاملے میں ایک وردان ثابت ہورہا ہے۔ اس کے ذریعے نہ صرف میلے والے علاقے میں آنے والے عقیدت مندوں کی بڑی بھیڑ کو کنٹرول کرنے میں مدد مل رہی ہے بلکہ یہ کئی طرح کی نگرانی میں بھی مددگار ثابت ہو رہی ہے۔ ICCC نے مہاکمبھ کے پہلے دن پوش پورنیما غسل کے تہوار اور مکر سنکرانتی امرت اسنان کے موقع پر بڑی بھیڑ کو منظم طریقے سے کنٹرول کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ آئی سی سی سی کے انچارج ایس پی امیت کمار نے بتایا کہ یہاں 2750 کیمرے لگائے گئے ہیں، جن کے ذریعے نہ صرف میلے کے علاقے بلکہ پورے شہر کے علاقے کی نگرانی کی جارہی ہے۔ تین زاویوں سے مانیٹرنگ کی جارہی ہے، پہلا سیکیورٹی، دوسرا مینجمنٹ اور تیسرا کرائم۔

ملکی پور ضمنی انتخاب پردے کے پیچھے سے سنگھ نے لگائی طاقت

لکھنؤ:18 جنوری (پی این ایس) ملکی پور ضمنی انتخاب میں بھارتیہ جنتا پارٹی کی جیت کو یقینی بنانے کے لیے راشٹریہ سویم سیوک سنگھ نے بھی اپنی پوری طاقت لگادی ہے۔ پردے کے پیچھے رہ کر سنگھ بی جے پی کے حق میں ماحول بنانے میں مصروف ہے۔ اس کے لیے سنگھ نے ملکی پور میں 300 رضاکاروں کی ٹیم تعینات کی ہے۔ یہ رضاکار ووٹروں کے درمیان رہ کر جیت کی حکمت عملی تیار کررہے ہیں۔ سنگھ کے ریاستی پرچارک کوشل کشور نے بھی ایک میٹنگ کی۔ میٹنگ میں کارکنوں کی ایک ٹیم ملکی پور کے ووٹروں کی نبض ٹٹولنے کے لیے تعینات کی گئی۔ چھوٹی چھوٹی میٹنگیں مسلسل ہورہی ہیں۔ یہی نہیں بلکہ رضاکار چائے کی دکانوں پر ہونے والی چرچاؤں پر بھی نظر رکھے ہوئے ہیں۔ بی جے پی کے حق میں ماحول کون بنارہا ہے اور ماحول کو کس طرح خراب کیا جارہا ہے اس پر بھی نظر رکھی جارہی ہے۔ اس کے بعد ڈیمیج کنٹرول پلان تیار کیا جائے گا۔ اس دوران سنگھ کے کارکنان حکومت کی اسکیموں کا پرچار بھی کررہے ہیں۔ ووٹروں کو یہ بتانے کی کوشش کی جارہی ہے کہ بی جے پی حکومت میں عوام کے لیے نچلی سطح پر ترقیاتی کام ہوئے ہیں۔ یہ تنظیم ملکی پور ضمنی انتخاب جیتنے کے لیے پہلے ہی سے کام کررہی ہے۔ چیف منسٹر یوگی آدتیہ ناتھ نے خود چارج سنبھال لیا ہے۔ انتخابات کے اعلان سے عین قبل وزیر اعلیٰ نے تین دورے کیے ہیں۔ بی جے پی حکومت کے نصف درجن وزراء نے ملکی پور میں ڈیرے ڈال رکھے ہیں۔ اب راشٹریہ سویم سیوک سنگھ نے بھی کمان سنبھال لی ہے۔ سنگھ کی اہم ذمہ داری منفی ماحول کو مثبت میں بدلنا ہے۔ اس کے لیے ملکی پور میں 300 رضاکاروں کو تعینات کیا گیا ہے۔

مین پوری: پانچ بین ریاستی لٹیرے گرفتار

مین پوری:18 جنوری (یو این آئی) اترپردیش کے ضلع مین پوری کی پولیس نے ہفتہ کو بھوگاؤں تھانہ علاقے سے پانچ لٹیروں کو گرفتار کر لاکھوں روپے کے سونے کے زیورات و نقدی برآمد کئے ہیں۔ ایس پی گنیش پرساد شاہ نے بتایا کہ سرویلانس ٹیم و بھوگاؤں تھانہ کی پولیس نے بین ریاستی لٹیروں کے ایک گروہ کے پانچ اراکین کو گرفتار کیا ہے۔ گروہ کا سرغنہ دنیش ولد چندر پال باشندہ ہاپوڑ اور غازی آباد کے انکت، گورو، سمت و بنٹی گرفتار کئے گئے ہیں۔ ان کے قبضے سے سونے۔ چاندی کے زیورات برآمد ہوئے ہیں۔ گروہ کے اراکین کے قبضے سے دو طمنچے، و کارتوس برآمد اور اٹیچی کاٹنے کے اوزار برآمد ہوئے ہیں۔ ان شاطر لٹیروں کے خلاف غازی آباد، ہاپوڑ، کانپور سمیت کئی اضلاع میں درجنوں چوری اور لوٹ کے معاملات درج ہیں۔

ڈراموں کے ذریعے اصلاح معاشرہ کا کام لیا جاسکتا ہے: جسٹس منیش کمار

نوشاد سنگیت ڈیولپمنٹ سوسائٹی کے زیر اہتمام ڈرامہ 'کنجوس' کی خوبصورت پیشکش

لکھنؤ:18 جنوری (پی این ایس) وزارت ثقافت، حکومت ہند کے اشتراک سے نوشاد سنگیت ڈیولپمنٹ سوسائٹی کی جانب سے سنگیت ناٹک اکادمی گومتی نگر میں مزاحیہ ڈرامہ 'کنجوس' نے ناظرین کا دل جیت لیا۔ اس موقع پر آتم جیت سنگھ مردلا بھاردواج، اچلا بوس، نواب مسعود عبداللہ، اور پروفیسر ڈاکٹر فرزانہ مہدی اور فیصل حسین کو مہمانِ خصوصی عزت مآب جسٹس الہ آباد ہائی کورٹ منیش کمار اور اطہر نبی کے بدست "نوشاد سمان" سے نوازا گیا۔ مہمان خصوصی جسٹس الہ آباد ہائی کورٹ منیش کمار نے کہا کہ اپنی ثقافت اور روایات ہمارے لئے زیادہ اہم ہیں۔ ڈرامہ 'کنجوس' ایک شاندار اور پُرکشش مزاحیہ ڈرامہ ہے اور اس ڈرامے کے ذریعے سماج کی عکاسی کی گئی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہندی اور اردو کے ادبی اور ثقافتی ڈراموں کے ذریعے سماج کی اصلاح کا کام بخوبی لیا جاسکتا ہے اور لیا جاتا بھی ہے۔ اسلئے ضروری ہے کہ شہر ادب لکھنؤ میں اردو۔ ہندی ڈراموں سے متعلق مختلف مقامات پر ورکشاپ منعقد ہوں تاکہ ڈراموں میں نئے فنکار آسکیں اور اس کے ذریعے سماج کی اچھائیوں اور برائیوں کو ناظرین کے سامنے اجاگر کیا جاسکے۔ اسلئے ضرورت اس بات کی بھی ہے کہ موجودہ دور کے تخلیق کار نئے طرز فکر کے ڈرامے بھی تشکیل دیں تاکہ قدیم وجدید کا بھی سنگم قائم ہوسکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ غیر ملکی ڈراموں کے مقابلے اپنی مٹی سے وابستہ اپنی روایات اور تہذیب و ثقافت کا خوبصورتی سے استعمال اسٹیج ڈراموں کو یقینی طور پر فروغ دیگا۔ مہمانان آتم جیت سنگھ، مردلا بھاردواج، اچلا بوس، نواب مسعود عبداللہ، اور پروفیسر ڈاکٹر فرزانہ مہدی اور فیصل حسین نے کہا کہ آج تھیٹر پہلے کی نسبت بڑا ہوچکا ہے، اس کا مثبت استعمال کرنا اچھا ثابت ہوگا۔ مہمانان نے اطہر نبی کے ذریعہ ادب کے حوالے سے کئے گئے کارہائے نمایاں کو سراہا کہ کس طرح انہوں نے، مشاعروں، سمیناروں اور ڈراموں کے ذریعہ لکھنوی تہذیب کو زندہ رکھا ہوا ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ہندی۔ اردو اور قومی یکجہتی کے فروغ میں بھی اطہر نبی کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ اس سے قبل سوسائٹی کے صدر اطہر نبی نے کہا کہ یہ ان کیلئے بڑے فخر کی بات کہ آج اہم شخصیات اور فنکاروں کو اعزاز اور 'نوشاد سمان' سے نوازا گیا ہے۔ ہم آپ سب کو خوش آمدید کہتے ہیں اور انہوں نے موسیقار نوشاد کے ساتھ گزارے ہوئے اپنے خوب صورت لمحات کو یاد کرکے ان کو خراج عقیدت پیش کی۔ اطہر نبی نے کہا کہ نوشاد جیسی شخصیات صدیوں میں پیدا ہوتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ڈرامے ہماری تہذیب و ثقافت کی ترجمانی بھی کرتے ہیں۔ ڈرامے کا معیار انفرادیت رکھتا ہے اسلئے کہ وہ ایک متحرک فنکار کو ناظرین کے سامنے پیش کرتا ہے اور اسے کہانی یا کسی واقعے سے جوڑتا ہے۔ آج ملک میں چھ سو سے زیادہ یونٹ ڈرامہ کے میدان میں مستقل طور پر سرگرم عمل ہیں۔ مسلم معاشرے پر مبنی مولیر کی زیادہ تر ڈراموں کی تخلیق مزاحیہ ہوا کرتی ہے۔ ڈرامہ 'کنجوس' کی کہانی کچھ یوں ہے: کہانی کے مطابق پہلے حصے میں مرزا سخاوت بیگ جن کی بیوی مرچکی ہے، اپنے بیٹے فرخ اور بیٹی عذرا کے ساتھ اس گھر میں رہتے ہیں۔ مرزا کے گھر میں ان تینوں کے علاوہ گھریلو نوکر ناصر اور کوچوان و باورچی الغو کے ساتھ نمبو نوکری کرتے ہیں۔ ناصر مرزا کی بیٹی عذرا سے بے پناہ محبت کرتے ہیں، اور مرزا کا بیٹا فرخ مریم نام کی لڑکی کو چاہتا ہے۔ مرزا مزاج سے کنجوس ہونے کے ساتھ۔ ساتھ شکی مزاج بھی ہے۔ اپنے ہی گھر کے باغیچے کی زمین میں دس ہزار اشرفیاں دبا کر محفوظ رکھتا ہے۔ مرزا کو ہمیشہ اس بات کا خدشہ رہتا ہے کہ اس کے گھر کے نوکر کہیں اس کی رقم چرانہ لیں لئے وہ نمبو نوکر سے کہتا ہے کہ وہ لوگوں کو یہ نہ بتاتا پھرے کہ اس کے پاس گڑے دبے اشرفیاں رکھی ہیں۔ ادھر فرخ اور عذرا اپنے اپنے محبت کی داستان سنا کر شادی کا منصوبہ بناتے ہیں۔ اسی بیچ مرزا وہاں پہنچ کر اپنی شادی کے بارے میں فرخ اور عذرا سے رائے پوچھتا ہے لیکن جب فرخ میاں کو پتہ چلتا ہے کہ مرزا فرخ کی محبت مریم سے خود ہی نکاح کرنا چاہتا ہے تو فرخ میاں کے پیروں تلے زمین کھسک جاتی ہے۔ دونوں باپ بیٹے میں خوب کہا سنی ہوئی لیکن مرزا اپنے ارادے سے ٹس سے مس نہیں ہوتے ہیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ مرزا اپنی بیٹی کا نکاح اسلم صاحب سے کروانے کی ضد پر اتر آتے ہیں۔ ایسی صورتحال میں ناصر مرزا کی بیٹی عذرا کو سمجھاتا ہے کہ اس نازک موقع پر ان کی ہاں میں ہاں ملانا ہی ان کے لئے بہتر ہوگا۔

دوسرے حصے میں مرزا کا بیٹا فرخ بناؤ سنگار کے ساتھ ساتھ خرچیلے مزاج کا ہے، وہ ساہوکار سے اسی ہزار روپے بطور قرض لینا چاہتا ہے۔ دلال کے ذریعے جب مرزا کو پتہ چلتا ہے کہ اس کا بیٹا اپنے لئے قرض لینے کے لئے دلال کا سہارا لیتا ہے تو مرزا بہت ناراض ہوتے ہیں۔ اسی بیچ فرجینا مرزا سے روپے وصول کرنے کیلئے مریم کا رشتہ لیکر مرزا سے بات کرنے آتی ہے۔ لیکن جب فرجینا کو یہ پتہ چلتا ہے کہ مریم مرزا کے بیٹے فرخ کو چاہتی ہے تو وہ تعجب خیز رہ جاتی ہے۔ تیسرے حصے میں مرزا مریم سے نکاح کرنے سے پہلے اس سے ملنے کی خواہش ظاہر کرتا ہے تو فرجینا مریم کو دکھلانے ساتھ لیکر مرزا کے گھر پہنچتی ہے، لیکن مرزا کا بیٹا فرخ اس نکاح سے ناخوش رہتا ہے۔ ایسی صورت میں مرزا اپنے بیٹے فرخ سے جھوٹ بول کر مریم سے اس کی محبت کا راز اگلوالیتا ہے، آخر میں باپ بیٹے میں ایک لمبی نوک جھونک کے بیچ مرزا کو یہ پتہ چلتا ہے کہ اس کی اشرفیاں چوری ہوگئی ہیں تب مرزا پاگلوں کی طرح آگ ببولہ ہوکر گھر میں ہوئی چوری کی رپورٹ درج کرادیتا ہے۔ چوتھے حصے میں مرزا حوالدار کے آتے ہی چور کو پکڑنے کی باکرتا ہے، کئی مشکل حالات سے گزرتے ہوئے یہ ڈرامہ وہاں پر ایک نیا موڑ لیتا ہے جہاں اسلم صاحب کا داخلہ ہوتا ہے، اسلم صاحب کے آنے پر کئی راز اپنے آپ کھل جاتے ہیں کہ ناصر اور مریم دونوں اسلم صاحب کے کھوئے ہوئے بیٹا اور بیٹی ہیں، جو کہ ایک سمندری طوفان میں بچھڑ جاتے ہیں، ڈرامے کے آخر میں اسلم صاحب اپ نے بیٹے ناصر کی شادی مرزا کی بیٹی عذرا سے اور مرزا کے بیٹے فرخ کی شادی مریم سے اس شرط پر طے کرادیتے ہیں کہ اس کی کھوئی ہوئی اشرفیاں اس کو مل جائیں گی۔ مولیر کے لکھے ہوئے ڈرامہ 'کنجوس' کو معروف تخلیق کار اطہر نبی کی ہدایت کاری میں پیش کیا گیا۔ ڈرامہ میں مریم۔ چندرانی مکھرجی، فرجینا۔ سلما بانو، دلال۔ عبدالمعروف، عذرا۔ کوثر جہاں، نمی۔ سانی، پمی۔ اور سیٹ ڈیزائنر بانی مکھرجی، اور موسیقی کول پرجاپتی کے ذریعے دی گئی۔

ایکوٹورازم کے ذریعے مقامی روزگار پیدا کرنے پر زور: جیویر سنگھ

عقیدت مند ریاست کے اہم مقامات کا دورہ کرسکیں گے

لکھنؤ:18 جنوری (پی این ایس) اترپردیش ٹورازم کی طرف سے مہاکمبھ-2025 پریاگ راج کے موقع پر ایک ڈیجیٹل نمائشی پنڈال قائم کیا گیا ہے۔ اس کا بنیادی مقصد مہاکمبھ کے لیے ملک اور دنیا بھر سے آنے والے سیاحوں، عقیدت مندوں کو ریاست میں سیاحت کے بے پناہ امکانات سے واقف کرانا ہے۔ یہ معلومات وزیر سیاحت اور ثقافت جناب جیویر سنگھ نے دی۔ انہوں نے کہا کہ نمائش کے پلیٹ فارم میں اینامارفک ڈیجیٹل وال کے ذریعے اترپردیش کے سیاحتی مقامات کو دکھایا گیا ہے۔ مہاکمبھ کے علاوہ پنڈال آنے والے سیاحوں، عقیدت مندوں کو اترپردیش کے سیاحتی مقامات کی سیر کے لیے ترغیب دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ پنڈال میں ماحولیاتی سیاحت سے متعلق مقامات خاص طور پر سیاحوں کو اپنی طرف متوجہ کررہے ہیں۔ اترپردیش اپنے بھرپور ثقافتی ورثے کے لیے جانا جاتا ہے۔ اس پنڈال میں بھرپور ثقافت کو بھی دکھایا جارہا ہے۔ اس کے علاوہ اترپردیش کی مشہور دستکاری کی مصنوعات کی نمائش بھی کی جارہی ہے۔ وزیر سیاحت نے کہا کہ اترپردیش کی بھرپور ثقافتی، روحانی، تاریخی اور قدرتی ورثے کو ایک پنڈال میں دکھایا جارہا ہے۔ اس میں اترپردیش کی سیاحت سے متعلق آن لائن کوئز کا بھی اہتمام کیا جارہا ہے۔ جس میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے شرکاء کو ڈیجیٹل طور پر سرٹیفکیٹ دیے جائیں گے۔ اس نمائشی پنڈال میں سیاحتی مقامات پر محکمہ کی جانب سے بنائی گئی اے آر فلمیں دکھائی جارہی ہیں۔ سیاحوں کو نمائش کے پلیٹ فارم سے ہی سیاحتی مقامات کا 360 ڈگری کا نظارہ ملے گا۔ جناب جیویر سنگھ نے کہا کہ سیاحوں کی سہولت کے لیے پریاگ راج کے ریلوے اسٹیشن، بس اسٹیشن کے ساتھ ساتھ مہاکمبھ علاقے میں پریڈ گراؤنڈ، ناگواسوکی مندر، اریل وغیرہ مقامات پر سیاحتی معلوماتی مراکز بنائے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اترپردیش سیاحت کے میدان میں تیزی سے ترقی کررہی ہے۔ گھریلو سیاحت کے معاملے میں یوپی پہلے نمبر پر ہے۔ غیر ملکی سیاحوں کی آمد میں بھی یہ کارنامہ انجام دینے کی بھرپور کوششیں کی جارہی ہیں۔

اکھلیش یادو سناتنی نہیں، ایک خاص برادری کے پیروکار ہیں

بھوپیندر سنگھ چودھری کا بڑا حملہ

لکھنؤ:18 جنوری (پی این ایس) بھارتیہ جنتا پارٹی اترپردیش کے صدر بھوپیندر سنگھ چودھری نے سماج وادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو پر بڑا حملہ کیا ہے۔ اکھلیش یادو کے بیان کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اب تک 7 کروڑ سے زیادہ عقیدت مندوں نے مہاکمبھ میں مقدس اسنان کیا ہے۔ یہ اعداد و شمار جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے جاری کیے جارہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اب ایس پی صدر اکھلیش یادو کو ملک کی ٹیکنالوجی پر بھروسہ بھی نہیں ہے۔ یہی نہیں، وہ کروڑوں عقیدت مندوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچارہے ہیں، جسے سناتنی ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔ بھوپیندر سنگھ چودھری نے کہا کہ جب ریاست میں اکھلیش یادو کی حکومت تھی تو سال 2013 میں کمبھ منعقد ہوا تھا۔ اس وقت کی حکومت نے کمبھ میں آنے والے کروڑوں عقیدت مندوں کے لیے کوئی انتظام نہیں کیا تھا۔ یہی نہیں حکومت کی لاپرواہی کے باعث سینکڑوں عقیدت مند بھگدڑ کا شکار ہوگئے اور ان میں سے بڑی تعداد اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھی تھی۔ آج بھی اہل وطن اور عقیدت مند اس واقعہ کو نہیں بھول سکے ہیں۔ بی جے پی کے ریاستی صدر نے کہا کہ مہاکمبھ یوگی حکومت کی قیادت میں پرامن اور شاندار طریقے سے منعقد کیا جارہا ہے۔ اس کی بازگشت پورے ملک اور دنیا میں سنائی دے رہی ہے، لیکن اکھلیش یادو کے کانوں تک یہ نہیں پہنچ رہی ہے کیونکہ وہ سناتنی نہیں بلکہ ایک خاص برادری کے پیروکار ہیں، اس لیے انہیں سب کچھ فرضی لگتا ہے۔ ریاستی صدر نے کہا کہ اکھلیش یادو کے پاس ابھی بھی وقت ہے۔ انہیں وقت پر سنگم میں اسنان کرنا چاہیے اور اپنے گناہوں کا کفارہ ادا کرنا چاہیے۔ ریاست کے عوام ان کی حکومت کی بداعمالیوں کو معاف کر دیں گے، ورنہ ایس پی سربراہ کو مستقبل میں یہ موقع نہیں ملے گا۔ پھر ان کو صرف پشیمانی ہوگی۔ نوٹ بندی پر ایس پی سربراہ اکھلیش یادو کے بیان پر بھوپیندر چودھری نے کہا کہ ایس پی آج تک نوٹ بندی سے ٹھیک نہیں ہوسکی ہے۔ اس لیے ایس پی سربراہ کو یوگی حکومت کے ذریعے گزشتہ سات سالوں میں ریاست کی بڑھتی ہوئی جی ڈی پی نظر نہیں آرہی ہے۔

جامعۃ القرا کھدرا میں جلسہ دستار بندی

جامعۃ القراء میں حفص و سبا کی دستار بندی 19 جون کو بعد نماز مغرب

لکھنؤ۔ فن تجوید و قرات کی منفرد و ممتاز درسگاہ جامعۃ القراء کھدرا لکھنؤ میں کل بروز اتوار بعد نماز مغرب منعقد ہورہی ہے جس کی صدارت قاضی شہر لکھنؤ مفتی ابوالعرفان میاں فرنگی محلی اور سرپرستی حضرت علامہ قاری سید غلام جیلانی صاحب رضوی خلیفہ مفتی آعظم ہند اور مہمان خصوصی شہزادہ رسول حضرت مولانا حسان میاں نائب سجادہ نشین درگاہ مسولی شریف تشریف لائیں گے۔ شاعر اسلام حضرت مولانا قاری امان اللہ صاحب مدینۃ المنورہ، قاری جہانگیر، قاری معین الدین، قاری یار محمد اور دوسرے شہر کے علماء قرا حفاظ و ائمہ مساجد و سیاسی، سماجی حضرات تشریف لارہے ہیں تمام حضرات سے شرکت کی اپیل ہے۔ ایسے موقع پر مسلم پرسنل لا بورڈ آف انڈیا کے صوبائی صدر نور احمد اظہری و قومی صدر ڈاکٹر محمد احمد بھی موجود ہوں گے یہ اطلاع مولانا قاری محمد یوسف عزیزی بانی جامعۃ القراء و صدر جمعیت قراء ہند نے دی ہے۔

میرٹھ: ارجن ایوارڈ کو لے کر گھر پہنچی انو رانی

گاؤں والوں نے ڈھول نگاڑے بجا کر تو ماں نے کیا تلک لگا کر استقبال

میرٹھ 18 جنوری (پی این ایس) بین الاقوامی بھالا پھینکنے والی انو رانی نے راشٹرپتی بھون میں وزارت کھیل سے ارجن ایوارڈ ملنے کے بعد اپنے والدین اور بھائی کے ساتھ جشن منایا۔ اسی دوران گاؤں بہادر پور میں خوشی منائی گئی۔ ہفتہ کو جب بیٹی گاؤں پہنچی تو گاؤں والوں نے ڈھول اور نگاڑے لے کر اس کا شاندار استقبال کیا۔ گاؤں والوں نے انو کے گھر جا کر گاؤں کی بیٹی کی اس کامیابی پر اس کے گھر والوں کو مبارکباد دی اور انو رانی کو ارجن ایوارڈ ملنے پر نہ صرف اس کا خاندان بلکہ پورے گاؤں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ ہر کوئی گھر والوں کو مبارکباد دے رہا ہے۔ جمعہ کو انو رانی کو ارجن ایوارڈ ملنے کے بعد گاؤں والے انو کے گھر پہنچنا شروع ہو گئے اور اس کامیابی پر اہل خانہ کو مبارکباد دی۔ آج دوپہر جب انو ارجن ایوارڈ لے کر گھر پہنچی تو اس کی ماں نے اس سے قبل جمعہ کو راشٹرپتی بھون میں منعقدہ پروقار تقریب میں ارجن ایوارڈ حاصل کرنے کا جشن منایا۔ جب ان کی بیٹی کو ارجن ایوارڈ ملا تو ماں کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہوگئیں۔ جس کے بعد انو کے ارجن ایوارڈ یافتہ بننے پر گاؤں میں جشن کا سماں تھا۔ کامیابی کے حوالے سے اہل خانہ میں خوشی کے ساتھ ساتھ علاقے میں جشن کا ماحول ہے۔ انو رانی کے والد امر پال سنگھ اور والدہ منی دیوی چاہتے تھے کہ ان کی بیٹی کو بہت عزت ملے۔ آج اللہ تعالیٰ نے اہل خانہ کی خواہش پوری کردی جس کے بعد خاندان میں خوشی کی کوئی حد نہیں رہی۔

بریلی: سوشل میڈیا پر قابل اعتراض پوسٹ شیئر کرنے کے الزام میں امام گرفتار

بریلی:18 جنوری (یو این آئی) اترپردیش کے ضلع بریلی میں سوشل میڈیا پر قابل اعتراض پوسٹ شیئر کرنے کے الزام میں پولیس نے ایک امام کو گرفتار کیا ہے۔ میرگنج تحصیل موتی میاں مسجد کے امام شریف احمد پر ہندو مذہب کے خلاف قابل اعتراض تبصرہ کرنے کا الزام ہے۔ پولیس نے اس معاملے میں انہیں گرفتار کیا ہے۔ میرگنج تھانہ علاقے میں ایک فیس بک پوسٹ وائرل ہوئی جس میں ہندو مذہب کے خلاف قابل اعتراض باتیں لکھی ہوئی تھیں۔ پوسٹ محمد شریف احمد نامی صارف کے اکاونٹ سے کیا گیا تھا۔ جیسے ہی یہ پوسٹ سوشل میڈیا پر وائرل ہوئی پولیس نے اس پوسٹ کی جانچ شروع کردی۔ ابتدائی جانچ میں یہ تصدیق ہوئی کہ یہ پوسٹ میرگنج کی موتی میا مجسد کے امام شریف احمد کے ذریعہ کی گئی تھی۔ اس کے بعد پولیس نے ان کے خلاف تعزیرت ہند کی دفعہ 353 کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ اڈیشنل ایس پی شمالی مکیش چندر مشرا نے بتایا کہ پولیس نے ہفتہ کی صبح ملزم امام کو گرفتار کیا ہے۔